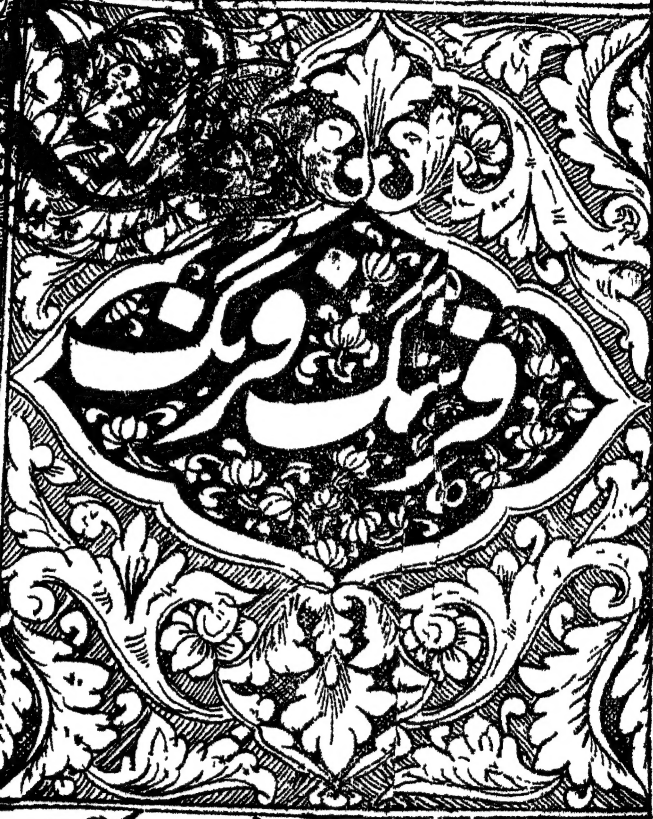


بجوں صنایع و مکان و فضل خالق و تعالیٰ



مطبع گلزار محمدی نیرٹھین منشی محمد خلیل اسلم پور

نصیر حسین



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اکیلی زبان اور مجھ کا کچ مجھ بیان اور اوسکا لکون احسان۔ کس کس کا
 شمار کروں اظہار کروں اوسکی عنایت۔ ہاتھ ہوں آنکھ کان زبان دی اوسکی
 نوازش۔ ورنہ لو بے لہجے گونگے بھرے اندھے رہتے۔ نصیبوایہ کوروتے۔
 نہ اپنی کہتے۔ نہ کیسی سنتے سرو مٹھتے۔ اوسکا فیل تندرستی صحت جوارح و درستی
 حواس کا بھی پاس چاہیے۔ کہ اینکے میل جول سے اندھ و چین کی اینکے کٹر سرسری
 کی سیر کی۔ اوسکا شکرت۔ جن امور کا مذکور ہوا و نکا تعلق زندگانی اور محاسن
 سے تھا۔ ان سب سے زیادہ جبکا تعلق آخرت اور معاد سے ہے۔
 وہ آسمان ہے۔ جو اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے عطا کیا

ورنہ کچھ مشکل۔ پچھلے سفر آئینہ فرنگ میں اسی مسئلہ کو شروع کیا تھا جبکہ یہ بطور خاتمہ ہے اور بہ نسبت آگے کے اب آدھ وقت زیادہ ہے۔ اور جب تک کہ ان امور کا تدارک قرار واقعی نہ ہوگا ممکن نہیں کہ یہ شورش فرو ہو اول بندوبست جہاز۔ دوم قیام ولایت۔ ولایت میں ایک مکان کا صونا ضروریات سے ہے اب ان دونوں میں اسباب ضروری خورد و نوش کا ہر دم مسافر کے واسطے محتیا رضا۔ اور دونوں امور کا بندوبست گورنمنٹ بہت سہولیت سے کر دیگی۔ مگر جب کوئی کھے یا استدعا کرے دروازہ کار با تو نہیں تو حضرات ہند دماغ چاٹ جالونیگے اور کام کی بات پر لب آشنا ہی نہیں۔ سب اخبارات دو دو چار چار مرتبے اس قسم کے مضمون درج کریں۔ اور ہر شہر کی کیٹی قومی بند لیجہ۔ عرضی استدعا کریں۔ ممکن ہے کہ گورنمنٹ نہ بندوبست کرے۔ اتنا میں بھی کہتا ہوں کہ سوائے یورپین کے اور کتنا ہی آدمی مقدر اور ذی عزت ہو لیکن جہاز پر تکلیف ہی ہوگی اور جہاز یورپین خدام تک اوسکو کچشم حقارت و سفاہت دیکھیں گے۔ اور

جس قدر اپنی اپنی کیسی واسطے اپنے آرام اور آسائش کے خالی کرتے کرتے ہیں اور تنہا ہی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ ہنود کو تو جانے دو سے الحال مسلمانوں کا نہ گور کرتا ہوں۔ ہم نے بھی مانا کہ بمبئی اور عدن و سویس وغیرہ میں گوشت ذبیحہ ہوتا ہے اور صرصر خانہ میں جدا جدا رکھا جاتا ہے اسی طرح لحم خنزیر بھی علیحدہ ہوتا ہے اور ظروفِ مچت و سپرین بھی نہایت صفائی سے لیکن پکالے والوں کے مزاج میں تو احتیاط نہیں اور کہنی ستو سے کچھ کی بھی۔ تو بسبب ہونے خلاف عادات کے پوری پوری۔ ممکن نہیں۔ سوائے ازیں کتنا ہی کہا و پیٹ نہ بھرے۔ بہو کے کے بھوکے۔ اب کیا کسی کو کہاؤ گے) وہ انگریزی کہا نا ہے۔ والدہ وال روٹی میں بھان وہ مزہ ہے جو قورمہ میں نصیب نہیں (سبب اسکا) کبھی کھایا نہیں اور وہ کہنا بسبب عادت یورپین کے یا ازراہ حکمت کی قدر مفید و بھتر ہے لیکن ہمارے خلق سے ہی نہیں اثر تا زبردستی سو ٹھوس یہی لو مگر ثقیث صحت نہیں بھرتی اسلئے کہ عادت نہیں۔ دو چار دن ہوں تو آدمی مرمر کے تیر بھی کر لے مھینوں کس سے بھگتا جاتا ہے۔ جناب زندگی تو یوں مرمر کے لبر کی جب خیر سے انتقال کیا تو تین چار گھر پر

میں خلاصیوں نے لپٹا دو لو سے کے ٹکڑے باندھے دریا میں دھکیل دیا ۔
 (ارارازادہم) چلا جاتحت الثریٰ کو ۔ پھلیوں کا حوالہ نہ غسل ہے نہ کفن نہ
 نماز ہے ۔ ہمیں نیساوی یعنی اسٹرین لاج کے جہاز دیکھے سے اور فرنج
 اور اٹالین کے سنو سے حسرت آتی ہے کہ فی جہاز ایک قہوہ چہ مسلمان رھتا
 ہے کہ وہ اصل اسلام کا صرطیہ تھجیز و تکھین وغیرہ کا کفیل ہے ۔
 کیا صہاری سرکاری رعایا اسلامی اودن دول سے کم سے ۔ نھین نھین بلکہ کھتر
 زاید ۔ لیکن اب تک کسی نے کھاسنا نھین ۔ اسلئے میری یہ آرزو ہے
 کہ فی جہاز ایک شخص مسلمان کا افسر ہونا ضرور ہے کہ انتظام مفصلہ ذیل
 رکھے ۔ پھلے ایک حجرہ ہو کہ اوسمیں بلا مزاحمت غیرے وہ اپنا نچت و پیر
 اپنی خواہش کے موافق کیا کریں ۔ ووم سامان ضروری وال اٹا میج مصالح
 وغیرہ اونچی خواہش کی بموجب موجود رہے ۔ آخر کہا نیکی قیمت تو ملٹ
 میں محبوب ہوتی ہے ۔ اوسمیں کھینی کو کفایت پڑے گی اگر لیون نہ سہی تو
 فیس بڑی بادی جائے را کہیں سب بخوشی منظور کریں گے ۔ اور وہی ہنسے
 مسلمان ہر شے کا بسبب واقفیت کے بند ولبت رکھے گا اسی طرح اگر خاص
 لندن میں بند ولبت ہونا ممکن ہے مگر تا نگرید طفل کے جو شد لبین ۔

جب ملک سرکار سے استدعا کر نیگی کہ بندوبست ہو ناممکن تھیں۔ علاوہ
ازین بندہ درگاہ مستر کوک سے جو قیدی دوست ہے بندوبست آبد
رفت کر سکتا ہے۔

مگر حبیب حضرات ہندوستان معاون ہوں اور استدعا کریں۔ فضول باتوں
میں لکھوں خرچ۔ اور دین و ایمان و دھرم کے معاملہ میں اللہ بالہ۔

ر
نواب محمد عمر علی خان والی ریاست
باسودہ عفی اللہ عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلقات روس و ہند

پہلے اسکے کہ ہم سیاحت ایشیا، روس و پترسبرگ سے فارغ ہو کر واپس آئے حالانکہ
پوسٹ کنندہ اور طرز تمدن اور سوشیل اور پولیٹیکل معاملات کو ہر ذہن ناظرین
تحریرین اظہار ایسی بحث کا جبکہ تعلق روس اور انگلستان خصوصاً ہندو
سے ضرور پھڑکا۔ جسکی تشریح اور تفصیل خدا نے چاہا تو آئندہ درج ہوگی مگر
سب سے اول حل ایک سوال مشکل کا لایا کہ جسکو خلاصہ اول باب
اصل مطلب سمجھنا چاہیے کہ روس ہندوستان پر یورش کریگا یا نہیں
اگر قصد نہیں کیا جیسا کہ بعض اخبارات کا خیال ہے تو چشم مار روشن دل

ماشاء اللہ آنکھوں کو نورجی کو چین دل کو سرور۔ اگر قصد کیا جیسا کہ اکثر عقلا
 دور اندیش محتاط کا خیال ہے تو کیا کرنا چاہیے۔ ظاہر اقرین قیاس ہی امر
 ہو بسبب چند امور کے جو بدیسی ہیں اول پٹریں اعظم کی ہدایت و بارہ
 ہند و روم ہندوستان کی طرف فتوحات عظیم کا ہونا یہاں تک کہ ہرات
 قریب ملک پر جواب یعنی بھاٹک۔ تھتھہ کرنا سوم ہوا ملک گیری
 بقول شیخ ہفت اقلیم اربگیر بادشاہ۔۔۔ جبکہ اب تک بالغ تھی
 اور محل عزم سلطنت رقیعہ عثمان لوتی۔ اسکا بھی سلاطین اور بنے سارن
 کر کے بسبب مخالف مذہبی اور تباہی شہر کے ضعیف کروا۔ اب جہان
 اسکا بھی خدشہ نہ رہا۔ ہر چند کہ بعض اخبار لکھا کرتے ہیں کہ روس کا خیال
 واسطی صلح قوم کے نہایت قوی ہے اور بلگیریا اور ارمینیہ یعنی اجدان
 اور افلاق کی طرف بھت متوجہ ہو اور اسی پھلو سے مداخلت استنبول
 کر کو خاطر ہے مگر نے الحال (این خیال است و محال است و جنون) عقلا
 و درین بسبب چند موالات کے باور نہیں کرتے۔ استنبول کا قبضہ بڑی ٹھیری
 کھیر ہے۔ کہی سلاطین اور روس کو مسلط نہ ہونے دینگے۔ اور اپنی بالونین
 آپ کھٹاری نہ مارینگے دیکھو باسفورس اور دار وانیلر پر روس کا

کرنے لگے اور پھر روس کی اوسکے ساتھ چین سے پہر ممکن تھیں کہ ہندوستان
 سے اس لیے موروثی حکومت ترکی کے روس قالیف نہوا اور سلطان
 یورپ تسلیم نہ کریں۔ ممکن تھیں جسکی لاشی اوسکی بھینس۔ پھر ہم ایسی جہاز
 رانی کو سلام کرنیگی۔ علاوہ ازیں ترک ہی ایسی کمزور تھیں کہ بغیر اتلاف
 نفوس کثیر اور فکد مار عامہ اتراک روس ترکی کو چھپ کر جائے۔

عقل سلیم باور تھیں کر سکتی۔ بخلاف ہند۔ کہ یہاں خبر دولت انگلش کوئی
 اور دولت اوسکے شریک اور سمجھ نہیں نہ اس قدر سلطنت ریشہ سے
 بعد مسافت رہا نہ صرف خوف زر کثیر۔ نہ کسی دوسری غنیمت کا ٹھکے۔ اور
 بخلاف اقوام اتراک ہندو آزما کے ہمارے ہندی بہائی حلوائے بے دود
 حضرات روس کو ذرا چھڑنے کی تکلیف گوارا کرنا پڑے گی لوٹ مار کی چند
 ضرورت تھیں۔ یہ خود اپنی ملک کی صفائی آپ ہی بول دینگے۔ ہزاروں
 خاندان برباد۔ ملک بے چراغ ہو جاوینگے۔ پھر کون ایسا ذی شعور دنیا۔
 میں ہوگا کہ حصول سہل الوصول کو چھوڑ کر مخاطرات عظیمہ میں پھنس سچ تو
 یہ ہے کہ حضرات ہندو بل قافیہ جہد و پناہیں مہانتین۔ دون کی کیا
 نکتہ کی لین مگر کچھ ہوتا تھیں۔ اور یوں تو روس بھوس کی حقیقت ہی

کیا ہے ایک عمارت داغ ہی کافی ہیں۔ اتنی ہی کسر ہے کہ ابھی بت کام
 ہی نہیں پڑا جیسا کہ خود گھنٹی تھیں شہر پڑا فلک کو کسی دل جلے سے کام
 نہیں پڑا جلا کے خاک نکر دوں تو داغ نام نہیں پڑا بیچارے روس کی
 توحیث کیا ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ انقلاب سلطنت میں رعایا
 ہند کو بخر نقصان اور ذلت و خواری کے کوئی مفاد کی صورت نہیں۔ ابھی
 تھوڑے سے غدر ۱۹۰۵ء کو دیکھو۔ ماسوا اقوام غیر مسلمانوں کے وہ
 دگت ہو گئی کہ جبکہ بیان ہی نہیں ہو سکتا جنگ روم و روس کا چندہ
 ایسا نہیں ہے کہ کسی روس بھول جاوے اگر یہ کوئی کہے کہ مسلمانوں
 کی روس کو رعایت منظور ہے تو ترکمانوں کو دیکھو علی خائف
 کو ملاحظہ کرو۔ جناب پھر رعایت جنگ زرگری۔ اور تالیف طوب اور
 اہل ہند کے مسلمانوں کو دھوکہ دہی ہے اگر مسلمانوں سے عداوت نہیں
 تو کیوں ارض روم اور ارمینیا کے مسلمان جلاوطن ہو کر گھر بار چھوڑ کر علاقہ
 ترکی میں آباد ہوئے ہیں۔

المنحصر اس بارے میں سرکار کو کیا کرنا چاہیے۔ اور رعایا کو کیا۔ مختصراً
 گزارش کرتا ہوں۔ اور مفصل پھر کسی وقت بشرط فرصت۔

پہلے گورنمنٹ ٹرکی سے زیادہ اتحاد قایم کرنا چاہیو۔ اسلئے کہ دنیا میں روس
 سے روس کا کوئی دشمن نہیں۔ اور علاوہ ازیں دریائی راہ۔ بیڑہ جہاز
 کی۔ السداد کیلئے یہی ٹرکی کے قبضہ میں ہی اگر اکھپ نہ ہوگا تو معہ تین
 چار لاکھ فوج واسطے حفاظت حدود ٹرکی کے بخوف یورش ترک روس
 کو ضرور رکھنا ہوگا۔ بخلاف اور دول کے۔ دوم ایران سے ارتباط کرنا۔
 سوم اس نظر سے ایک دستہ فوج جہاز کا پرات پر ہونا لازمی اور لازمی
 ہے۔ اسمین امیر عبدالرحمن خان والی کابل کا سرکار ہرگز خیال نہ کرے
 اگر انکی تالیف قلوب منظور ہو تو اس کے عیوض اور انصاف علاقہ مشل
 پشاور وغیرہ یا دیرہ اسماعیل خان سے مبادلہ کر دے۔ اور ریل بھی پرات
 ملت بنادے۔ چھارم جن جن امور کی رعایا کے ہند کو سرکار کی طرف
 سے شکایت سے اسمین سرکار رعایت کر دے۔ رعایا کا رضا و
 واسطے ان افسادات خانگی کے بھت ضرورت ہی۔ پانچویں۔ چھٹی۔
 ساتویں تکیتر فوج۔ وافر زنی جہازات توسیع ریل۔ بخیل مال الہی
 ہماری گورنمنٹ نے اون کی خود ہی فکر کی ہے۔ ہمیں کچھ نقدیہ کی
 ضرورت نہیں۔ اب رہا رعایا کو کیا کرنا چاہیو۔ سب سے اول

تو عامہ رعایا یہ سیوج لے کہ ہماری عافیت ہماری بھلائی ہماری تہذیب
 ہماری ترقی ہماری آزادی اسی گورنمنٹ کی ذات سے ہے اور اسکے
 خلاف میں تمام سامان کی بربادی اور دولت و خوارى نظر آتی ہے -
 کیونکہ تجربہ زمانہ سابق و حال پکار پکار کر کہہ رہا ہے - کیا ہم اندھے ہیں کہ
 بھین دیکھتے - کیا ہم بھرے ہیں کہ نہیں سنیں - تو اب ہم کو چاہیے کہ ہوشیار
 ہو جاویں اور بغیر جگائے اٹھ بھٹیں - اور اپنا خانگی کام سمجھ کر زور سے زور سے
 تعمیر ہو کر ترقی درمی کمری حسب طرح ہو سکے گورنمنٹ کی مدد دین -
 سب سے اول تجویز ہر ایک شہر میں ایک ایک مجلس مانوس حرارت المور
 مقرر ہو - وہ علاوہ اسپیش وغیرہ کے چندہ سے ایک فنڈ قائم کرے - جو
 شیعہ روس کے الیاد کے بارے میں کام آئے - بلکہ دالی جہلی وغیرہ
 وغیرہ سے یہ امر محبت ضروری ہے اور اہم حوالے کہ

سہی جب ہریہ نیوگا تو یہ سامان کسکا چشمت نہی ہوگی تو بایان کسکا

میں بھایت ممنون اور مشکوریوں ہمارے عالیجناب نظام حیدر
 کہ آپ کی بھایت بیدار مغزی سے ایک رقم کثیر واسطے اعانت کے منظور
 جسکے دیکھا دیکھی بعض روساے عالی شریک ہوئے - جسکے بدلے گورنمنٹ

فوج رؤساء کی اعانت منظور کر کے مشکور کیا۔ اسی طرح جملہ رعایا سے
 وراثت کیسے خاص سے اس فہم میں جو بسترستی عاید اور شرفا اور حکام
 فایم ہوئی جمع کرے۔ دوم ہر ایک شہر کے لوگ واسطی تعلیم قواعد جنگی
 سرکار میں درخواست دے۔ سوم واسطی دریافت کما ہی حالات روس
 جھانکت جس سے ہو سکے عمل میں آئے۔ یوروپین اور انڈین پر منحصر
 مضمین جو جس سے ہو سکے اپنی سی سے قدر فوقتاً بار کو اظہار عین
 رہے۔ اور جو صلاح نیک رطب دیا جس بہ خیال میں آئے آگاہ کرے
 سب سے بھلی یہ خام قوم جو لبیب جن خدمت کے خطاب
 رئیس سے سرفراز نہواہی۔ کہ رئیس التوہم شاد مہم اپنے اپنا جس
 کی طرف سے بقول ایک ایشیاء رہنما کے پلیٹ
 مثل پرواہ نہیں کچھ زرو مال ہے ہیں ہم فقط تم یہ فدا کر سکو جان کہتے ہیں
 فرض منصبی ادا کرنے کو آج بمبئی سے ۱۷۔ رمضان شریف۔ بروز جمعہ
 کو ازراہ پیرس یہ پڑھکر روانہ روس ہوتا ہے۔ شعر
 دین دیارے پامان دین طوفان شور و فراہم دل انگیزم سلم البحر با ورسا
 واللہ المستعان وعلیہ التکلان

ہم بمبئی سے روانہ ہو کر ازراہ عدن و سویس و پرتگہ سعید بزرگ نیری
 چھوٹا بھان تشریح حال کی کچھ ضرورت نہیں آئینہ فرنگ میں مذکور ہو چکا
 ہے۔ وہاں سے مسافرین لندن راہین جہاز خصوصاً مسٹر ہنری
 بھادر اجٹ لواب گورنر جنرل بھادر جو شریک سفر تھے ازراہ پیرس بہ
 سواری ریلوی روانہ لندن ہوئے اور ہم سے دو احباب یوروپین اور
 خادم کے بزرگ نیری سوچے شام قریب غروب کے کہ وہاں کی گھڑتوں
 قریب آٹھ کے بجے ہوئے روانہ بندر نیلسن ہوا۔ ہندوستان سے دو گھنٹہ
 کا فرق ہے۔ اب ہم سیدھے شمال سے جنوب کی طرف روانہ ہوئے۔
 راستہ میں تمام ملک آباد۔ ٹھہرنے جاری۔ جدھر دیکھو او دھر مکان جھان
 دیکھو وہاں آبادی۔ ابھی بھان نکھیت نہیں کٹے جو اور کچھ گیتوں پکاؤ پر
 ہیں یقین ہے کہ ماہ جون تک کٹ جاوے گی۔ اور جولائے تک انگور آئینے
 ابھی خوشہ تک بھی نہیں نکلے۔ راستے میں زیتون بھت ملا۔ آٹھ بجے دن
 کے نیلسن پہنچے۔ بزرگ نیری میں ایک قسم کا تیا میوہ کہا یا مسما
 حشری سرج گول لبطور انگور کے ہوتا ہے اور نہ ہی انگور کا سا گڑا اس
 میں ایک گٹھلی نکلتی ہے۔ بزرگ نیری کی مروجہ شکاری چودہ ہزار

برندیزی سینیپس دو سو سو^{۲۴۰} ٹھہ میل - جسکے تین سو چھپاسی^{۲۸۹} کلومیٹر
 ہوئے۔ مسافت ہے۔ تعداد چھپن^{۵۶} اسٹین ہین۔ پیچ میں جو خشکی کی شاخ
 چلی گئی ہے اوسکے ایک طرف برندیزی ہے۔ اور دوسری طرف سینیپس
 جنوباً اور شمالاً قریب سینیپس کے سمندر کے کنارے کھین پھار کی چوٹی پر
 کھین کنارے سے جب ریل گذرتی ہے ایک کیفیت کرتی ہو۔ کوئی بڑا سمندر
 نہیں۔ نہ کوئی مشہور چیز ہے۔ بجز ایک پھار آتش فشان کے۔ جو قریب
 پانچ میل کے واقع ہے موٹ و اسٹوولیس۔ جسکے پھٹنے کے باعث
 شہر پٹمی غارت ہو گیا تھا جکا مجملہ حال واسطے ملاحظہ ناظرین کے زیب
 وہ صفحہ اوراق ہوگا۔ دن کو دھواں دیکھا۔ اور شب کو شعلہ سرخ
 بطور ناس لیٹ کے نہیں۔ نہیں دریا کے کنارے شہر بطور کان کے
 آباد ہے۔ بعض بعض جگہ پہاڑوں کے ارتفاع مت مکانات پچہ متر لہ اور
 چھ متر لہ بنتی چلے گئے ہیں۔ پانچ لاکھ آدمی کی مردم شماری ہے
 بادشاہ سگ کو یحییٰ کی آب و ہوا سازگار ہے۔ وہ یہیں رہتی ہیں
 راقم نے اونکو بخش خود دیکھا ہے۔ وہ کو حیان سرخ وردی والے
 آگے اور دوسرخ وردی والے پشت بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے جب بولی

آٹار کے سلام کیا تب معلوم ہوا۔ اور وزیر اعظم کرسی کا بھیجین
 مقام ہے۔ قدیم کا باشندہ ہے۔ تمام شہر میں چو خانہ کاسٹنگین ہواں ہے
 شہر نہایت صاف ہے دھواں اور بجلی کی روشنی بہت بعض بعض جگہ
 پھاڑ گول کمرکانات بنائے ہیں۔ ابھی تھوڑا عرصہ تین چار مہینے کا ہوا ایک ایک
 پھاڑ کا ٹکڑا سمندر کے کنارے کا گرٹا تھا جیکے حد سے سے دو تین
 مکانات شکست ہو گئے تھے بارہ آدمی دب گئے۔ مٹھاے پھاڑ تک تو مکانات
 چلے گئے ہیں پھر تھوڑی دور بیچ سمندر میں ایک پھاڑی پر جیل خانہ ہے
 بھین ایام وبامین قرنیتہ ہوتا ہے۔ ہم جب پھاڑ کو جب سے کہ گئے
 چکر کھا کر لوٹے تو ہماری گاڑی پھاڑ کے سوراخ میں سے ہو ابھی بنایا ہے
 شہر میں لوٹ آئی۔ دن رات بقی کی روشنی رہتی ہے۔

مکانات قابل دید

لقفل بچلا اگر جا سینین سیوروف جہین اندر رنگ مرمر کے ستون مطلق
 کام طللی شمع وغیرہ وغیرہ نہایت فرین دوم۔ میوزیم انہی عجایب
 خانہ۔ ایک وسیع مکان ہے اور اوسمیں دنیا کی عجایب غرائب
 اشیاء رکھی ہیں۔ سنگ مرمر کے بڑے بڑے لعلت پڑانے وقتوں کے

رومی یونانی طرح طرح کی صنعتوں کے رکھنے میں۔ مثلاً ایک عورت جسے
رسی کا جال اورٹھے ہوئے ہے۔ کہیں وہ جال بدن سے ملا ہوا ہے
اور کہیں علیحدہ۔ اتنی بڑی مورت جو قریب و قد آدم کی برابر ہے
ایک مٹی پتھر میں جال سے لبت میں کھودنا اور لطف یہ کہ ایک پتھر ہی
بغل میں دیا ہوا ہے۔ نہایت صفت ہے۔ دوسری تصویر ایک
چادر اورٹھے ہوئے ہے۔ جسم میں سے اوسکا منہ صاف نظر آتا ہے
علیٰ ہذا۔ اسی قسم سے انواع واقام کے ہر عجائب خالوں میں
لبت میں جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ لکھنے کے واسطے دفتر چاہیے۔

ایک گرو تو میں اظہار کروں اوسکا ٹیس (سیکڑوں میں) تو پھر بچے بیان کر کے
علاوہ انواع واقام اشیاء مختلف اور ہزاروں طرح کی تصویروں جو لازم
بلاد یورپ ہے برابر شہر ٹھم لی جبکو آتش فشان پھاڑ واسو ویس نے
غارت کر دیا ہے۔ شہر عظیم آتش کو غارت ہوئے اٹھارہ سو برس
سے زیادہ ہوئے۔ اوس میں جو اشیاء نکلی اور اب نکلتی آتی ہیں
خیر جلی راکھ اور مٹی کا۔ انبار ہو گیا ہے بجیہ ویسی ہی نکلتی آتی ہیں

پھل بکثرت ثابت اخروٹ وغیرہ چشم خود عجائب خانہ میں دیکھو۔ اناج بھت
 قسم کا۔ ظروف سی۔ رگی۔ تصویریں رنگ کی۔ مٹی کئی طرح کی جبر
 سے رنگ کی بھی بھت چرین ایسی نکلی ہیں کہ جنگی اب ایجاد ہوئی ہو۔
 اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم صنعت کے کامل پچھلے بھی گزرے ہیں۔
 اور یہ شہر بوجہ غضب اور قہر الہی کے تباہ ہوا ہے۔ اس لیے کہ آستین
 بعض بعض تصویریں اور بخت نہایت فحش کی برآمد ہوتی ہیں۔ مثل غلام
 اور زنا حیوانات اور حرکات خلاف فطرت وغیرہ لغو وباللہ من
 غضب اللہ تراؤ کئی قسم کی ایک ڈنڈی کی۔ جن اشیاء پر کہ نقش
 و نگار ہیں باوصف مرورد دھورویا ہے جیسا آج نکلا۔ اس شہر سے وہ
 پھاڑ چھ میل ہے معہ چٹائی۔ ایک ریل پھاڑ پر چڑھنے کو بنتی ہے جو قریب
 ڈیرہ میل کے ہوگی مگر فی الحال وہ شکست ہو گئی ہے دن کو دو ہوان رات
 کو لال شعلہ دکھائی دیتا ہے صبح چھ بجے روم اُلی پہنچے۔

روم جسے روم اُلی اور رومہ اور رومہ الکبریٰ کہتے ہیں اسکی
 مردم شماری ملک دو کھڑوڑ چھانوے لاکھ تینانوے ہزار اٹھ سو ستتر
 یہ شہر قدیم سے بھت سے شان عظیم الشان کا پایہ تخت رہا ہے اور

یہاں کے بادشاہوں نے یورپ کو دنیا بھر حکومت کی ہے لیکن بسبب انقلاب زمانے کے نہایت ویران ہو گیا تھا بسبب جور و ظلم یونوں کے جو یہاں بہتر بادشاہوں کے گذرے ہیں لیکن بسبب سعی کیری بارڈمی کے جس کا مذکور ہے آئینہ فرنگ میں کیا ہے اور وکٹوریہ مانول بادشاہ اور اس کی بیٹی شہزادی کی سعی سے اب شہر کو بھی رونق ہے۔ آگے قریب لاکھ کے مردم شماری تھی اب چار لاکھ پر پہنچی ہے اور دن دوئی ترقی رہتی ہے اب یہی زمین بعض آثار الصنادید سی ہیں کہ خلی دنیا میں نظیر نہیں مجملہ ان کا ہم بیان کرتے ہیں کہ جب کو ہم نے بحشم خود دیکھا ہے۔

دیکھو تیروم اہل منسلک کتاب کو

ماخذا اور مبداء صنعت کا یحییٰ ہے۔ پھلے اہل فرانس نے سیکھا۔ پھر تمام یورپ میں پھیلا۔ باوجود اسکے اب کار یگر اہلی سے درصورت ضرورت طلب ہوئے اور عمدہ عمارت یورپ اطالیان کے ہاتھ کی ہے۔ بیچ شہر میں دریائے ٹیبر بہتا ہے بگرنانی نہایت گدلا۔ صرف کے واسطے اور استعمال کیلئے ایک ٹھکانہ صرف دو کڑور روپیہ کے چودہ کوس سے لائے ہیں۔ پرانی جو ٹھکانہ تھی جسکی دیوار کئی کوس سے نظر آتی ہے۔ اور

بس میں سیکڑوں دروازہ بلند بلند بنے ہیں اب وہ جگہ جگہ سے نکلتے
 اور بیکار ہو گئی۔ اتفاق سے جسدن صم پھونچا اور سیدن ہمبٹ شاہ
 اعلیٰ ہی جو ملاقات کرنے شاہشاہ جرمن کے گئے تھے میلان سے بذریعہ ٹرین
 آئے ہم نے بھی سوار ہو کر ٹرٹ کو در دولت کے قریب جا کر کھڑا کر دیا
 جب بادشاہ آئے سب نے تھرو بلڈ کیا اور ٹو پیسین اتاریں۔
 وہ محل میں اتر کر چلے وہ لوگ ویسی ہی ہڑو اور قالیان بجایا کئے۔ میں
 نے سبب توقف دریافت کیا تو لوگ کہنے لگے کہ جب تک بادشاہ
 برآمدے پر نہ آئیں گی یہی حرکت کیا کریں گے۔ تھوڑے عرصے کے بعد
 برآمدے کا دروازہ کھلا دو عورتیں ایک محلی سُرخ فرش جسکے دوہری
 لیس لگی تھی برآمدے کی کٹ سوئی پر ڈال دیا پھر بادشاہ موشا ہزادہ
 ولیچہد جسکی عمر اندازاً بارہ تیرہ برس کی ہوگی تشریف لائے وہ شور مچا
 ہوا کہ کچھ نہ لو چھو۔ بادشاہ نے تین مرتبے سر بر حصہ کٹ سوئی سے نیچے
 سر جھکا کے حرکت دی اور اسی طرح نیچا ماتھ کر کے ٹوپی کو بھی گھائی۔
 بادشاہ کی لقبو پر سنو دیکھی ہے اسکو تشریح کی کچھ حاجت نہیں
 فقط اون بڑی بڑی موچھوں میں سپیدی زیادہ آگئی ہے۔ ہم وہاں

نویں کی گاڑی میں سوار ہو کر صبح چھ بجے فلاڈرٹس پہنچے اہل روم سے -
 دو سو چار میل ہے - کرایہ منٹ کا بائیس روپیہ آٹھ آنہ - سیکن کانپدرہ روپیہ
 دس آنہ - کل اسٹیشن ۲۶ - مردم شماری قریب دو لاکھ - اسکی ریل میں تیسرا
 درجہ بھی ہے وسط شہر میں آٹو نڈی بھتی ہے - شہر کے قریب میں میل
 کے نڈی کے کنارے راجہ کو لالپور کی چٹری خوشنما بنی ہے جو ماہ دسمبر
 ۱۹۸۶ء میں بھین مرے تھے - شاید اوسکی مریت کیواسطے ریاست
 سے روپیہ آتا ہے - یہ شہر نہایت صاف اور مروجہ خیر ہے - کسی زمانے
 میں یہ عسکری کان تھا بھانجے چودہ وزیر ایک وقت سلاطین اور بہ کے پاس
 درجے وزارت پر قابض تھے - علاوہ اور مکانات مثل ٹون ٹال اور حرج
 گھرہ کے ایک قدیمی محل بادشاہی یادگار ہے کہ جو یورپ میں آپ نے نظیر
 ہے چھ چھ ماٹھ لانا اور ایک ایک ماٹھ غرض چھ کو پتھر میں اسطرح وصل کیا
 ہے کہ درج نہیں معلوم ہوتی - چوترا مکان ہے تین طرف - ایک طرف فوارہ
 کا مکان ہے ایک منزلہ - جس پر فوارہ چلتا ہے - اوس طرف بسبب بلندی
 پھاڑ کے جس پر باغ ہے زمین کی برابر ہے اوس میں متعدد کمرے ہیں
 اور صحر کمرے کی نہایت آرائش مٹلا اور مذہب کرسٹین اور پوٹن

نخلی پردے سنگ مرمر اور کرشم اور انواع واقسام پتھروں سبز و سرخ کی
میزین قیمتی جھاڑ بڑے بڑے آئینہ اٹلی کے۔ کل مردم شماری دو کروڑ چھیانوے
لاکھ تالیس ہزار آٹھ سو ستتر۔

فائدہ - فلا رنس سے روانہ ہو کر چیا سو پر سے جہانسی بڑبڑی کی
ریل سیدھی ازراہ لٹورن مونٹ سینی میں سے گزری ہے میلن پہنچے
میلن کا حال مفصل آئینہ فرنگ میں مذکور ہے مگر اس قدر لکھا خالی از فائدہ نہیں کہ
اب آبادی اسکی تین لاکھ سے زیادہ ہے کہ جہان آری پنھ کے روبرو میدان خواہ
تھا۔ وٹان بارگین فوج اور بازار نیکے۔ اور بھانگا گورستان بھی قابل ملاحظہ ہے
جو اپنا آب ہی نظیر ہے۔ میلن سے ڈیرہ نسومیل - وہ نھر اوسی راہ کی جوین
ماضی میں گئی تھی۔

درہ گٹ ماؤسنی - ازراہ سوئس لیڈ - لوسن پر سے پیرس پہنچے۔ اب
ہم لوسن سے پال کو گئے جو دریا رین پر واقع ہے۔ جس دریا کو کہ نیولین
جاتا تھا کہ حد فاصل فرانس اور جرمن مقرر ہو (مقدارین نہ تھا) اور گره
کی کہو بیٹھے۔ بوقت صبح فرانس پہنچے مفصل حال آئینہ فرنگ میں مذکور ہے
مگر بعض مقامات اور واقعات تازہ کا مذکور کرنا خالی از لطف نہیں اسلئے وٹان

وقوع انجیر دیشن کا نمائش گاہ کا دنیا کے بڑے واقعات سے ہے۔

شاہزادہ لیشرہ کے قریب دریائے سین کے کنارے جہاں ایک بڑا میدان وسیع فوج کی قواعد کا تھا۔ وہاں مجھ جیلہ قایم کیا ہے شاید گرداسکاتین میل سے زیادہ ہوگا بعض چم میل کہتے ہیں۔ اسی نمائش گاہ میں ایک ریل ہی جاری کی ہے انتباہ سب نمائش گاہ کا ایک لاکھ لوہے کی ہے جو آستی غریزون کو ڈال کے بنائی ہے۔ بیاوگا قتل فلیٹ نروہم کہ جو طالانہ حکومت سے خلاصی حاصل ہوئی۔ اسکی خوشی میں چم مہنی مجھ جیلہ رہیگا۔

اب ہم پہلے لاکھ کی کیفیت بیان کر لے ہیں مجھ لاکھ کچھ اوپر نزار فٹ بلند ہے **برج الفل** اور یہ عمود چار کالون پر قائم ہوا ہے اور ہر گوشہ میں نصف نصف دائرہ دولون طرف کا منقسم ہے وہ ایک بڑی پتھر جسے چٹان کہنا چاہیے۔ اس خوبصورتی سے نصب کیا ہے کہ دیکھنے والوں کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوہے کو پتھر میں چپکا دیا ہے اور اس عمود کے تین درجے ہیں پھلاوہ جہاں چاروں کالون کا اتصال ہوا ہے۔ انکے چاروں گوشوں پر سے ریل چلتی ہے۔ قریب چم آدی کے ڈیم میں بیٹھکر اوپر چڑھتی ہیں۔ یہ درجہ نہایت وسیع قریب دوسو فٹ طول

عرض کے ہوگا درجہ دوم بہ نسبت اسکے بہت کم۔ وہاں ملک بھی تاریکی
 حُصیت چھالاک چڑھا ہوا ہے۔ درجہ سوم فقہ محمود ہے۔ محمود مخروشی
 شکل کا ہے۔ ان دونوں درجوں پر شب کو رنگین روشنی بطور کنگورون
 کے ہوتی ہے۔ اور محمود کے سرے پر بجلی کی روشنی۔ جسکی ٹھوری دیر میں رات
 تنصیر ہو جاتی ہے۔ سرخ۔ سبز۔ زرد۔ وغیرہ۔ اور علاوہ اس روشنی کے
 تمام الکٹرویشن میں انواع واقاف کی روشنی ہوتی ہے۔ جسقدر کہ
 اسکے گنبد مطلقاً اور آئینہ بندی کے مکانات بنو ہین۔ سب بذریعہ بجلی کے روشن
 ہو جاتے ہین۔

نمایش گاہ

کوئی نمایش گاہ دنیا میں آج ملک اسکے مقابل کے نہیں ہوئی۔ پارسل لندن کی
 نمایش گاہ اسکے بلج سے بھی کم تھا۔ جس ملک کی جہان جوشے بھی
 ہے۔ وہاں اوسے ملک کے آدمی وہی لباس۔ ویسے مکان۔ اوسے طرح
 اپنی کام میں معروف گویا اوسے ملک کی کیفیت نظر آرہی ہے۔
 کہ ہم ملک عرب کی سیر کر رہے ہین۔ جہاں کہ نشین قائم کی ہیں وہ لاکھوں
 روپیہ صرف کی مکانات بنا دئے ہین۔ کہ برسوں تک کار آمد رہنکی۔

اسی واسطے ایسے نمائش گاہ کی چھ میندی کی مدت معین ہوئی کہ اہل صنہ
 اپنی اس پیشہ سے بھرہ و رہوں۔ کاغذ کی جو کل ہے اس میں کاغذ مشق
 ہوئے چشم خود ملاحظہ کیا کہ تھوڑے عرصے میں تیار ہو گیا۔ ہر نمائش گاہ میں
 فقط منظور اظہار صنعت ہی ہوتا ہے۔ اس میں علاوہ اظہار صنعت کل کارروائی
 اور اسکے خاتمہ تک جو اس سے مرتب ہوتا ہے۔ موجود ہے۔ ہر مرتبہ
 کی تفصیل کو واسطہ جدا گانہ لکھنا نہایت طول تھا۔ اسلئے ایک نقشہ درج
 ذیل کرتا ہوں۔ جس سے ناظرین کو مختصراً بخوبی سمجھ میں آویگا۔

دیکھو نقشہ برج القلناور منسلک
 کتاب ہذا کو

عجائبات فرانس

سینو شمیریس سے الولید یعنی مقبرہ سطلات ہنشاہ پولین لونیا پارٹ
 ہے۔ جو سین ماضیہ میں بسبب عجلت روانگی کے ملاحظہ نہوسکا تھا۔ یہ مقبرہ
 عظیم نمائش گاہ کے قریب ہے اسکا احاطہ جو نمائش گاہ کی طرف ہے۔ اوپر
 اکثر الواپ منصوبہ نصب ہیں اور مقبرہ کے اندر سنگ سماق سرخ کا قبر

پر ایک ہی پتھر رکھا ہے اور النوالڈ کا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ مقبرے کے قریب ملاقات
 پنشنوارون کے جنہوں نے ٹرائی میں کارنماین کئے ہیں جو اب بے خانان ہیں
 سرکار نے اونچی سکونت کو بنوادے ہیں اونکو النولڈ کہتے ہیں اور یہ
 اوس محلہ میں واقع ہوا ہے۔ اس واسطے اسکو النولڈ کہی گئی۔
 پیرس میں مسٹر کوک صاحب بھادر سے ملاقات ہوئی بذریعہ اون
 پاس پوٹ بذریعہ آرمبرتی لارڈو سالیبری صاحب بھادر وزیر
 اعظم انگلستان سے طلب کیا حضور مدوح نے ارادہ شفقت اوسی روز
 سفرای حاضر باش لندن۔ ٹرکی۔ جرمن۔ روس کی تصدیق
 کرا کے باوجود کہ دوسرے روز یوم تعطیل تھا بذریعہ مسٹر سائڈلر صاحب
 بھادر کے روانہ فرمایا ورنہ ملک روس میں سفر کرنا بغیر تصدیق سفر کے نہایت
 دشوار تھا جسکا خلاصہ ہم درج کرتے ہیں۔

تقل جریمہ پاس پوٹ

ہم روٹ آرتھ ٹانفڈ گیس کا پین سیل ٹالکوٹس آف سالیبری دی ٹو
 کران ٹون۔ ہیرن سلسل ایکیر لاف دی ٹونیڈ ٹکنڈم آف گریٹ برن
 اینڈارلڈ۔ ایک ممبر پریوی کونسل ملکہ مخمہ کی نیٹ آف دی موٹ

اول دولتِ عمدہ آف دی گارٹ اول درجہ فارن سکریٹری ملکِ معظّمہ
ہیں۔ ملکِ معظّمہ کی طرف سے جتا دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں۔ کہ جبکہ
پاس آوے وہ اجازت دیوے کہ **لواء محمد عمر علی**
خان باسودہ ہندوستان کا روضی والا معہ نوکر تاجنور اور انکے ساتھ
سٹر آر آف سٹانڈرس صاحب سفر کرینگو۔ تمام یورپ اور
روس۔ و ترکی اجازت دین پھر نلے کی بلا مزاحمت۔ بلکہ ہر طرح کی
امداد وین اور خبر گیری کریں جیسی کہ انکو ضرورت ہو۔ فقط
مضمون ۱۸۹۹ عیسوی۔ دستخط کونسل جرمن جنرل لندن کونسل ترکی

دن ہم سوہ
امین پاشا
محر فارن آفس لندن

دستخط مالبری وزیر اعظم
محر کونسل روس



غرض سٹر سٹانڈرس صاحب بھادر کے صاحب ریل میں سوار ہو کر جرمن
روس کی طرف ازراہ بلجیم روانہ ہوا۔ فرانس سے پھلے اگلیں علاقہ
بلجیم ملا یہ ایک سو سارہے اڑتالیس میل ہے۔ جو لوگ بیرلینس بلجیم

یاد دوسرے علاقہ یا بلچیم کو جانے والے ہوتے ہیں اونکے سامان کی تلاشی لی جاتی ہے۔ پھر سال ٹکرا کے علاقہ بلچیم دوسرا نامودریا غنور کے کنارے ملا۔ یہ شہر قدیم ہے۔ برسلیں سے قریب ۶۳ میل کے ہے۔ پھر لیش ملا۔ اٹھارہ میل ہے۔ نوے کا کارخانہ ہے۔ بہ نسبت گلستان کے مستقیم ہے اور لوٹا بھی نکلتا ہے۔ یہاں کے انجنیئر بہت ہوشیار ہیں اسکے نیچے بھی دریائے مھوڈز ہے اور ان دونوں جگہ پر لوہے کے پل عمارتیں ہیں۔ پھر ووی ملا۔ اس سے ایک شاخ دو تین میل سے ایشیا کو جاتی ہے جو آب و ہوا میں منسلک شملہ ہندوستان کے ہے پھر انرلا شپال ملا۔ جہاں گرم پانی زمین سے نکلتا ہے جو مرض ہالی کو غسل نہایت مفید ہے۔ پھر کلون ملا۔ دریائے رین کے پار علاقہ جرمین ہے یہ تین سو ایک میل ہے۔ پھر نیش ملا۔ پھر کلون ملا۔ آرمین ایک گرجا نہایت بلند و گنبد کا ہے اسکا محقر قصہ اس طور پر ہے۔

قصہ جب یہودیوں کے بادشاہ کو کامیون سو معلوم ہوا کہ ایک ٹکڑا کنواری لڑکی کے شکم سے پیدا ہوگا جسکا نام مسیح ہوگا جو مغربی عیسویں کی ہوتی ہے۔ اور سلطنت میں اس کے سبب موعزہ ملی

واقع ہوگی۔ یہ ہمیشہ سے اوسکی تلاش میں رہتا تھا اور بسبب مشہور ہوئے
اس خبر کے جو دیندار لوگ مسیح کی پیدائش کے منتظر تھے اور سدا تلاش
میں رہا کرتے تھے انھیں طالماح سے یہ خوشخبری سننے کے سر اس گرج
میں موجود تھو شام میں جا کر مسیح کی تولد کی خبر لائے اور اوسن بادشاہ
سیرحم نے اودکو بجزم خبر غلط مشہور کر نیکیتل کیا۔ ایک عرصے درازت
اونچو سر اسی گرجے میں بطور یادگار رہی۔ اور شاید دو گنہم ہونیکا بھی
سبب ہے۔ پھر وہ سر بسبب خواہش یوپ کے میلن کے گرج
میں تبرکات رکھی۔ پھر دانیس روانہ ہوئے۔ کلون سے جنوب کی طرف ایک
دن کی راہ ٹینیس شہر ہے۔ ایک سو سولہ میل دریاے رین کے کنارے
پر غنا پر دونوں طرف چوٹی ریل چلتی ہے اکثر اطراف سے لوگ سیر کو
آتے ہیں۔ ۷۷ میل پر قلعہ عظیم الشان ہے کٹیل کے مقابل کے قلعہ
آرن۔ ہراوت۔ ارمین نے الحال ملکہ اگستھ شہزادہ ولیم کی بی بی
ابھی وہیں واسطے آب و ہوا کے مقیم ہیں۔ اسکے بعد ڈیٹل ووف
ملا یہ تجارت گاہ ہے پھر منٹلن ملا دریاے ڈلیہ پر پھر نیوا بلا اسک
قریب درودی دکلے۔ جھان کی ملکہ مخطہ اور ان کے والد کے۔ اور

کے چارج اول - دوم - پھر منوا سے روانہ ہو کر اسٹنیدال پر سو دریا
 الپ پر سے اوتر کر اسی دریا پر شہر ہمبرگ واقع ہے سمندر کی
 طرف ہے - دو بل پر سے اوتر کے تہر لن پھونچے -

ملک جرمن

یہ سلطنت عظم الشیم جو باعتبار جبروت و عظمت اور انتظام مالی اور ملکی و جنگی
 کے تمام یورپ میں اپنا آپ ہی نظیر ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ شاہنشاہ -
 نیپولین ثانی کو باوجود عسکر اور التواپ کثیر کے گرفتار کر کے فرانیسیوں کو
 شکست فاش دیکر ملک کثیر اپنے قبضہ لقرف میں لائی - سنٹرل یورپ
 میں واقع ہے اسیکو پروش - پرشیا - جرمانیا - المان
 کہتے ہیں - ۱۶ - اپریل ۱۸۶۸ء کو بادشاہ ولیم بعد فتح فرانس اس پر
 مقرر ہوئے اور پریس سلطنت جرمن کی جنگی ہم آگے تفصیل لکھیں گے
 اسی تاریخ متفق ہوئیں اور تاج پوشی شہنشاہ کی ویرسا تیر قریب
 پریس کے ہوئی - شہنشاہ کا یہ اختیار ہے - قانون ملکی نکالے گا -
 پارلیمنٹ کے مقرر کریگا - ٹرائی اور صلح کا عہد و پیمان دول اور با سے

جہازوں کا قانون - وقت صلح کے سلطنت بویریا اور ورمبرگ
 مستثنیٰ لیگین - اونچ حکام کو اپنی اپنی فوج کا اختیار ہے اور فوج ان دونوں
 کی شمار فوج سے علیحدہ ہے - علاوہ ازیں افسران ملکی و جنگی کی بحالی و برطرفی
 کا بھی اختیار ہے لیکن جو فرمان اور حکم واسطے انتظام مالی و ملکی کے جاری
 کئے جاویں گے اوس میں جیتک دستخط چنیلر سپرٹنٹنٹ لیسارک نہ ہونگے
 غیر اوسکا غیر ممکن ہے - اور وہ حکم قابل اجراء نہ سمجھا جاویگا اسلئے چنیلر
 سپرٹنٹنٹ وزیر اعظم نمک و بدلہ کا ذمہ دار ہے - بعد اس کے بتیاریہ ذمہ دار
 شاف یعنی پارلیمنٹ ہے - اور پارلیمنٹ میں ممبری لاکھ ایک آدمی ہر
 اور پارلیمنٹ کو اختیار اجراء قانون ملک خاص - نسبت فوج بحری و بری
 و ڈاکخانہ - و تار برقی - و پوسٹ پورٹ - و ابدی کیرش یعنی روزندگان
 ممالک - اور قانون پولیکل - اور سولیشن - اور قانون دیوانی و
 فوجداری - و سکہ - و نمک - و تجارت - و ریلوی - و انصار وغیرہ
 مگر یہ سب بوجہ منطوری شہنشاہ و وزیر اعظم کے جاری
 ہوتے ہیں اور پھر حکم منسوخ سمجھے جاتے ہیں - یہ سلطنت کسٹرنٹ
 یورپ - و لاکھ ستاسی ہزار سات سو چالیس میل مکشہ انگریزی

مردم شماری شدہ اکیسویں چار کروڑ اکاون لاکھ چورائیس ہزار
ایک سو ستترہتی۔ علاوہ زمین ملک ماتحت جرمن ۱۱۰۰۰۰۰
۵۸۱۹۲۱۷۷ ہے۔

قائدہ کل سلطنت کے یورپ میں ہر دس سال کے بعد مردم شماری ہوتی
ہے۔ تعداد فوج وقت صلح چار لاکھ ستائیس ہزار دو سو چوہتر۔ اور
افسار اٹھارہ ہزار ایک سو اٹھارہ۔ تعداد وقت جنگ گیارہ لاکھ چھپن ہزار
چھ سو ستترہتیس ہزار چار سو ستائیس۔ گھوڑے تین لاکھ بارہ
ہزار سات سو اکیس۔ توپ دو ہزار چالیس۔ جھازات جنگی یعنی ہسٹیر
نواسی۔ اوسمین توپ پانچو پچیس۔ اور میڈرہ ہزار فوج بحری۔ سات
جنگی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ ریلوی اکیس ہزار چھ سو اوفاسی میل جن
میں چلتی ہے۔

قائدہ میل جرمن دو میل انگریزی کا ایک میل ہوتا ہے اور پریشیا
جرمن کے طوائف الملوک مل جل کر ایک شاہنشاہی قائم ہوئی جبکہ ہم
مذکور کرتے ہیں۔ نئے الحال ان سلطنتوں کا مذکور واسطے الفاظ کلام کے
کرتا ہوں۔ وہ سلطنتیں جملہ پچیس ہیں اور دو صوبہ الساسی اور

لویرین خندادار الصدر اشاک برگ سے جہیزیں ہوئے۔
اسماء سلطنت کے متفقہ حرمین

نام ملک	لقد اور موم شماری	لقد اور رقمہ
۱ پریشیا	۲۷۲۶۷۰۰۰	۱۲۴۴۹۹
۲ بویریا	۵۲۷۱۵۱۶	۱۹۲۰۲ میل کسہ
۳ سکینی	۲۹۷۳۲۲۰	۵۷۸۸
۴ ورتمبرگ	۱۹۷۰۱۲۵	۷۵۳۱
۵ باؤن	۱۵۷۰۱۸۹	۵۵۲۱
۶ ہستی	۹۳۶۹۴۴	۲۹۶۵
۷ ملکن	۵۷۶۸۶۷	۵۱۳۸
۸ سکینی دیما	۳۰۹۵۰۳	۱۴۰۴
۹ ملکن برگ شلیس	۱۰۰۶۷۹	۱۱۳۱
۱۰ اوڈن برگ	۳۳۷۴۵۴	۲۴۷۰
۱۱ برن سوگ	۳۴۹۴۲۹	۱۴۲۵
۱۲ سکینی مین	۲۰۷۱۴۷	۹۵۲

ردیف	نام ملک	تعداد مرد و شماری	تعداد و رقبه
۱۳	سکنی املین برگ	۱۵۵۰۶۲	۵۱۰
۱۴	سکنی کو برگ کافه	۱۹۴۴۸۹	۷۴۰
۱۵	ان تالٹ	۲۳۲۴۷۷	۹۰۷
۱۶	شواٹس برگ	۸۰۱۴۹	۳۶۴
۱۷	شواٹس سفید رموزن	۷۱۰۸۳	۴۳۲
۱۸	والوک	۵۶۵۴۸	۴۳۸
۱۹	روس جدید	۱۰۱۶۶۵	۳۲۰
۲۰	شوم برگ لپ	۳۳۵۳۷۱	۱۷۱
۲۱	لپ	۱۲۰۲۱۴	۴۳۸
۲۲	یوگت	۶۸۵۷۱	۱۰۹
۲۳	پرین	۱۶۵۲۲۹	۹۷
۲۴	همبرگ	۴۵۴۰۴۱	۱۵۷
۲۵	روس کهنه	۵۰۷۸۲	۱۲۲
۲۶	السین لومین مقصود	۱۵۷۱۹۷۱	۵۶۰۳

شاه والوک کی بی بی
والوک کنا بی بی
ہوتی ہے

جملہ پیمین موئن۔ دارالسلطنت یعنی دارالصدر الناس لوہین کا جہان گونہ
رہتا ہے اسٹاک برگ ہے۔ مردم شماری اس شہر کی ایک لاکھ چار
ہزار چار سو اکتھتر۔

برلن

یہ شہر قدیم سوخت گاہ شاہان پرورش تھا اب پائخت اپرل یعنی
شاہنشاہ جرمن ہوا۔

اس شہر میں کھڑی ہے۔ فضیت اور صفائی میں دوسرا درجہ پریس کا
ہے۔ کھر کے کنارے محل شاہی ہے۔ جرمن شاہنشاہ حال اقامت
گرنین میں۔ اویس کے قریب دوسرا محل ہے جرمن شاہنشاہ ویم
انکے دادا رہتے تھے اوس محل کے کمرے کا ایک دروازہ جو قدوم زمین
سے اونچا ہے ہر روز شاہنشاہ علی الصباح وہاں اگر اجلاس فرماتے
ہتے۔ اور روزانہ رعایا بسبب فرط محبت کے سلام اور دیدار میں مشرف
ہوا کرتی تھی۔ اس شہر کی مردم شماری سیزہ لاکھ ہے۔

اس شہر کا قاعدہ ہے کہ روزانہ چند جہٹ پیادگان و سواران مسلح موہ باند
باگشت کرتے ہیں۔ اسلئے کہ رعایا کی خواہش ہے کہ ہم اپنی فوجی قوت

کو چشم خود دیکھیں۔ اسکو کہ ہم دو سلطنت عظیم کے درمیان میں واقع ہیں اور ہر روس اور ہر فرانس ہمارا بغیر قوت فوج کے ممکن نہیں۔ یہاں تک کہ چھوٹے لڑکے بھی وہاں کمر بستہ نظر آئے۔ فوج کی چھائی میں جب جانیکا اتفاق ہوا تو وہاں سپاہیوں کو بلوں کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا۔ یعنی غبارہ میں اور نیکا مشق جو بوقت جنگ کام آوے۔ شہر کے متصل بسمارک کا باغ ہے۔ اور شہر میں مکان۔ نئے الحال بسمارک اپنی علاقہ میں تھے۔ تنبیہ۔ پرنس بسمارک وزیر مشہور۔ اور فقط بسمارک اونکے لڑکے جو اب محمدے وزارت پر ہیں اور ہمیشہ شاہنشاہ کے ہمراہ رہتے ہیں۔ خصوصاً ہر روس میں۔ یہی بسمارک ہتے۔ شہر کے گرد ریل ہے جو ہر پانچ منٹ میں روانہ ہوتی ہے۔

خاندانہ عظیم کل یورپ کی جو دارالطنت ہیں۔ شل لندن۔ و فرانس۔ و برلن۔ و پطرس برگ۔ و یاوہ۔ وغیرہ وغیرہ۔ خواہ چھوٹی ہو یا بڑی۔ اوسمین عجائب خانہ۔ کتب خانہ۔ نمائش گاہ۔ اکواریئم۔ یعنی زندہ مچھلیاں۔ دریائی جانور شکاری۔ یعنی مڑوہ۔ و مایتعلق بہ آستو یعنی التواب اور آلات جنگ۔ من ہذا القبیل۔ رولاجی کل گارڈنس یعنی

باغ و خوش وغیرہ بقدر استعداد ہر جگہ موجود اور دارالطنت پر بھی مقرر
 نہیں۔ ہر صحر شہر میں۔ پھر جدا جدا۔ ہر صحر شہر کی کیفیت ہر صحر
 لکھنا تکلیف مالا لیاق اور فعل عبث سمجھ کر درگزر کر کے آئینہ فرنگ پر اکتفا
 کیا۔ اور ناظرین کو تصدیق مکرار ملاحظہ سے بجا۔ اور حق یہ ہے کہ لندن
 اور فرانس سے بڑھ چڑھ کر کہیں نہ پایا۔ مگر فشتی از نمونہ خروارے سے
 بھی ہم درگزر کر نیگے۔ لیجئے۔ اکواریم۔ اکوا۔ پانی اور۔ ریم۔
 عجائبات جہان کہ انواع اقسام کی مچھلیاں ہیں۔ اور مکانات اور مکانات
 قسم کے بنائے ہیں۔ جیسے بھاڑ کے اندر اور سچ میں پتھروں کی۔
 پانی کے چشمے اور آئینوں میں سے مچھلیاں اور دریائی جالور نظر آتے
 ہیں۔ جیسے کہ ٹیلیس میں دیکھا تھا۔ لیکن یہ بھت وسیع۔ اور
 مکان دو منزلہ۔ دووم ایک بلند منارہ ہے دروازہ کے روبرو سونہری
 ایک مجسمہ عورت پر دار۔ جو بفتح فرانس۔ اسٹریا۔ ڈنمارک
 واسطے یادگار کے بنائی ہے۔ اس کے قریب ایک محل شاہی میں۔
 شاہ شاہ ایران فروش ہے۔ سوم آستور جبین التوابہ
 اللات مفتوحہ نیولین وغیرہ رہی ہے اور بھت سے کمرے مظاہر اور

ندیب اوسمیں ہیں۔ اور اسباب مافورہ اور بربر ملک کی چیزیں ہیں
 ہیں پٹھانوں کی تلوار اور مہاراجہ رنجت سنگھ کی۔ اور
 ہندوستان کی اشیاء۔ اور مہر۔ و موشی کی کاٹھیں چوٹی۔ اور کارپلی
 وغیرہ وغیرہ۔ چھارم۔ زولاجی کل گارڈنس۔ زو بمبئی جانور زندہ اور
 الماجی کل۔ بمعنی کیفیت علم جانوران۔ اوسمیں بھت قسم کے جانور دیکھو۔
 جس کے لندن میں تھے مگر اوس سے محظوری۔ وہ ہاتھی بھی دیکھا
 جو پرنس آف ویلر نے ہندوستان سے لاکر بھان دیا تھا۔ اور دوسرا
 ایک چھوٹا مانتھی دیکھا جو خوب تماشا کرتا تھا۔ پھلے تو لکڑی کے تختوں سے
 چھوٹی ٹرک بنائی تھی جس میں لوہے کے گول چکر اوسکے پالوں کے تلے
 جو پائے انداز سے بالشت سے ذرا زیادہ اوسکے مستعد لگائے تھے۔ پھر
 اونکی انتہا پر چھوٹا چوہہ جس پر چاروں پالوں سے کھڑا ہو جائے بتایا
 تھا اوس پر سے ہاتھی کو چلایا۔ پہلے اوپر چڑھنے میں ذرا سربالی کی حب
 دو تین چابک بڑے تو چڑھ گیا۔ اور تختوں پر سے جو ہاتھ ہاتھ بھر کے
 فاصلے پر تھو چلکر اوس چوہہ پر آیا۔ پھر چوہہ سے لوٹ کر اوس پر
 تختوں مدور پر پالوں سنبھال کے رکھتا چلا گیا۔ دوسرے ایک گاڑی کا نیا

کے چار بیٹوں پر اوسے سوار کرایا اور وہ چاروں بالوں سے حرکت کرتا تھا اور
گھاسی چاروں طرف دوڑتی دوڑتی پھرتی تھی۔ سوم۔ پھر ایک باجا اوسے سامنے
رکھا اوسے سونڈ اور بالوں کی حرکت سے بجایا پھر اوسے دونوں بالوں کو
ٹیک کر سلام کیا اتفاقاً دروازہ باغ پر شاہ ایران سے ملاقات ہوئی تھی
اونے ہمراہ بیکسیر اول سے آخر تک کی۔ جسکی تفصیل واسطے ملاحظہ ناظرین
کے خالی از لطف نہیں۔

پہلے شاہشاہ بادشاہی گاڑی میں سوار۔ چار اور گاڑی میں اونکے پیچھے
میں دو تین وزرا ایران۔ اور دو تین برلن کے افسر متعینہ شاہ
پیچھے بادی گاڑی کے چار سوار باغ میں آنکر اوترے ہانڈ باجا واسطے استقبال
کے کھڑا تھا۔ دُعائیہ گت بجائی۔ پولیس کے افسر آگے آگے ہتھام
کرتے جاتے تھے۔ تماشا بیوں کا ہجوم تھا۔ جو بیچ میں آجاتے اونکو ہٹا
کے بازو پر کھڑا کر دیتی تھے اور پھر السیا چلتے کہ ننہ شاہشاہ کی طرف کہ
کہ صر کو رُح ہوتا ہے۔ اودھری بھیجے جاتے۔ اور جب کچھ حالوں
کی کیفیت کسی افسر سے دریافت کرتے تو وہ ٹولی اوتار کے جواب دیتا
جب میرے روبرو آئے۔ تو میں بڑھ کر قریب جا کر سلام کیا۔

دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ اجنبی دیکھ کر لو نہیں لگے۔

لفظ نش سے بشاہ - اور لفظ میم سے مین خود - مراد ہے

دش کہ کیشتی از کجائی - مین نے کھا کہ از خدم (ش) از

ش خراوگان خدم ہستی (م) بے خادم شہماہتم (ش)

ایجا براچہ آمدی (م) حجت ساحت ملک - سینڈرس صاحب

کو دیکھ کر کہا (ش) شاہزادی انگلیڈ این را ہمراہ شما کردہ است (م)

بے تلمط شامہ بہت (ش) بہ پیرس اگر ویشن دیدی (م)

بے مساینہ کردم (ش) بالا رفتہ بودی - (م) نہ خیر (ش) پیرس

آف ویلڈر پیرس بہت (م) بے براہی ملازمت شان حاصل شد -

یہ کہہ کر چلے گئے (ش) ہمراہ بابیا ہنرمان ماستی - ایک دریائی

جالور کو دیکھ کر کہا (ش) این را گاہے دیدی (م) بے ویلڈر

بہ باغ خوش دیدہ ام - جناب والا در سفر نامہ این را اسپ دریائی

نوشہ اند (ش) بے بے - پھر جالورون کو دیکھ کر فرماتے تھے

(ش) این از ہند است - (م) جو ہوتا تو کہہ دیتا کہ این مال

ہند است خود را - پیچھے رہ جاتا تو فرماتے کہ (ش) بیابا کہ

اہل زبان ماستی۔ ایک جگہ کوچ پر چھ گئے سب استاد ہو تو
 عین بھی کھڑا فرمایا (ش) بنشین آسودہ شو۔ قریب بیٹھ
 گیا۔ جہنمیوں کی طرف مخاطب ہو کر پوچھنے لگے (ش) این مردم
 چه طور اند (م) خوب۔ پھر عورتوں کی طرف مخاطب ہو کر پوچھنے لگے
 (ش) این چه طور اند (م) خیلے خوب (ش) زمان۔
 لندن (م) از نیمہ برتر و بھتر۔ پھر فرمایا کہ (ش) کے آدی
 (م) دیروز (ش) کے و کجا میردی (م) بہ پطرس برگ
 در انجا بکہ محظّمہ لاجد گذردن حج بہ ہندوستان خواہم رفت (ش)
 اول مرتبہ آدی (م) این کرد تانیہ است۔ بار اول سفر نامہ والا
 اشتہاک داد (ش) شب کجا بودی (م) در ہوٹل۔
 الحمد للہ کہ امروز از زیارت شاہشاہ اسلام مشرف گشتم۔ تھوڑی
 دیر بعد زیر کیطف مخاطب ہو کر فرمایا (ش) کہ خوب مروا
 (م) قدیم از خاک برداشتم شان منقول ہستم۔ و آرزو دارم کہ
 سیاحت پارس تا یم و طهران ہم بہ بینم و از شرف زیارت والا مشرف
 شوم (ش) خوب است (م) چہر سیاحت ملک نہایت

فرنگی کہ سیکھائے آنجا از قدوم مہینت لزوم و جمال جہان آرا افتخار حاصل نمایند
(ش) ارادہ دارم - جب سوار ہونے کو ہوئے - رخصت ہو کر -
مکان پر آیا فائدہ آٹھین میں چار ریلین برابر آتی ہیں - اس میں ایک میل
شہر کے چاروں طرف ہر پانچ منٹ پر جاتی ہے -

مکانات قابل سیر یرون جبرن

پوسٹ ڈم - برلن سے آٹھ میل جبرنی ہے جسکی ۱۶ میل انگریزی ہوئے - ایک
ریل پر جو خاص و مانکی آمد و رفت کو مقرر ہے ڈیرہ گنٹ میں وٹان پہونچے
راستے میں جنگل جو بادشاہی شکار گاہ ہے - جس میں سور اور خرگوش
وغیرہ چھوٹے جانور و فکی کثرت اور شکار ہوتا ہے - پھر دائیں ہاتھ پر
ایک تالاب ملا - ریل سے اوتر کر دو اسپہ گاری پر سوار ہو کر پہلی محل شاہی
میں جو ایک ٹیکری پر واقع ہے تالاب کے کنارے نہایت پُر فضا ہے
کمرن میں بھی اوسکے آرائش ہے بادشاہ ولیم آنجہانی گرمی کے موسم
میں بھین رہتے تھے اب اونکی زوجہ الکسندہ اکثر بھین رہتی ہیں -
نے الحال بھین شہنشاہ برلن نے جو جو تحائف شامان اور بہ وغیرہ

پہنچے وہ اسی محل میں رکھوا دئے ہیں۔ اون عجائبات کی تفصیل کو ایک دفتر
 چاہیے۔ دوسرا ایک باغ دیکھا۔ جس میں فوارہ اور انواع واقسام کے
 پھول اور سنگ مرمر کے مجسمہ تھے جو فرانس کے کاریگر نے بنایا ہے جس نے
 کہ ویریلیس کا باغ جو پیرس کے قریب ہے۔ جس کی تعریف ہم نے آئینہ فرنگ
 میں لکھی ہے۔ تیسرا وہ گرجا دیکھا جہاں فریڈرک سوم اپرل سال
 کے والد مدفون ہیں اور وہیں اون کے اجداد میں چھارم شالاسن برگ
 کو۔ ٹرمبوین سوار ہو کر جو خاص وہیں جایا آیا کرتا ہو گئے۔ برلن سے تین
 میل ہے۔ وہاں ہی ایک پھول باغ ہے۔ شہنشاہ ولیم وہیں
 مدفون ہیں۔ اون کے والد فریڈرک دوم اون کی زوجہ ایک ہی مقبرے میں
 لیکن جگہ جو تنگ تھی اس کی ابھی شہنشاہ کا صندوق لٹا دیا ہے
 اب وہ مکان ٹوٹ کر دوسرا گرجا وسیع بنتا ہے۔ تب وہ ہی زمین
 میں برابر فریڈرک کے مدفون ہونگے اور لحد فوت کے اون کی زوجہ بھی
 وہیں دفن ہونگی۔ برلن سے ساڑھے آٹھ بجو ڈاکٹر ریل پر سوار ہو کر
 پطرس برگ کو روانہ ہوئے کسٹن میں بھونکے چوڑے
 ہونڈہ پر آیا وہاں اسکے بعد لیسٹن برگ ملا پھر شہر گرش دیا

ٹیس پر۔ پھر کولش ملا۔ پھر ڈیرسا و ملا۔ اسکے قریب شہر ڈینسک
 جو سمندر بالٹک پر ہے۔ پھر ریل بالٹک کے کنارے کنارے کانس برگ
 مکت جاتی ہے اور اوسے شہر مین باو شاہ پرشیہ نے تاج پوشی کی تھی۔
 پھر اوکوین ملا۔ یہ جرمن کا آئری شہر ہے۔ روس کے آندالون کی
 پہلی بھان سامان کی تلاشی ہوتی ہے۔ پھر دلہا پہنچا۔ بھان روس کی
 طرف سے تلاشی سامان کی لیجاتی ہے اور پاس لوٹ دیکھے جاتے ہیں یہ وہاں
 سوروانہ ہو کر دیبا برگ ملا دریاے ڈونا پر جس کا پیر شہر مر مگا
 بالٹک پر واقع ہے۔ اسکے بعد اسکا ف جو کنارے تالاب نی مین کے
 ہے۔ پھر لوگا پھر گپٹ سینا ملا۔ پھر سنٹ پطرس برگ
 ساڑھے چارچون کے پھونچے۔ دو دن ایک رات میں اوٹس سے
 پطرس برگ آٹھ سو بیستیس میل روس ہے۔ جسکے چار سو اکیاون
 میل ہوئے

پطرس برگ

یہ شہر دریاے نیوہ پر واقع ہے جہاں سمندر بالٹک میں ملا ہے۔ ورہے
 نیوہ جو جہاں کی برابر ہے تالاب لڈو کا جو ایک عظیم الشان دنیا کے

تالابوں سے ہوا اور پھر (ایڈووکا) تالاب پطرس برگ سے پندرہ میل جنوب
 منتر ہے۔ اور پھر پطرس برگ کے مشرق میں اعیوی میں جھیل پور پور
 بنایا ہے۔ پچھلے لکڑی کی پھر سنہ ۱۸۶۱ء میں پچھلے پھلے اینٹ کا گھر بنایا
 دریا کے کنارے شہر پر نہایت عظیم الشان اور عمدہ پرفضا مکانات ہیں
 پتل پتہ دریا پر ہیں۔ ایک نکلسن نے بنایا ہے، سنگین سیل یا لون پر سات
 ورکا۔ دو۔ الگ انڈر کا ہے۔ تین سو چالیس فٹ لمبا ہے۔ علاوہ
 ایک لکڑی کے کئی پل ہیں۔ اسلو کہ دریا کے دونوں طرف شہر ہے۔ لکڑی
 کے پل پر چرٹ پتھر کی ممانعت ہو بخوف آتش زدگی کے۔ برف کے موسم
 میں دریا جم جاتا ہے۔ اوسپر سے گاڑی گھوڑے کی آمد و رفت ہونے
 لگتی ہے چارپانچ فٹ برف کا دل ہوتا ہے۔ تین سو میل کے قریب
 دیباہ بالٹک بندر ریوال بٹ بٹ لبنی۔ روس کی طرف اور اوسکو
 مقابل رھلنگ فاسٹ مس بٹ برف پر بغیر عیسوں کی گاڑی
 چلتی ہے۔ پطرس برگ بٹ کمرون اسٹاٹ سو جو ایک مین
 دناہ بالٹک پر بنا ہے واسطے روکنی جھازات جنگی غنیم کے۔ بڑی نھر
 نکالی ہے واسطے آمد و رفت اسٹیمرون کے سات سکوفٹ چوڑی

اور بائیس فٹ گھری۔ اتھارہ میل لمبی۔ شہر میں علاوہ نیوہ کے۔ اس
 میں تین تھریں چوٹی اور تین جو اسی دریا میں سے ابھی کاٹ کر لائے ہیں
 تمام ٹرکین وسیع ہیں۔ مگر سب سے وسیع تین ٹرکین ہیں اور اس میں
 سے ایک بھت چوٹی ہے جو ماسکو کی اسٹین کو گئی ہے۔ تین
 میل لمبی اور ایک سو بیس فٹ چوٹی۔ اس ٹرک پر بڑے بڑے عمدہ
 دوکانیں اور مکانات اور گرجے واقع ہیں۔ خصوصاً گرجا گران جو سب سے
 عمدہ اور بڑا ہی واقع ہوا اللہ اعین بن چکا۔ اس برس میں بنا
 اس میں ۵۶ سنگ لیشب کے ستون ہیں ایک ڈال۔ باون فٹ۔
 اونچی مٹلا اور بھت سامان کا کون کا جو لوٹ میں ملا تھا۔ دوسرا
 سنیت اینرک۔ قابل سیر۔ اسکی تعمیر میں بھت روپیہ خرچ ہوا۔
 دو لاکھ روپیہ فقط اسکی نیو میں صرف ہوا۔ چالیس برس میں بنا۔
 گہرے حرم کی طرح کا یعنی مربع مساوی۔ چاروں گوشہ مساوی برابر
 بخلاف کیتھک کے کہ مربع مستطیل بطور صلیب و س کے محل چرخ
 اسکی ص کے ہیں۔ اس میں بارہ ستون سنگ لیشب کے ساتھ
 فٹ اوپر۔ سات فٹ دو میں فنیلیڈ کے ملک سے آئے ہیں

دوسو چھیانوے فٹ اونچائی۔ اور صلیب مطلقاً خالص طلا کی نصب ہے اور گنبد پر سونا چڑھایا ہے۔ تانبے کی تختی۔ کل سونا چودہ تل صرف ہوا جو قریب ایک من کے ہوتا ہے چارستون اور سکر از قسم سنگ نیلم ہیں جو تانبے کی کان سے نکلتا ہے۔ نہایت قیمتی ہے۔ نھر کے کنارے پر جھان الگنڈر مارا گیا ہے وہاں ایک گرجا مخبر بنا ہے۔ سینٹ ایراک اور نیوہ کے بیچ میں مجسمہ بطرس اعظم کا گھوڑے پر ہے۔ اور گھوڑا ایک چٹان پر قفل تلی ہے اور دوسرا مجسمہ بطرس نکلس کا گرجی کے دوسری طرف ہے۔ قلعہ کہنہ کو اب جیل خانہ بنایا ہے۔ اسی میں دار الفرب بھی ہے۔ شہنشاہ موسم سرما میں بھین رہتی ہیں۔ محل شاہی و نرہ پلس کے روبرو بجت وسیع میدان واقع ہے دروازہ بلند اور چوڑا بطور ترپولیکہ کے تین دروازہ بلند۔ کتب خانے میں ڈیرہ لاکھ جلدیں ہیں۔ تصویر خانے میں نہایت عمدہ تصویریں ہیں۔ عجائب خانے میں نہایت عمدہ اور قیمتی اشیاء ہیں جو سلاطین یورپ کے پاس بھی تھیں۔ منجملہ اوسکے ایک پنا ستر چار ہزار لونڈ کا ہے جسکی اونیس ہزار اشرفی قیمت ہے۔ دوسرا کتب خانہ شاہی ہے

جس میں دس لاکھ کتابیں - پچیس ہزار قلمی ہیں - اونہیں مصحف عثمانی ہے جو خون آلودہ ہوا تھا سمرقند سے آیا ہے - ایک ستون آہنی ہے - جو التواب مفتوحہ ترکی سے بنایا ہے - بسوا کے اچھے اور نکات بہت عمدہ قابل ملاحظہ ہیں -

تفصیل مکانات بیرون شہر

ایک نگر کے قریب وہ جگہ بھی دیکھی جہاں زار حال کے والد اکندر دوم بنیاد گولہ مقبول ہوئے تھے اور ترپولویہ کے قریب قرانس دی ہوٹل میں فرد ہوا تھا یہ بھی قابل ملاحظہ ہے - مالک ہوٹل نہایت خلیق اور مغرر شخص تھا - ایک دن جب تذکرہ کہو لگا کہ زار روس مجھے فرماتے تھے کہ میرا ارادہ کل دول اور بہ سوا خلاص و اتحاد کا ہے - خصوص انگلینڈ سے اسلحہ کہ دشمنی سے بجز نقصان اور تکلیف مخلوق کے کچھ حاصل نہیں - بلکہ حکم ہے جو صاحبان انگلش واسطی تعلیم زبان روسی کے آئین او کونو ہوٹل میں اوتارو - اسلحہ کہ بھان شب و روز کی فراوانی سے زباندانی کو اعانت ہوگی - مسٹر سائڈرس صاحب نے ہنس کر کہا کہ جب دشمنی

سے کام نہ نکالنا تب دوستی کی۔ انہیں نے الحال کسی طرح کا غم یا خیال حرب و ضرب بجز آشتی کے پایا نہ کیا جیسا کہ بعض اخبارات میں مذکور ہوتا ہے۔ ظاہر اس کے چند اسباب ہیں۔

پہلے تو شہنشاہ کو نھلسٹون سے شب و روز خود اپنی جان کی فکر رہتی ہے دوم جنگ ترکی میں سلطنت پر نہایت بارقہ پڑا جس کی تعداد سات سو ستائیس ملین ہے جبکہ سوداگری کتا لیس ملین ہوتا ہے سوم الشیامین جو روس نے فتوحات نمایان کیں کوئی اس میں زبردست سلطنت نہ تھی فقط طوائف الملوک اور اقوام اتراک خانہ بدوش کہ جن کو قواعد سے مشق نہ جنگی پاس آلات حرب و ضرب و ہندوستان پر چڑھائی کرنا اور افواج قاہرہ انگلش سے مقابلہ کرنا اور اس پر فتوحات کا قیاس کرنا بعید از عقل ہے۔ الا احتیاط کرنا بھی امر دوسرا اور لازمہ چھان بانی ہے۔ پھر میں نے مترجم سے دلیل لیا کہ حال دریافت کیا تو کھنکھائی لگا کہ زیادہ حال تو معلوم نہیں آتا جانتا ہوں کہ قریب اکیس سال کے ہوا سو گا کہ ایک شاہزادہ ہندی غالب ہے کہ وہ ہی شخص تھا یہاں آیا اور میں اس کو ہمراہ تھا۔ میں ایک

شخص سے باتوں میں مصروف تھا اور وہ غائب۔ پولیس نے اگرچہ
دھڑکاٹھا کہ تمہارا ہمراہی کون اور کہاں گیا اس کو سید کر ورنہ آج پتہ
ہو نہی۔ مجھے نہایت فکر حکمہ حکمہ تلاش کرتا ہوں کہیں پتہ نہیں۔ بڑی
کوشش سے خدا خدا کر کے ایک کوچہ میں ملے۔ معلوم ہوا کہ آپ ایک فاس
کے دم میں اکبر اسکے ہمراہ چلے۔ اور مارے لحاظ کے مجھ سے بھی نہ
پوچھا۔ بجز اسکے اور کچھ نہیں جانتا۔

پطرس ہاف

بارہ بجے گھوٹ پر نیوہ میں سوار ہو کر پطرس ہاف کو گیا کنارے پر متاثران
سلف کے مطلقہ گنبد نظر آئے۔ گودی کے کنارے کی طرف دیکھا جہاں
جہازات جنگی بنتی ہیں۔ حال میں ایک منور بنا ہے۔ دوسری گودی
ایک المیز کی ہے واسطے شہنشاہ کے جہاز بنانا ہے نیوہ کے اس
طرف۔ قینسٹڈ کا ملک واقع ہے شہر کا حصہ اور دھڑکاٹھا ہے۔ یہی
دور چکر گران قینسٹڈ کا قلعہ نظر آتا جو دریائے بالٹک کے کنارے پر
بنایا ہے۔ بیچ میں ایک ٹاپو اور قینسٹڈ کی طرف کنارے پر دو سرا قلعہ بنا

جس سے دریائی طرف آمد و رفت کا بخولی بندوبست ہو گیا ہے اب ممکن نہیں کہ دشمن کے جہازات بلا مزاحمت چلے آئیں۔ پطرس ہاف اوہر گھنٹہ کی راہ ہے۔ پھر چھ خلیجی جہاز ملے جو شاہ کی حفاظت کیلئے سمندر میں کھڑے ہیں ڈیڑھ گھنٹے میں جہاز کنارے پر پھونچا شہنشاہ موسم سرما میں بھین رہتی ہیں یہ مکانات نہایت خوش فضا ہیں۔

سیرس مین ویرسائس - برلن میں پوسٹ ڈیم - پطرس برگ میں پطرس ہاف - یہ تینوں ہم پلہ ہیں۔ بلکہ بعض باتوں میں اسکا نمبر اول ہے (پطرس ہاف) پطربغنی نام شاہ ہاف یعنی گھریہ پطرس اعظم نے بنایا ہے۔ ایک چھوٹے مکانات جو برب دریا کے شور سے انتقال کیا۔ جس پلنگ پر کہ مرا ہے وہ اب تک اومی طرح رکھا ہے اور قبل از انتقال دس دن اپنی لڑکے کو زہر دیکر مرواڈ الاہر اور کھا کہ میں نہیں چاہتا کہ انتظام بندگان خدا کا ایک نالایق کے ہاتھ میں سونپوں۔ باؤہا اپنی زوجہ کیرن کو سونپی جو بڑی منتظمہ عورت تھی دیکھا - دوم اصطبل خاص دیکھا جو بطور قلعہ کے بنا ہے۔ داروغہ اصطبل بھی ہمراہ تھا چھ گھوڑے خاص سواری کے عمدہ مختلف ممالک کے ہیں قیمت ہر

جوڑ کی چار ہزار سو کم بھین - فی تین راس پر ایک سائیس ہے سب
تیار ہیں - دو ٹو ٹو بت کے ایک زردہ دوسرا مشکلی نہایت اچھو عمدہ
شاہزادوں کی سواری کے ہیں - ایک گورخر - ایک گھوڑا سبزہ
بہت جسم ہے جو شاہ ایران نے دیا ہے - دو عربی جو سلطان روم نے
بھیجے ہیں - سوم - محل شاہی دیکھا بلندی پر واقع ہے اور اسکو
روبرو کشیب میں نھر پختہ - اسکو دونوں طرف فوارہ ہیں - اور بار
سمندر تک یہ محل پہنچتا ہے - اے میں بنا ہے معمار کا نام لیٹ لادون -
ایک کمرے میں تین سو اڑسٹھ عورات حسینہ کی نقویرین میں جو
کتھن دوم نے ملک مختلف سے جمع کی ہیں اور کمرے کی آرائش جدا
ہے اور اشیاء قیمتی مثل کرسی نقرہ و طلائی اور ٹیل نقرہ اور سنگ مرمر اور سنگ
لیشب اور سنگ سبز کے اور پردہ رنگ برنگ جنہ نقویرین کھڑی ہوئی
ہیں بیوزن کار اور آئینہ بہت بڑے بڑے - الغرض اس میں جو چیزیں گران بھا
نجلاف اور مکان شائمان یورپ کے اسی مکان میں شہشاہ ایران فروشن
تھی - خدام نے وہ کمرہ خاص بھی تباہ جھان آپ نے استراحت فرمائی تھی -
بطور تذکرہ یہ بھی بیان کیا کہ حضور زار نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ کوئی بات خلاف

مرضی حضرت شہنشاہ نکرنا۔ بموجب حکم اونکے خدام کی جتنی مسیحری استراحت
علیحدہ کمرہ کے گدیلا بچھا دیا اسلئے کہ حضرت شہنشاہ زمین پر استراحت فرمائے
ہیں۔ یہاں بھی ذکر بھی خالی از لطف نہیں کہ برلن میں جبکہ شہنشاہ نے
ایک ملاٹ پر جولب ٹرک پر بھی اجلاس فرمایا۔ اوسکے قریب کے دوسری
پر بھی بیٹھے کا ارشاد فرمایا اوسوقت آپ نے کچھ اشارہ کیا فو الفور ایک
کیتلی خوشن وضع آئی اور آپ نے اوس میں سے کچھ نوش کیا۔ مجھ کو یقین
ہوا کہ آپ نے واسطے رفع نکان کے کسی مسکرات کا استعمال فرمایا ہے۔
تو سائڈرس صاحب نے جو تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ وہ آب ہر ف تھا اور
شہنشاہ نہایت متقی ہیں اقام مسکرات سوا یکوا احتیاط ہو۔ یہاں بغیر
ٹکٹ کے عمارت کی سیر نہیں ہوتی۔ اور ایسکو بائیں بائیں فوارے
دو تین سو قسم کے دیکھے ایک فوارہ بطور کالج کے سر پر نوش کے پانی سے ہو
جاتا ہے۔ دوم مثل پلڈ مھر کے۔ تیسرے اوسمیں بخت لین مثل کی دیکھیں
پھلو جب چلا تو بطور برج کے گول ہو گیا۔ پھر جب کل گہالی تو ہاتھ ہاتھ
پر پھل نیلے جب پھول ان لکری وغیرہ کا بتا ہے۔ پھر جب کل گہالی تو
بطور شکل مخروطی کے ہو گیا وغیرہ وغیرہ اور اسکی بلندی پر جہاں زمین

ہمواری تالاب پر جسمین پانی فواروں کیلئے آتا ہے۔ تین کچھ ہمیشہ چلتے ہیں۔
 اس میں کچھ خرچ کھین بجلات و برسلس پیرس کے کہ وہاں ان سے
 پانی چڑھایا جاتا ہے۔ اس میں صرف کثیر کھیلوں کہ وہاں بلندی پر تالاب کھین
 مردم شماری اسکی بارہ ہزار ہے۔ پیرس ٹاف سے پیرس برگ ۲۸
 یا ۲۹ درس ہے۔ یعنی میل۔ پھر سم ریل پر سوار ہو کر ایک گھنٹہ
 میں پیرس برگ چھوچو۔ تمام راستوں میں فوج کے گارڈ کی پلیٹیں بند
 نزدیک لگی ہوئی تھیں۔ اور بارش کیلئے نختہ گارڈ شھنشاہ کی حفاظت کے
 لئے۔ جب ہم پیرس برگ میں چھوچو تھے تو تمام شہر میں ارش
 تھی اور جگہ جگہ جھنڈیاں اور انواع واقام کی پردے پر لے لٹان
 روس اور یونان نظر آتے تھے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بادشاہ
 کے بھائی نکلس کی شادی یونان گریک چارج کی لڑکی الگڈنڈر سے
 سے ہے۔ دولہن کو بادشاہ ہم ہمراہ جلوس باڈی گارڈ فٹن طلائی
 کے مقام عروسی میں لئے جاتی ہیں گین۔ ہم لوٹ کر پیرس برگ میں
 لئے تو مغرب کے ذرا اول سے روشنی کا دوسرے روشنی ہوئی
 ہم بھی ایک گاڑی کرایہ شب گشت کیلئے کی۔ کہ آج زیادہ روشنی

بہ نسبت شادی کے ہوگی۔ تھوڑا انتظار مغرب کیا کہ خوب روشنی ہو جائے شب کو سوار ہوئے۔ روشنی نثارو۔ اور جو کچھ تھی وہ بھی خاموش۔ خاصہ دن۔ لحظہ بلجھنے طلوع بڑھتا جاتا ہے۔ اب ہم حیران پھر رہے ہیں کہ شاید اندھیرا سوگا۔ اندھیرا کیا وہاں دن نکلے پر آگیا۔ پشیمان ہو کر لوٹ آئے معلوم ہوا کہ یہاں مغرب کے ساتھ طلوع ہوتا ہے مگر جون جولائے بڑے دنوں میں۔ یہاں سے قریب سوڈن اور ناروی (ڈنمارک میں بعض جگہ ایسی تھی کہ بعد مغرب دھوپ دیکھا تو ترک تیمور میں امیر نے دشت قچاق کا لکھا ہے اور علماء سے دریافت کیا ہے واسطی نماز عثمان کے۔

اب ہمارے ملک کے علماء دوبارہ نماز عثمان کے کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ بنیوا و لتوجروا۔ مکہ معظمہ میں جب میں آیا تو وہاں کے علماء سے دوبارہ نماز عثمان و افطار صوم کے دریافت کیا۔

تو مولوی رحمت اللہ صاحب نے فرمایا کہ دن اور رات کی سائنہ پر نماز افطار صوم اور مفتی قازان نے بھی یہی بیان کیا تھا کہ سارے یہاں یہی اس پر عمل ہے۔ خاص شہر میں جامع ہے اور قریب بارہا

مسلمان کی آبادی ہو۔

شہر ماسکو

پطرس برگ سے ماسکو چھ سو ورستہ ہے جسکی تخمیناً چار سو میل سے کچھ بڑا ہے۔
اس واسطے کہ ڈیڈہ ورستہ کا ایک میل انگریزی ہوتا ہے۔ ۱۷ گھنٹے میں
الکسپرس میل آتا ہے۔ کراہیل فنٹ کلاس ۲ روپل۔ سکن کلاس
۸ روپل اور پچھتر کو بک۔

فائدہ روپل بطور روپیہ کے ہوتا ہے۔ اڑٹائی شلنگ انگریزی۔ ایک روپل
کے سو کو بک۔ پانچ کو بک کا ایک تانبی کا تراساف بطور ڈبل کے ہوتا ہے
دنش۔ پنڈرہ۔ بین کی چاندی کے ہوتے ہیں۔ اور روپل کا چاندی کا
ستکہ خمین فقط کا غذا ہوتا ہے۔ بطور نوٹ کے روپیہ ہوتا ہے۔ راستہ
میں کوئی شہر نہیں۔ اسلئے کہ جب نقشہ ریل کا تیار کر کے شاہ
سکس کے پاس لیگوئیو اوسوقت اوسے قلم سے پطرس برگ سے
ماسکو تک سیدھی لکیر کردی۔ جب غدر کیا تو کھا کہ یہ بادشاہ
سوداگری نہیں۔ حسین لغخ لقضان کا خیال ہو۔ مردم

اسکی نو لاکھ کیا ون ہزار اٹھ سووس -
 یہ شہر قدیم سی پائے تخت شاہان سلف ہے - اور پطرس برگ آباد ہونے
 سے قبل سب بادشاہ بھین گزرے ہیں اور قدیم سامان جلوس بھی ہیں
 مے اور تاج پوشی بھی بھین ہوتی مے -
 یہاں شہر کے کل مکانات عجیب و غریب جو دنیا میں اپنا ثانی نہیں رکھتے
 کرملین اسکا بلندی پر بطور قلعہ کے احاطہ ہے اور اس میں متعدد مکان
 شاہی ہیں - اور گرجے بھی ہیں - وسط شہر میں ایک بلندی پر
 واقع ہے - دروازے کے اندر تین سول توپیں ہیں - جو نیپولین
 یہاں چھوڑ گیا تھا اور بعض فتوحات کو -

دیکھو کرملین بلکہ کتاب نڈا کو

اور یہاں سے وہ پھاڑی دیکھتا ہے - جس پر نیپولین اگر کھڑا ہوا تھا
 اور شہر کے فتح کی تجویزیں تھی بن میل ہے - جب شہر فتح ہوا
 اور اسکو چرچ (گرجا) کو خراب کیا - اور گھوڑے باندھ کر تو پھر
 شہر والوں نے شہر میں آگ لگا کر تمام اسباب وغیرہ جلا دیا

ور تمام شکریب بھوک اور وبا اور برف کے تباہ ہو گیا۔ اور ناکام تمام
 سامان چھوڑ کر فرانس کو لوٹ گیا۔ پھلے ایک محل شاہی ہے تمام آلات اور
 اسباب طلائی و لقرئی تیر کر سی سے آراستہ اور پردہ ہائے عجیب اور جہاز
 فرشتی اور انواع اقسام سامان سے پر آستہ۔ اور اسکے قریب چوتھرہ
 پر ایک گنہ شکستہ جو دنیا میں اپنا نامانی تھیں رکھتا شاید سوٹن یا نزار
 ن فرنی نہ ہوگا رکھا ہے۔ دوسرا چھوٹا ہے کہ اسکے ساتھ کالگریا پر
 بجتا ہے۔ کچھ گنہ اوسکا اٹھوان حصہ ہوگا۔ دوم گرجا۔ اس میں باون
 بادشاہوں اور اونکی متعلقوں کی قبریں ہیں۔ سوم محل بری ستوری
 ہے۔ جس میں قدیمی شاہوں کی بارہ ٹوپئیں مکمل بجواہر قیمتی منجملہ اوسکے
 پانچ پانچ ملکوں کی ہیں۔ بادشاہ جس ملک کے لوگوں کا دربار کرتا
 ہے لو اوسے ملک سے جو مخصوص ہے وہ ٹوپی سر پر رکھتا ہے۔ اور
 بارہ کرسیں جو ہر نگار سنہری ہیں اور چھ مین جو ہر نگار خلیو امراہ تھیں
 لیکر اوس چھوٹے سے بنگلہ کو جو طلائی چولون پر ہے اٹھا کے ایک
 کمرے کے وسط میں چھوٹے پر جو اسی واسطے مخصوص ہے رکھتی
 ہیں۔ اور بیچ میں کرسی نورنگار پر بادشاہ بیٹھ کر تاج پوشی کرتا ہے

سے کرتا ہے۔ وہ تاج پطرس برگ میں جرمین سے آتا ہے۔ پھر بادشاہ سلیم
کی تاج پوشی ہوتی ہے۔ پادری شراب اور سیاہ روٹی لاتا ہے۔ روٹی سیاہ
لال گلیوں ذرا سیاہی مائل کی ہوتی ہے۔ کھانے میں نمکین ہوتی ہے۔
روسی اور سپند کرتے ہیں۔ طللی عصا چوبداروں کے وغیرہ وغیرہ
وزیرین اسپ جواہر نگار دیکھو۔ ایک سلطان سلیم نے بیجا ہوسرا
عبد الکرم ماسٹا خان مرٹے۔ حاندی کی کرسی۔ اور سوغات شائمان
دورست اور آلات وغیرہ مالک مختلف بھت ہیں کہ خارج از تحریر ہے۔

اس شہر میں تمام مالدار رقص ہیں ایسا وسطی کل عمارت عالیشان ہے
بخلاف پطرس برگ۔ تاریخ ہفتم ماہ ستمبر ۱۸۱۳ء میں پولین
نے اسے فتح کیا۔ تین سو سو تھ گرجے ہیں اور ایک مسجد ہے۔ ایک
گرجے میں حضرت مریم کی تصویر پر ایک ٹوپی جواہر کی جس میں صیرے
اور یاقوت وغیرہ بھت بڑے لگی ہیں۔ جو ی قیمت ہیں۔ ایک کمرہ
ہی چھ سو فٹ لمبا اور دو سو فٹ چوڑا بغیر ستون اور دروازے
نچتہ بند ہے جس میں گھوڑوں پر برف باری میں ہوتی ہے۔ یہاں ہات
ہنڈلے کا بڑا کارخانہ ہے۔ عمدہ ہات بنتی ہے۔ ایک اریہ تھیلنی تاشا

دیکھا بطور فرانس کے۔ جسکا مذکور ہمنو آئینہ فرنگ میں کیا ہی ہو سکی۔
روشنی رنگین تعلقہ تھی سبز زر۔

ماسکو سے بارہ بجے دن کے روانہ ہوئے۔ بھان چھ اسٹیشن ہیں۔ ماسکو سے
وارسا نو سو اسی میل ہے۔ اور اسٹیشن بڑے بڑے راستوں کے سترہ
ہیں۔ جن میں سب سے بڑی تین ہیں۔ اوہین سے ورشو۔ دریا وٹولا
برسٹ کے کنارے ایک قلعہ ہے جن میں توپخانہ اور فوج رہتی ہے۔
شاید پچیس سے پونڈ شروع ہوا ورسا سے تین سو پچیس میل ہے۔

ورشو نہ بھی دریا وارسا کے نیچے بہتا ہے۔ محصول ریل تخمیناً فی نفر ساڑھے
چار روپے۔ فائدہ بھان بعض جگہ ریلوی سے جدا اپنی اسپین کا سکن
کلاس۔ جن میں ایک آدمی کا سامان ضروری آسائش کا رہتا ہے۔ اور علاوہ
محصول ریلوی کے وہ کئی اپنا حق علیحدہ لیتی ہیں۔ اسپین فٹ کلاس سے
زیادہ آرام ہے اور قیمت کم۔ وارسا۔ ساڑھے اکٹھ بجے شام کے پہنچے
وارسا سے سیدنا سینٹ پیٹرس برگ چھ سو میل ہے یہ بھی دریا
وٹولا پر واقع ہے۔ ٹاٹ دریا کا لنگا کے پاٹ سے کچھ کم ہوگا۔ بیچ میں ریت
بطور ہندوستان دریاؤں کے ہی۔ لوہے کا پل چھ درکا بطور پل بنایا

کے بنا ہے۔ مروج شماری چار لاکھ بارہ ہزار دوسو بیسٹھ۔ اسپین میں
 ہزار چھوٹی ہیں۔ قدیم دارالسلطنت شامان پولنڈ کا تھا۔ ملک پولنڈ
 کو روس۔ جرمن۔ اسٹریانے اسپین لقمہ کرتے اپنی اپنی سلطنتوں میں
 شامل کر لیا ہے۔ بڑا حصہ روس کے قبضہ میں ہے۔ سنہ ۱۸۰۶ء میں پولنڈ
 کو پانچ وزیروں نے روس سے ملکر قبضہ کرا دیا۔ بالآخر وہ بھی مارے گئے۔ اور
 اونکی یادگار کا ایک ستون چوبھل باغ کے روبرو جو سیرگاہ ہے زار روس
 نے بنادیا ہے۔ جبکہ اصل پولنڈ بہ نظر نفرت دیکھتی ہیں۔ اس شہر میں
 ایک تماشا گھر ہے پانیکا۔ جس میں تماشہ پالی پر کرتے ہیں۔ اور گشتیوں
 میں شاہ ایران آٹھ یوم رخصتی۔ جو کہ پلٹنوں میں مسلمان بھی ہیں اسکو
 ایک مسجد چھاونی میں ہے۔ بیس ہزار چھوٹی۔ ہنسی انگریزی کتاب
 سے لکھا ہے۔ جب دیکھا اور تحقیق کی تو قریب ڈیڑھ لاکھ کے ہوئے
 یہاں اونکا ایک بڑا مسجد ہے۔ بطور گرجا کے۔ جہاں پوری صاحب بیٹھ
 ہیں۔ وہاں ایک کتاب نماز قلمی مجلد چمڑے پر لکھی ہوئی بڑی ضخامت
 کی رہی ہے۔ دو کلوں پر۔ جب ورق لوٹو برابر ہو جاتی ہے۔ اور
 بجائے تصویر وغیرہ کے۔ چھٹیوں جلدیں میل کی چمڑے پر لکھی ہوئی۔

رہی ہیں۔ اون پر محراب میں پروہ پڑا ہے۔ اور جگہ قابل سیر نہیں۔
 بان بعض جگہ نوہے کی اینٹ سے ٹرک بنتی ہے۔ یہودی نہایت
 میلے ہیں۔ اور اس شہر کا بچہ قاعدہ ہی کہ یتیم بچہ پانی پلاتے ہیں۔ اور
 پانی نہایت سرد۔ و مفید۔ و مضم ہے۔ اور اس صلیے میں پانی پیو و
 کچھ دیتی ہیں بطور پرورش کے۔

و اس سے سڑتی تین کج روانہ ہوئے۔ سڑی چھ کج دکنو برلن پھونچی۔
 سبزہ گھنے کارا شہ ہے۔ بڑی اسٹیشن جس میں منخلہ اونکے الگ تھروہ
 علاقہ روس پر گاڑی کی بدلی ہوئی۔ جرمن کے آنے والوں کی بھان تلاش تہتی
 ہے۔ پھر دوسرا اسٹیشن علاقہ جرمن۔ کھوڑاں پر مال کی تلاش ہوئی
 اور دولون جگہ پاس لوٹ دیکھا گیا۔ یہ دولون ہی اسی دریا پر ہیں۔
 پھر لوہسن ملا۔ پھر فرانک فوٹ ملا۔ یہ دولون دریا سے ہووہ پر
 واقع ہیں۔ و مانس برلن پھونچے۔

فائدہ روس کی فوج کے اور افسروں کی جنگی اور ملکی کی تنخواہ کی تفصیل
 سیاہی کی تنخواہ دو کیکٹ لیویہ۔ چھوٹے افسر کی تین کیکٹ سو یا کیک
 تک کیتان وغیرہ ڈیڑہ روپل۔ خیرل جہاز ہزار سو دس ہزار تک

سالیانہ - حج پانچ چھ ہزار روپے سالیانہ محکمہ کا کچھ کم - بچا ہے
کہ شہر کے بھانگو گورنمنٹ ہو اور گورنمنٹ کو بھان (کوئی بیٹھا) کہو
ہیں - بچا پس ہزار روپے سالیانہ -

پولینڈ کا حسن مٹھوئے - جرمن سے واپس ہو کر آٹھ بجے دن کے -
ڈریس ڈن ماسکو سے وارسانو عمر ^{۹۹} ٹھہر گیا ہے - وارسانو سے برلن تین
سو بیس میل ہے روانہ ہوئے - ڈریس ڈن ایک سو سو ملے میل ہے - چھ
اسٹیشن - اور ڈریس ڈن سے ویانہ تین سو بائیس ^{۳۶۲} جملہ چار سو ایش
میل ہوئے فائدہ ہمیں اکثر جگہ نہایت سیاہ مٹی دیکھی کہ لوگ اسے
کہو کر بطور اینٹوں کے بنا کر سکھاتے ہیں - دریافت کرنے سے معلوم
ہوا کہ یہ مٹی بطور کندے کے جلتی ہے اور لوگ کھانا وغیرہ پکاتے ہیں جلد
ہیں بطور پتھر کے کوئلہ کے کام میں لاتے ہیں اسے پیٹ کہتے ہیں - یہیں
سے دریائے الپ نکلا ہے جو شہر ہبرگ میں سمند میں ملا ہے - جو ایک
بڑی بندرگاہ جرمن کی ہے - مردم شماری اسکی دو لاکھ بتا لیں ہزار ایش
پندرہ ہے - بھان دو مرتبہ لڑائی ہوئی - پہلے فریڈک اعظم کی وقت میں
دوم نیپولین نے جرمن اور آسٹریا کو شکست دیکر قبضہ کیا - لیکن بھان

عہدہ تقویرین جو اس شہر کی یادگارین محفوظ ترین - بھان پڑھنا
میدان قابل سیر - رائل پارک کھنہین - دریا کے پار قلعہ کا کمپوٹ -
شہر کی عمارت نہایت عمدہ بلند قابل تفریح ہے - بھان کے باشندہ کھنہ
ہین کہ جیسا اٹلی میں فلانس ہے - ایب جرمین میں ڈریس ڈن - بھین کھنہ
شک نہیں - قائمہ علاقہ بالجم سے بھان تک بھنہ کھنہ کی گاریان
دیکھیں - کسی میں ایک کسی میں دو - ہمارے آنے سے اول جوہلی کا
جشن تھا - تمام شہر میں آرائش تھی کہ ایسی آج تک کہیں نہیں ہوئی
بیان سے باہر - شخص شاہ جرمین - اور ڈیوک آف اڈنبرا بھی
تشریف لائے تھے - بعد ملاحظہ لوٹ گئے - اور یہ جوہلی بہ تقریب فتح
ڈریس ڈن کے تھی - جسے عرصہ اٹھ سو برس کا ہوا ہے - اور جو مکان کہ
پہلے بوقت فتح تعمیر ہوا تھا اس میں زیادہ جلوس تھا -
قائدہ دریا کے الپ جو وسط شہر میں بھتا ہے - ایک چھوٹا آبشار
واسطی لانے لکڑی اور پتھر کے بلندی کی طرف جو بھار ڈن کی جانب
ہے - بذریعہ زنجیر کے اوپر پلور ریلوی کے جاتا ہے - اور لوٹو وقت
بطور خود آتا ہے قائمہ ماسکو سے ازراہ دارسا وغیرہ جس راہ

کہ ہم آئے۔ اسی راستہ سے نیولین لوٹ کر گیا تھا۔ برلین سے ڈریس ڈن کے راستے تک۔ تین اسٹیشن اور قصبہ برون ہے۔ اس سے میل ایک تالاب پر جو بیچ بستہ تھا۔ پتولین نے پچاس ہزار فوج سے تین لاکھ فوج یعنی دو لاکھ اسٹیریا۔ اور ایک لاکھ روسی کو سکٹ فاشس دی۔ یہی فتح نمایان باعث اسکی شہرت اور عب کا ہوا۔ اسی ٹرائی مین براہ شاہ ویانہ مسیحی مسیحی جکا ویانہ مین مکان یادگار بنا ہے گرفتار ہوا۔ یہاں سے بارہ یجر دن کے روانہ ہوئے۔ شہر تیراگ ملا جو دریا ملتے پر واقع ہے۔ مردم شماری اسکی دو لاکھ ہتھ ہزار تین سو تیس ہے منجملہ اونکے پندرہ ہزار یہودی ہیں۔ راستہ مین لیوڈن باگت جہاں سے کہ علاقہ جرمن تمام۔ اور علاقہ اسٹیریا شروع ہوا۔ اسباب کی تلاشی ہوتی ہے۔ یہ کہہ سکتی ہے۔ لیوڈن باگت۔ اور بڑا شہر اسکا ڈریس ڈن ہے۔ لیوڈن باگت کو لبیب خوشنمای پھاڑون اور دریاؤں کے کیٹی کا سوس لینیڈ کہتی ہیں۔

اسٹیریا

لیوڈن باگت سے علاقہ اسٹیریا بوجیمپہ شروع ہوا۔ جبکا بڑا شہر

پراگ جو - ڈریس دن سو یاخ بڑی اسٹیشن میں - پراگ سے ویانا
 کت بڑی اوئیں اسٹیشن میں - دس بجے دن کے پہونچے - برلن
 ہم اگھٹہ کا راستہ (کسٹریس میل) کا ہے - گرایہ ریلوی فست
 کلاس کا ۴۵ فلڈن - اور دوم درجہ کے ۵۰ فلڈن -
 جو کہ ملک یورپ میں سگ مختلف راجہ میں اسلمو تفیصل ہر مملکت
 جدا گانہ لکھنا واسطے ایفاج تار ب و ملاحظہ ناظرین کے ضروری تھری -
 جبکو ہم درج نقشہ کرتے ہیں -

نقشہ کہ جات مروجہ ملک یوترو

نمبر	نام ملک	نام سک	نام سکہ مراد	کیفیت
۱	فرانس	فرانک	سٹیم	فرانک شینگ کو کہتے ہیں اور ایک فرانک کے سو سٹیم ہوتے ہیں
۲	جرمن	مارکہ	فرنگ	مارکہ شینگ کو کہتے ہیں اور ایک مارکہ کے سو فرنگ ہوتے ہیں
۳	سویٹزرلینڈ	روبل	کو بک	ایک روبل کے سو کو بک ہوتے ہیں
۴	ویانا	فلڈن	کیرک	ایک فلڈن کے ایک سو کیرک
۵	ایٹلی	لیہ	سٹیبی	ایک لیہ کے ایک سو سٹیبی

فائدہ پانچ قسم کا سکے یورپ میں ہوتا ہے۔ پہلے کاغذ۔ دوم سونا
 سوم چاندی۔ چارم تانبہ۔ پنجم نکل (یہ ایک قسم کی چاندی ہے)
 سہمہ پانچون قسم جرمن میں چلتی ہیں۔ کاغذ کے روپیہ جسکی مالیت اتنی قسم
 کی ہے۔ پانچ ماگ۔ بیس۔ پچاس۔ سو۔ ہزار۔ ان کے سوا
 تعداد کے نوٹ بھی ہیں۔ اور سونے کی تین قسم ہیں۔ پانچ۔ دس۔
 بیس ماگ کے سوا اور بھی ہیں۔ چاندی چھ قسم ۲۰۰ فنک برابر ایک
 ماگہ کے۔ پانچ۔ دوسرا پچاس فنک ایک ماگ دو۔ تیسرا ایک ماگ
 پورا چوتھا دو ماگ۔ پنجم۔ ۴ ماگ برابر ایک ڈالر کے۔ چھٹا پانچ ماگ برابر
 ہے سات ایک نکل کے۔ اور نکل دو قسم۔ ایک پانچ فنک جس کے
 ایک بیس ہوئے۔ اور دوسرے دس فنک جسکو فی ماگ دس عدد ہوتے
 پنجم تانبہ۔ دو قسم۔ اول ایک فنک ماگ کے سو۔ دوسری دو فنک
 کا جسکے پچاس عدد ہوئے۔

ویانہ

دارالسلطنت اسٹریا اور ہنگری ہے۔ یہاں کے بادشاہ کو انپریل یعنی شاہ

کہتے ہیں۔ مردم شماری اسکی اسال تیرہ لاکھ کی ہے۔ سنین ماضیہ سے
دو لاکھ کی افزودی ہوئی۔ تین طرف اسکے دریائے ڈینیوب ہے۔ اور
ایک طرف پھاڑ۔ جس طرف سے ترکوں نے یورش کی تھی۔ شہر سے
دو میل کے فاصلہ پر ایک پل ڈینیوب کانگین نہایت اچھا قابل دیدن پایا ہے
اور اس ہی دریا ہی ایک بھر وسیع کانکر وسط شہر میں جاری کی ہو۔
جس میں جہاز رانی ہوتی ہے۔ اندر شہر کے شانہشاہ کامکان بطور
ہندوستانی بارے کے ہے آمدورفت کے واسطی دونوں طرف تریلوہ
دروازہ ہیں اونکو اوپر عمارت شاہی۔ بیچ میں صحن وسیع آنے جانے کی کسکی
مہارت تھیں۔ شانہشاہ سند رسیدہ مہذب ہیں۔ رعایا اوسنچہ ہیا
خوش۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ شانہشاہ کی ایک اکلوتی شاہزادہ کس لین
نے خودکشی کی۔ اخبارات نے طرح طرح کے پیرایہ میں اس واقع کو لکھا ہے
مگر اصل حقیقت اسکی حیوان لعات کی زبانی منسوخ ہوئی یہ تھی کہ ابتدا
شاہزادے کے مزاج میں عیاشی تھی۔ چنانچہ لندن کو مرض الیگ میں مبتلا
ہو کر آئے تھے اتفاقاً کسی ٹیڈی بوی عزت سے کہ جسکا خاندان ہم مرتبہ خاندان
شاہی تھا۔ ہم بستر ہوئے۔ حمل رہ گیا۔ اوسکی بھالی نے اتمام چاہا۔ اور۔

ڈول لڑکی درخواست کی۔ اسکی اطلاع شاہنشاہ و شہنشاہ بیگم کو ہوئی۔
 اور بخون نے از حد لعنت ملاست کی۔ شاہزادہ کو زیادہ ہر اس پیدا ہوا
 اسی عرصے میں شکار کو تشریف فرما ہوئے۔ اور وہاں دوسری لیڈی صاحبہ
 کو شکار کیا۔ پھر راز بھی فاش ہو گیا۔ زیادہ مذمت ہوئی۔ اور ہر اس
 اور صبر خون موروثی۔ بذوق مار کر مر گئی۔ جب لیڈی انکھڑے لے کر
 دیکھا۔ ماری مذمت اور خوف کے زہر کہا کر مر گئی۔ وہ پہلی لیڈی زندہ
 اور اسکے پیٹ سے ایک لڑکی ہے۔ بیوہ شاہزادہ کی شاہ بیگم کی لڑکی
 ہے۔ اور والدہ انکی شاہ بویرا کی دختر متعلقہ جبر من کی ہمشیرہ جو
 حالت خنوں میں ایک ڈاکٹر کو لی ڈوبی۔ وہاں کے بادشاہوں کا دین
 پشت سے بھی حال ہے۔ شاہنشاہ نے بسبب لادلی کے تہی کو کو بیہوش
 کیا ہے وجہ تسمیہ یہ تھی کہ ایک خشک ندی پر واقع ہوا ہے۔ اس
 سبب سے اسکا نام ویانہ رکھا۔ اور بھی وجہ تسمیہ ماسکو کا ہے۔

مکانات قابل ملاحظہ

اول محل مذکور شاہی۔ جسکی انہی توسیع اور ترمیم ہو رہی ہے۔ دوم

ٹون حال - سوم - موزیم (عجائب خانہ) چھارم - اسپتال - جو ایک
 تماشہ گھر جلنے کے سبب تبیین چیمہ سو آدمی جل گئے تھے - اور اس میں اکثر
 امرا - اور شاہزادہ تھے - اسی کے یادگار میں یہ ہسپتال عمدہ تیار ہوا،
 بیوض اس - تماشہ گھر کے دوسری جگہ جکا ند کور ہوتا ہے تیار ہوا -
 اسی دن سی بادشاہی پھرہ تماشہ کے وقت آجاتا ہے اونکو ہاتھ میں
 لکڑی کے ہتیار ہوتے ہیں اور مالعت ہے کہ کوئی تماشہ گھر میں روشنی بھرنے
 بجلی کے نہ ہو - اسلئے کہ ایک دم سے بجھ جاتی ہے - اسی پر سبکا عمل ہے -
 یاخوین ایک مکان ہے جو کسی شخص نے شاہ کو مار ڈالنا چاہا تھا اور وہ
 بچ گیا - جسکی خوشی میں اونکی بھالی نے بطور یادگار کے بنوایا ہے - چھٹے تماشہ
 جیکا نام زنگ اسٹراس سنٹیٹ عودہ کل مطلق ہے - ساتویں - دن
 کے کنارہ پر بادشاہی لجنہ سرکار کا ایک یادگار بنا ہے جو سر آمد لجنہ سرکار
 روزگار تھا - فائدہ موزیم راگ گو کہتی ہیں اور تماشہ گاہ دوسم کے
 ہوتے ہیں تبیین گانا وغرہ آواز ہوتا ہے اوسکو ڈراما کہتی ہیں - دوسرا
 سوانگ - خاموشی گیت چپ اوسکو ایرا کہتی ہیں - ابتدائے سڑک صوا
 خواہی پر جو شہر سے منقل ہے - وہاں باغ میں ایک تماشہ گاہ میں

جانیکا اتفاق ہوا۔ باغ کے اندر شرک رومنی کے عکس کے حلقہ بطور زین کے
 کے سبز۔ سرخ۔ زرد۔ رنگ۔ رنگ کے دیکھی جو بطور فرشتہ منجلی کے
 زمین ترستے تھے۔ آگے بھان کے قواعد تمام یورپ میں مشہور تھے اسلئے
 اکثر انگریز بھان لکے کچھ تھے۔ ویانہ سے لیونچر دن کے روانہ ہوئے۔
 یقین بھی کے قریب بوڈہ لپٹ پھونچے۔ یہ قدیم دارالامارت ہنگری جو
 پایہ تخت اسطیریا شاہ ویانہ ہے۔

یہ دو شہر قدیم بوڈہ اور جدید پت دریا کے ڈینیوب کے دونوں طرف واقع
 ہیں۔ مردم شماری ان کی (۳) لاکھ ستر ہزار سات سو تھرتے۔
 اب ہوا یہاں کی خراب ہے۔ وہاں سے روانہ ہو کر قریب مغرب آفتاب
 پھر ڈینیوب اور ترک متصل ایک ٹپسوراخ میں سے گزر کر وقت عثمانی
 بلخراؤ پھونچے۔ جو سرویہ کا جسے ترکستان کہتے ہیں
 دارالامارت ہے۔ ڈینیوب سے اسکا علاقہ شروع ہوا ہے۔ بھان
 کا شاہراہ ایک طفل نابالغ ہے اسکا باپ پیرس میلان بسبب
 تراغ اپنی زوجہ کے آپ ریاست سے مستحق ہو کر اسٹینول میں مقیم
 ہے وہاں سے روانہ ہو کر ازراہ زار بروڈ بھان تلاشی ہوئی ہے۔

دوسرے دن کے بارہ بجے کے قریب صوفیہ دارالامارت بلگیر میں پہنچے۔
 یہ سلسلہ کوستان کے بلقان جسے بلکن کہتے ہیں ایک بلند چٹان کے دو تین
 واقع ہے۔ یہاں کا پھلاشا ہزارہ الگڈنڈر تھا جسے سروہ کو۔
 شکست دی تھی اور اسے روس گرفتار کر کے لے گیا تھا۔ جب بلگیر کی
 رعایا اور فوج نے بلوہ کر کے اسکی رہائی کے بارے میں فساد کیا تب روس
 نے اسکو رہا کر دیا۔ مگر اسکے دل میں خوف تھا امارت نہیں قبول کی اور
 برلن وغیرہ کی طرف چلا گیا۔ اسکو بعد ہزارہ (فروری ۱۸۷۸ء) جسکی
 اول روس نے تجویز کی تھی بائشذہ علاقہ اسٹریا کو رعایا نے طلب کر کے
 صدر نشین بلغراد بلا استمراج روس کے کر دیا پھر امراءت ناراضی زار کا
 ہوا۔ اسکو کہ معاہدہ برلن میں پھر شرط تھی کہ شاہزادہ بلگیر یا بصلاح حضرت
 سلطان روم۔ وروس۔ وجرمن۔ و اسٹریا وغیرہ سلاطین اور
 کے مقرر ہو۔ یہاں خلاف اسکے واقع ہوا۔ روس کی مرضی نہیں اور اس
 وانگلش وغیرہ کو منظور ہے اور جرمن مدین میں **ذالک**
 اور سلطان کو سکوت۔ اسکو کہ بلگیر یا صدر راہ روس ہے۔ الگڈنڈر کے
 وقت میں علاقہ رومیلیا جو علیحدہ ایک گورنری کے ماتحت تھا اسکو

پرنس نوکورے شامل بلگیریا کر لیا تھا اور سراج سلطان کا بغیر اعانت پر
آپ کیل کار سوا اور اس امر متروہ کو سلطان نے لبیب فہمائش الگریون
کے اور بیاعت مصلحت اور مقتضائے وقتی کے قبول کیا۔

صوفیہ سے بلونا قریب بارہ میل ہوگا۔ اس کے پاس کے پھاڑوں کا صوفیہ
کے جانب شرقی اور غربی اور جنوبی بلقان کے پھاڑوں کا حلقہ سر فلک
کشیدہ ہے۔ بعض بعض پر اب تک برف جا ہوا ہے بچپن سطح زمین جو قریب
پچاس سٹھ میل مشرق کے ہوگا ہوا رب آباد۔

وہاں سی بالکن کے پہاڑ و غن چلے۔ یکے بعد دیگرے سر فلک کشیدہ بچپن
عمیق غارین اور بنگل چوٹے چوٹے جہاڑی سے گزرنا اس پھاڑوں
بحر مسعود راہوں کے۔ سو بھی بدستواری ممکن نہیں تھا۔ روس کی فوج
کا چلے آنا بلذرا حمت صاف مک حراموں کی سازش سے ورنہ تھوڑی
فوج اور چند توپیں انداد کو کافی تھی۔ ہندی مثل ہوی کہ گھر کا بیسی
لکا ڈٹاے۔ قریب غروب سلسلہ پہاڑوں کا تمام ہوا۔

ہم بلونا پھونچے۔ پھر وہاں سراج پھر وہاں سے۔ فلی یا ملی دارالاسلام
رومیلیا۔ پھر اوریالوپول جسے اور نہ کہتے ہیں۔ صبح کو استافانلوز

جہان روس پہلے عہد نامہ ہوا تھا۔
پھر آٹھ سو دسے اسٹنبول داخل ہوئے۔ دو دن اور دورات میں۔
وینہ سے قسطنطنیہ پہنچے۔ یہاں کا مفصل حال آئینہ فرنگ میں نذر۔
ناظرین ہو چکا ہے۔

فائدہ اب بھائی مختصر حال منازل اور بعد مسافت از وینہ تا بہ۔
اسٹنبول دریافت ہوا، واسطی تھیل سیاحت مسافریں یورپ ورج
ذیل کرتا ہوں۔ اور بعض اون امور کا بھی مذکور ہوتا ہے جو سبب عجلیت
ذباب ایاب کے شمار راہ میں قلم انداز ہو چکے تھے۔ وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُؤْمِنِ

نمبر	نام اسٹیشن	تعداد میل	وقت روانگی	وقت رسید	نام رسید	تعداد اوقیام
۱	وینہ سوڈوہ	۱۶۰	۸ بجوں	۲۵ منٹ	بودہ لٹ	ایک گنٹہ ۱۱ منٹ
۲	بودہ لٹ	۲۶۰	۱۵ بجوں	۱۰ بجوں	بلغراد لٹ	۲۰ منٹ
۳	بلغراد	۳۸۸	۱۵ بجوں	۵ بجوں	نس	
۴	نس	۵۴۳	۵ بجوں	۵ بجوں	زاربرود	۲۵ منٹ
۵	زاربرود	۶۰۳	۵ بجوں	۱۴ بجوں	صوفیہ	۱۶ منٹ

نمبر	نام	تعداد	قیمت	نام	تعداد	قیمت
۶	صوفیہ	۲۲۸	۱۲ گینہ	واگر	۱۲ گینہ	۱۲ گینہ
۷	واگر	۷۰۰	۱۲ گینہ	تگونا	۱۲ گینہ	۱۲ گینہ
۸	تگونا	۷۲۰	۱۲ گینہ	فلی پالی	۱۲ گینہ	۱۲ گینہ
۹	فلی پالی	۸۲۸	۱۲ گینہ	مصطفی پاشا	۱۲ گینہ	۱۲ گینہ
۱۰	مصطفی پاشا	۱۰۵۰	۱۲ گینہ	اھنگبول	۱۲ گینہ	۱۲ گینہ

مختصر لورپ

برزندیزی سے جب ہم روانہ ہوئے تو اس میں لشیب فرار کھاڑ
 کھیت ملی۔ علاقہ اٹلی میں انگور کثرت ہیں۔ اور برزندیزی اور سیس وغیرہ اور
 بعض جگہ گنیون کے کہیت ہی ہیں۔ پھاڑ زیادہ۔ اس میں دو پہاڑ مشہور
 ہیں۔ رومیہ سے فلارس کت کھاڑوں میں پچاس سو راخ میں لشیب
 سوس لشیب کا کل علاقہ پھاڑی ہے۔ فرانس کا علاقہ ادھر سوس
 سے اور ادھر مبرلیم سے ملتی ہے وہ پھاڑی۔ باقی میدان لجم کا اکثر سوس

جرمن کا اکثر میدان اور گیہوں کی کثرت ہے جرمن مین - بعض جاہلین
مرتبے گہانس کاٹتے ہیں - ورنہ اور یورپ مین دو مرتبے گیہوں کی مانند
پانی دیتے ہیں - روس مین اکثر خشک ویران مگر جو علاقہ کہ جرمن مسقط
ہے وہ خوب آباد - جس قدر پورا ہوتا جاتا ہے اوس قدر ویرانی برتی
جاتی ہے - برلن تک مکانات دیہات متفرق اور بند کئی منزلہ - اور
روس کی طرف مثل دیہات ہندوستان - اسلی سبھان تمام گیہوں کے گیت
ہیں مگر صاف اور روس کے بھی اس طرح مگر جس قدر بعد ہوتا گیا - لکڑی ناموار
اور پھوس کی چھان ہوتی گئی مگر علاقہ پولنڈ خوب آباد - علاقہ جرمن
جانب ویانہ مین پھاڑ اور آبشار ملے - جنکا صدر مقام ڈریسڈن
ہے اوسکو جرمن - کاوس لینڈ کہتے ہیں - پراگ تک - اور براگ کو
ویانہ کاوس لینڈ کہتے ہیں - ویانہ کا علاقہ بھی خوب آباد - گیہوں کی کثرت
بکثرت - بلغرادون اور جرمن مین اور قریب روس مین زمین زیادہ
سیاہ - بلغراد تک سم دریاے ڈینیوب کو چار مرتبے اوترے - دو مرتبہ
ویانہ مین آئے - پھر لوڈہ اسٹ کے درمیان مین جہان علاقہ بلغراد شروع
ہوتا ہے - پل پر سے اوترتے ہیں - پھاڑ کے سوراخ مین داخل ہوئے

البخراؤ سے میدان شروع ہوا۔ پھر نصف راہ سے میدان شروع
 ہوئے۔ صوفیہ کت۔ شاہ بالگریہ میلین اسٹینبول میں ہے۔
 سلطنت لڑکے کو دی سبب نزاع باہمی عورت کے۔ صوفیہ میں شاہ
 حال فردوسی نیند میں خبکو رعایا نے منظور کیا ہے۔ اس ملک میں
 سورون۔ میڈہون۔ گائے۔ بیل کی زیادہ پیداواری اور کثرت ہر
 ریلوں میں بھری ہوئی اطراف کو جاتے ہیں۔ بالکن کے پہاڑ کے سوا
 میں سے نکلی۔ بھان کئی اوسیکی شاخیں ہیں بعد ملا خطہ قسطنطنیہ
 پہنچے۔ بھان سے علاقہ غیر معمولی جہازوں کے دو اسٹر معمولی ہیں کہ
 ہر تھنہ اسکندریہ کو جایا کرتے ہیں۔ روس کا بروز شنبہ ازراہ
 بند سیرا جاتا ہے جس پر ہم سفر گذشتہ میں گئے تھے۔ دوسرا
 خدیوی بروز چار شنبہ روانہ ہوتا ہے۔ پانچ بجے دن کے سوار ہوئے
 دوسرے دن صبح پچھنبہ قلعہ چناق پہنچے۔ قریب ایک سائے کے
 جہاز وہاں ٹھہرا۔ وہاں سے روانہ ہو کر روز جمعہ بوقت صبح از مرین
 پہنچے۔ جسے سمرنا کہتے ہیں البشما کے بڑے شہر دن میں ہے
 ایک لاکھ آدمی سے زیادہ آبادی ہوگی۔ لب دریا شور بختہ

شکرک اور بعد مکانات ہیں۔ بازار متعدد سایہ دار ہیں۔ پھاڑ ایک
 مقام ہے۔ مندرہس۔ اس میں رو رہاؤتی ہیں۔ جو پار پانچ گنہ کی راہ
 ارض روم تک جاتی ہیں۔ لب دریا ٹرنو چلتا ہے۔ میوہ بھان
 کا اطراف و آکناف مصر کی طرف جاتا ہے۔ ابھی موسم انگور سردہ
 وغیرہ کا نہ تھا۔ ورنہ ایام گذشتہ میں اس کے ذخیرہ میں کیا ہوا ہے۔
 فی الحال انجیر بھید مرغ سے بڑے ہوتے کہائے دے گھنے بھار ٹھکر
 روانہ ہوئے۔ اس کے بعد بندر بیروت شام چوٹے۔ بیروت یہ بندر
 شام کا ہے۔ آبادی اس کی قریب پندرہ بیس ہزار کے ہوگی لیکن منظر
 پر فضا ہے۔ زمین سرخ رنگ۔ میوہ جات کی کثرت۔ ایک خان
 یعنی مہمان سرا۔ اس کو ترکی میں کولندہ کہتے ہیں۔ طررا اس مکان کے
 بعینہ انگری ہوٹلون کے ہوتے ہیں۔ فی مہری ایک فراگ۔ اور
 خادم کیلئے فرش کے تین قرص یومیہ بغیر خوراک۔ اور قھوے کے فی ہا
 پانچ جھونکے یعنی کمرون میں ایک پانچانہ بطور اہل اسلام کہ جس بھان
 عربی میں سلیم اور ترکی میں آب دست خاتہ کہتے ہیں اور اس کے روبرو
 دیوار میں ایک ستادہ و ضو کر نیکا ہوتا ہے۔ جس میں بعض جا پتھر بطور

طرف مشبک اور بعض میں طرف ہوتا ہے کہ اوس میں سریانی مستعمل حلاجات ہاں
اسکے قریب مطبخ جبریدہ بیروت تھا جبکو جبدہ اور مکہ شریف میں اکثر دیکھنی
کا اتفاق ہوا۔ مینی ایک رقتہ بنام مدیر یعنی مہتمم جبریدہ السی رشید الدنا
افندی کے نام کا لوی پھولی غربی میں لکھکر اونکی خدمت میں بھیجا۔ بجزو دیکھنی
رقتہ کے تشریف لائے۔ اسقدر اخلاق سے پیش آئے کہ جبکامین بیان ہیں
کر سکتا لیگئے۔ دمان کا عظیم الشان کا رخانہ دکھایا۔ پھر واسپہ بگنی خانگی سر
سوار کر کر تمام شہر اور اطراف پر فضا کی سیر کرائی۔ پھر حدیقہ کو لیگئے۔
کل مسک عثمان میں یہ قاعدہ ہے کہ فی چھاندے اہل عسکر اپنی ماتھ سے باغ
بناتے ہیں اوسکا نام حدیقہ عسکریہ ہوتا ہے اوسمیں ہوا کہاتے ہیں اور
اوسکے فواید اور میوہ جات سے مستمع ہوتے ہیں۔ پھرین اور فوارہ اور طرح
طرح کی روش بندہ اور گلکاری اور فوارے اور ضایع و بدائع جو عمدہ
باغون میں ہوتے ہیں سب اس میں موجود۔ ہر شکاری باغبانی کام سے
واقف ہو جاتا ہے۔ حدیقہ عسکریہ میں لیجا کر میراللاغ یعنی ایک سر لشکر فوج
سے جو ہفت زبان تھا ملاقات کرائی۔ بہت اخلاق و اغوار سے پیش آیا
یہ ایک حصہ عسکر شام کا افسر ہے۔ بروقت عود دروازہ پر و عسکریون

نے سلامی کی۔ بروقت دخول ایک نے سلامی کی تھی۔ مجھے کھنکھائی لگی کہ یہ دوسرا میرا لالہ نے آپ کی سلامی کے واسطے کھڑا کیا تھا۔ اور پہلی میری تھی۔ اس واسطے کہ سلطان المعظم نے بنید مراحم خزانہ نشان مجید سے اور تلوار مع خلعت عنایت کی ہے۔ اسکی یہ سلامی ہے۔ پھر بروقت پہلی اپنی مکان کو لیگی۔ مکان بطور کوٹھی انگریزی کے نہایت آراستہ اور آرائش فرش قالین و میز کرسی سوسے تھا۔ روبرو چین پر صفا۔ وہاں دونوں بھائیوں سے ملاقات کرائی۔ بڑے بھائی بڑے بڑے عہدوں پر حاکم ہو چکے حیدر والی بیروت بھی رہے ہیں۔

سلطان کو ان کے اختیار سے بسبب عمدہ منصفین اور راء نگاری کے نہایت قدر ہے۔ شب کو کھانا کھلا کے مکان بت مشالیت کر کے خدمت کیا۔ میں نے بھی ایک اخبار واسطے تعلیم زبان عربی بر خور داروں کے خریدا اور نہ چاہا کہ خود ہی تنہا اس سے فائدہ مند ہوں بلکہ اہل ہند کے نفع عظیم کے لئے ریاض الاخبار سے مبادلہ کو کدیا۔

جن حضرات اوطیان اخبار کو مبادلہ منظور ہو بندریہ ریاض الاخبار ممکن ہے۔ علاوہ ازیں واسطے تسہیل کام اور فائدہ رسانی اہل ہند اخبار بشید وعدہ

والفقہ کرتے ہیں کہ ایک صفحہ زبان فارسی میں تحریر ہوا کرے گا۔

آستانہ علیا باب عالی کے حالات میں وعن ہر شنبہ درج ہوا کرینگے۔

جہنودول اور یہ طرح طرح کے پیرا پیرا میں تحریر کیا کرتے ہیں۔ جو کچھ بھی باعث تشویش اہل اسلام ہوتا ہے اور لوگوں کو بذر لیہ اس اخبار کے یہ بھی پاپہ و لوث کو نہ چھ جاوے گا کہ دولت انگلش اس دولت مخیمہ کی کس قدر معاون ہے۔

سیاحان کے عجائبات سے میں نے سنگ مرمر و یخا و تختہ و دو دو گز طول و عرض اور ڈیرہ گز عرض کے اونھیں کی معرفت بقیمت ایک ایک لیرہ یعنی شہری خرید کر وطن کو روانہ کئے۔

علاوہ کرایہ پھونچ میٹی کے ہم اطلاع دین۔ جن صاحبوں کو خریداری خباب یا سامان مذکور منظور ہو بذر لیہ ریاض الاخبار خباب رشید الدار روانہ کر سکتے ہیں۔ چھری شام کی نایاب ہوئی ہے جو لوہی کو تراش سکتی ہے۔ شیشم کی لکڑی پر سب کا کام عمدہ ہوتا ہے۔

الغرض شام کو گھوڑے گاڑی فرات مدرب میں تین گھوڑے جبت تے تھے سوار ہوئے۔ فی نفر ایک پونڈ فرانک و یہ اور ایک فرانک۔ جسکی ایک

مجیدی انگریزی لپوڈیغنی اشرفی سولی - اور فی تقریباً حقہ سامان پر
موصول تھیں۔ اس سے زیادہ پر محصول ہے۔

صبح آٹھ بجے دمشق شام بھونچے - بیروت میں دوزیا رہتے ہیں -

جامع بیروت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا مآثرہ مدفون ہے - دوم

امام اوزاعی محدث برہن - بیروت سے روانہ ہو کر قنطورہ دور قریب

دو تین میل کے جبل لبنان کی چٹالی شروع ہوئی - عرض اس بھار کا ایک

فرسخ - اور طول ۵ فرسخ - اسکے بعض بعض چوٹیوں پر ابھی بک برف ہے -

جو لوگ لا کر ابھی بک بیروت اور دمشق میں استعمال کرتے ہیں - تمام بھاری

پہیلی - اور چوٹیوں بک آباد - ابھی گیسوں کٹ رہے ہیں - اور کھین کھین

سنبھلی ہیں - جتنے بھی سنبھ - مھولہ بکتا ہے - مہرین بھی کہلیان دیکھ

آئے تھے - جولاے اور گت میں بھان ذرا گرمی پڑتی ہے -

یہ وضعی کوہ لبنان ہے کہ حجان ہزاروں اولیاء اللہ کا سکس رہا - اور اسی کا

ذکر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے -

بیروت میں ریل بن رہی ہے - جو حجان سے مکہ اور حیفہ کے قریب سے جاتی

ہے - وہاں ایک شاخ یافہ کو جاوے گی - اور دوسری شام کو

جبل لبنان کے اوپر دمشق کی جانب میدان ہموار ملا۔ محمودیان ملک۔ پھر
 دمشق بہت کوئی قصبہ نہین بجز قریات صغیر کے اور بھاڑوں کے۔ دو تین میل سے
 بھاڑ کا اوار و شب شروع ہوا تھا۔ اور جس قدر ہم شام کے قریب ہوتے جاتے
 تھے اور سیدر پانی کی کثرت اور باغات زیادہ ہوتے جاتے تھے۔ یہاں بہت
 کہ ہم ایک میدان وسیع میں بھونچے۔ وہاں نھر کے دونوں طرف قریب
 تیس توپوں کے رکھی ہوئی تھیں اور وہ میدان قواعد تھا۔ یہاں سو آبادی
 شہر کی شروع ہوئی اور اوس سبزی میں مکانات کی سپیدی کی چمک
 کا عکس بھر میں پڑنے لگا۔ **مؤلف**۔

ایک عرصے سے تھا دلین دیکھنے کا اسکے عشق
 بعد مدت کے دکھائی عشق تعالیٰ نے دمشق

یہ شہر سی زمانے میں اپنا آپ نظیر تھا اور محمد خلفائے نبی علیہ
 میں دار الخلافت روک زمین مرجع علم اور مبدع فضل و ہند رہے۔
 مسکن اولیا و انبیاء دفن اصحاب عظام معدن اہل البیت کرام ہے
 اور باوجود اس شرف و بزرگی کے لطافت و لطافت میں بھی
مؤلف۔ ساری دنیا میں پھرے گا پرند بچو کا کہی ۴

سوم - سوق باب القلعہ - اس میں ہتیار - بندوقین - پنچہ - بکتے
ہیں - چہارم سوق قبیلی - اس میں پارچہ وغیرہ - لباس پوشیدہ
بکتے ہیں - پنجم سوق الدرویشی - اس میں فقوہ اور سگارا -
تاکو فروخت ہوتی ہے اور ظروف بھی -

ششم سوق باب حامی - اشیائے اکل و شرب فروخت ہوتا ہے -
ہفتم سوق سنائی - سنائی پاشا حاکم دمشق تھے اپنی عہد حکومت
میں یہ بازار اور جامع بنائی تھی - اس میں جوتی موزہ اور اشیائے
صیری فروخت ہوتی ہیں -

ہشتم سوق المیدان - اناج وغیرہ اطراف ملک مخصوص حوالہ
سے اگر کھانا بکتا ہے -

نہم سوق مشاغور - طعام وغیرہ حلویات بھین فروخت
ہوتے ہیں -

دھم سوق الشحم - لحم وغیرہ اکل و شرب بھین آتا ہے
پاز دھم سوق البنزوری - حلویات - مربیات بکتے ہیں
دوازھم سوق باب البریت - ملبوسات -

سینروسم سوق حمیدی - جدید ملبوسات -

چھاروسم سوق الجدید - انگریزی بوٹ اور اسباب چرمی اسپان
یگی وغیرہ

پانزدھم سوق اردام و التمر اج - تلوار و بندوق و ملبوسات -

ششازدھم سوق السروجی - گھوڑوں کے زین اور اشیاء چرمی

ہفتدھم سوق الخیل - گھوڑے اور خچر - گدے وغیرہ فروخت ہوتے ہیں

ہجودھم سوق العمارا اسیمن بجد الاقصاب اہلبیت ہے -

اور علاوہ اسکے اور بازار چھوٹے چھوٹے - اطراف محلات میں جیسے سوق الصالحین

جیل صالحین کے نیچے جہان حضرت محی الدین اکبر علی ہیں -

مردم شماری اسکی اب اڑتالی لاکھ کے قریب ہے - بیچ شہر میں ایک

قلعہ ہے کہنہ - اسیمن فوج سلطانی رہتی ہے

احوال زیارات

اندرون ورون شہر

اول آثار الفناوید مسجدا جامع نبی امیہ ہے - یقین درجہ کی ہے -

ہر درجہ میں ۲۱ محراب واقع ہوئی ہیں اس طرح کہ دس دس محرابیں
گول ستون سنگ مرمر پر واقع ہوئی ہیں اور بیچ کی چوبیس جالو
اقسام پتھرون رنگ بزرگ سے منقش ہیں۔ روبرو کے دروازے میں
تمام آیات قرآنی منقوش ہیں۔ اور جہان امام اعظمیؒ کے دروازے
بہت عمدہ قیمتی پتھرون کا کام ہے۔ بیچ کا درجہ تو وہ ہے۔ بنی امیہ کی وقت
کا ہے باقی نہیں درجوں میں ترمیم و تعمیر جدید ہے شاید ستون قدیمی
ہوں۔ فرشتے قائلین بائیں جانب۔

چھٹی محراب کے قریب حضرت محمدؐ کی علی نبیا وعلیہ السلام کا روضہ ہے
گنبد بنا ہوا ہے۔ فاطمہ سے مشرب ہوا۔

تیسرے مسجد میں ایک حجرے میں دو قبریں ہیں۔ علم نے کہا کہ ایک
حضرت سید الشہداء ہے۔ دوسری قبر حضرت امام حسن
علیہ السلام۔ واللہ اعلم بالغیب۔

اندھنی مسجد کے تین حوض پانی کی ہیں مسجد کا حرم بہت وسیع ہے
سیچ فوارہ اور بازویر دو حوض۔ اسکے منارے ابھی پر جناب
حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرماؤنگے۔

زیارت یرون پلہ

پھل باب الصغیر - اسکے قریب قبرستان ہیں - حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مقبرہ ہے - دوم حضرت مسکنہ بنت حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ - سوم حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہ علیہا السلام - چھارم حضرت عبداللہ بن جعفر طیار مدفون ہیں - پنجم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ششم امام حسین ہمیشہ حضرت معاویہ امام المومنین مدفون ہیں -

اس سے ذرا آگے قبر تیرید ملی حب پر ستھرو نکا انباری چوکی جاتا ہے - ایک پتھر اوس پر لکھا ہے - ہنقم شیخ اکبر محی الدین اندلسی سوق صالحین حیل صالحین کے بیچ آپ - اور آپ کے دونوں صاحبزادے مدفون ہیں - پھلے شیخ نعماد الدین اور دوسرے صاحب کا نام فراموش ہو گیا -

اونچے قریب عبدالقادر بادشاہ الجزائر مدفون - جنہوں نے کئی برس فرانس سے لڑ کر فتوحات نمایان کیں - جب کہیں سے مدونہ ملی تو ملک چھوڑ کر چلے آئے - کچھ روم میں رہے - پھر یہاں آکر فوت ہوئے

ہوئے - ہشتم - حضرت زینب بنت فاطمہ علیہا السلام
 قرینہ زینب میں جو برہمن قریب چار پانچ میل کے واقع ہوگی - حوران کی
 طرف - وہاں سے حوران کے پھاڑ نظر آتے ہیں - ہم - دمشق سے
 دو ساعہ راہ میں وہاں حضرت وحیہ کلبی کا مزار ہے -
 الغرض وہاں سے لوٹ کر بیروت آئے - پھر وہاں سے جھارکھانی
 پر سوار ہو کر ازراہ پرہ سید و سولیس جدہ شیر لقمہ داخل
 ہوئے

کجا بودا شہب کجا تا ختم

ناظرین اخبار تو یہ جانتے ہونگے کہ ہم روس میں آجسنا کے ریسے
 میں سیر سمرقند - و بخارا کا تفرج کر رہے ہیں - اور ہمارا یہ حال
 کہ احرام بند ہوا لبیک پکارتے ہوئے جدہ میں شغوف پر
 سوار گرم رفتار میں ٹھونسنے
 کہاں ہے روس کہاں روم کس جگہ جدہ
 سے پھر ہے گیسٹو مجھو کہاں نقد پر

اسکا سبب ناظرین کو یاد ہو گا کہ سنہ گذشتہ کے سفر یورپ میں
 بوقت معاودت ہند ارادہ مضمم تھا کہ پریس سے ازراہ ویانہ و
 بوڈہ لپت - بلنراد - صوفیہ - پلونا - کوہ بلقان جہان روم و
 روس کا معرکہ عظیم واقع ہوا ہے - ملاحظہ کرتا ہوا - اسٹنبول جاتا
 لیکن بیاعت چند موانع کے ملتوی رہا تھا -
 بڑا سبب تو عدم موجودگی ریل تھا - اور برف باری علاوہ
 آئینہ فرنگ دیکھو -

ایسا ریل بھی جاری ہو گئی - اور موسم بھی نہایت خوش آئینہ
 اور دریافت حالات تاریخی اور ادراک سوانح و معرکہ عثمان پاشا
 بھی لبدی تھا -

اسکو ماسکو سے عمان غزم کو ایشیا کی جانب سے پولند - وارسا
 کی طرف معطف کی -

اس واسطے کہ ماسکو سے اگر ہم بخارا کو جاتے تو پچھلے بذریعہ ریل -
 استراخان پہنچتے - وہاں سے بحر احمر یعنی دریائے
 کاسپین آزون آوا پر اترتے - وہاں سے ازراہ ریل

مرو سرخ - کھا کھا - سحر قیام جانا - وہاں سے پھر اوسی راہ سے
 لوٹ کر - کاسپین سے بالکو - باطوم آئے۔
 وہاں سے ازراہ ریل لکس جو دار الحکومت کوہ قاف سے جسکو
 اہل روس گاگس کہتے ہیں جہاز پر سوار ہو کر چوتھے دن اسٹنبول
 پہنچا مگر ملاحظہ سرود و بلگیریا اور معاینہ واقعات غطیمہ سے
 محروم رہتا۔

علاوہ اس کے اوسی ایک راہ سے ذہاب و ایاب واقع ہوتا۔
 اس کے بعد اس سال سفر البشیرے روسی کو ملتوی کر کے سال آئندہ
 پر مقرر کیا۔

اب ناظرین سے پذیرا و معذرت کا خواہاں ہوں انشا اللہ تعالیٰ اس
 آئندہ ازراہ کابل و بلخ و بخارا کی سیر سے سیری حاصل
 کرونگا انشا اللہ تعالیٰ۔

ایک سیاح بخاری باشندہ پشاور سے جو
 جہاز عثمانی میں میرا رفیق تھا اور بخارا سے واسطی ادا کے حج کے آیا
 تھا اسٹنبول سے بخارا تک کا حال دریافت کر کے واسطی خاندہ

مسافرین کے درج ذیل کڑا سہولت
فائدہ

بخارا شریف - ایک ہفتہ میں دو مرتبہ ریل چلتی ہے - جنمات
اور التوار کو -

کیرایہ سولہ کاغذ - فی کاغذ ۵ (سنگہ اوزن آواک - پیمان ٹال
کی تلاش ہوئی ہے - وورات دو دن میں پہنچتی ہے - مال کی روٹ
آتی جاتی ہے - وہاں سے جہاز میں کامپین میں سوار ہوتے ہیں
کیرایہ ساڑھے تین سم - یعنی لوٹ کاغذ -

ایک رات اور ایک دن میں باکو پہنچتی ہیں - باکو سے روز ریل روانہ
ہوتی ہے - بارہ بجے اٹھارہ لوٹ پندرہ ٹین - اور فی کاغذ نو
نویں -

رات کے دس بجے طفس پہنچتے ہیں - وہاں سے ریل بدل کر
واپس جاتی ہے - دوسرے دن میں روانہ ہوتی ہے -

بارہ بجے رات کو باطوم یعنی بادکوبہ پہنچتی ہے - یہاں پاس
پوٹ دیکھتی ہیں - وہاں سے پانچ دن میں جہاز اسلامبول

آتا ہے ازراہ طولبرون - کرایہ نولوٹ کاغذ اٹھارہ ٹین ہیں -

نام اسٹیشن

پہلے نجارا - دوسرے بئک ہامون دریا - تیسرے چار جولی
چوتھے مروہ یعنی خوارزم - پانچویں - عشق آباد - چھٹے کہا گیا -
نجارا سے - سمرقند -

نجارا سے رات کے دس بجے ریل روانہ ہوتی ہے - صبح دو بجے پہنچتی
ہے - تین کاغذ نولٹ اور چالیس ٹین -

خاتمہ الطبع

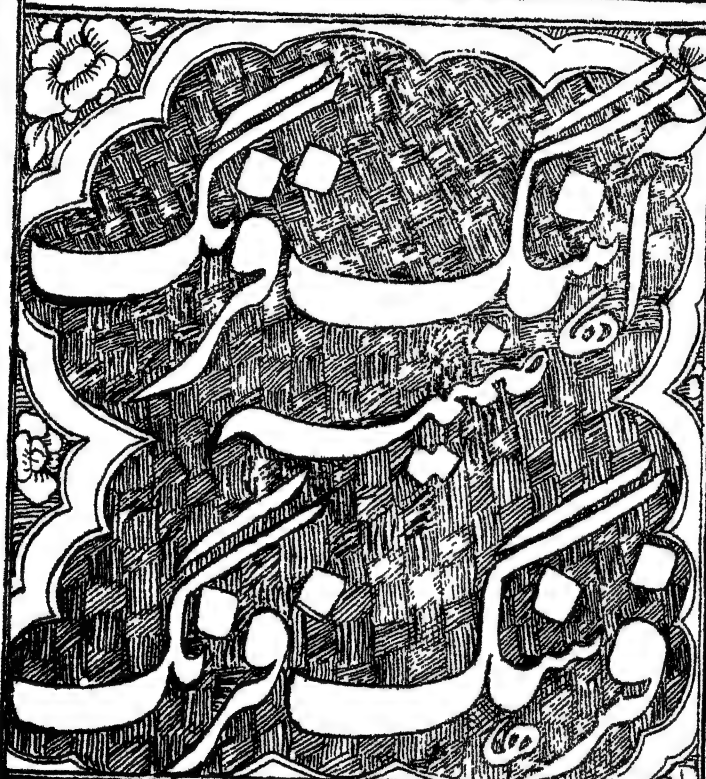
الحمد للہ علی احسانہ کہ اس زمانہ میں افتراق میں حسب الحکم جناب
لواب والا خطاب رئیس ذی شان جناب لواب محمد عمر علیخان
صاحب بھادر فیروز جنگ والی ریاست باسودہان خٹہ
فرنگ فرنگ مطبع گلزار محمدی میرٹھ میں باہتمام کمترین نیا لکھن

محمد خلیل ماہ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ماہ رمضان ۱۳۳۶ھ ہجری ۱۲۷۵ھ
 صیقل طبع سے مجملہ ہو کر صورت غار حالات عالم ہوا ہے الحقیقت شائع
 سیر و سیاحت ملک یورپ کے واسطے یہ کتاب ایک بہرہ کامل ہے
 جو اصحاب کہ اتنی سفر و دراز گئی فرمانے سے محروم ہیں ان کو اس کتاب
 کے مطالعہ سے گہرے دنیا کی سیر حاصل ہے۔ ثواب صاحب مدوح نے
 ہزار ہا روپیہ صرف کر کے الیا سفر و دراز فرمایا۔ اور پھر جملہ حالات
 سیاحت کو درج کتاب کر دیا تاکہ طبع ہو جائے سے کوڑیوں کے مول میں
 ہر شخص کو دنیا بھر کا حال معلوم ہو جائے۔ اور جبکا دل چاہے اگر
 کتاب کو بذرقہ سفر نیا کے سیر عالم کر آئے۔
 میں بلا تصنع کہہ سکتا ہوں کہ اتنی بڑے حال کو اس مختصر کتاب میں
 مفصل کیا لکھا گویا دریا کو نوے میں بھر دیا۔ حق سبحانہ تعالیٰ مقبول
 خاص و عام کرے۔ آمین و کرمہ۔

فقط

بعون صنایع ممکن و مکان و فصل خلاق زمین و زمان

خدا کا شکر ہو کہ کنجہ لا جواب رسالہ انتخاب دستور العمل سیاحان ہفت اقلیم کا چراغ



مبین شباب لواء محمد علی رضا بہادری با سوادہ اپنے سفر لوپ کے حالات تحریر فرما

مطبع گلزار محمدی میرٹھ میں منشی محمد خلیل کے اتمام سے چھپا

آہنگ فرنگ

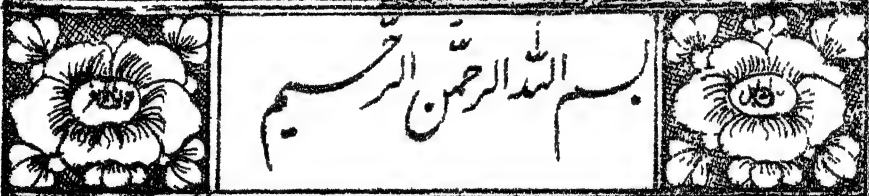
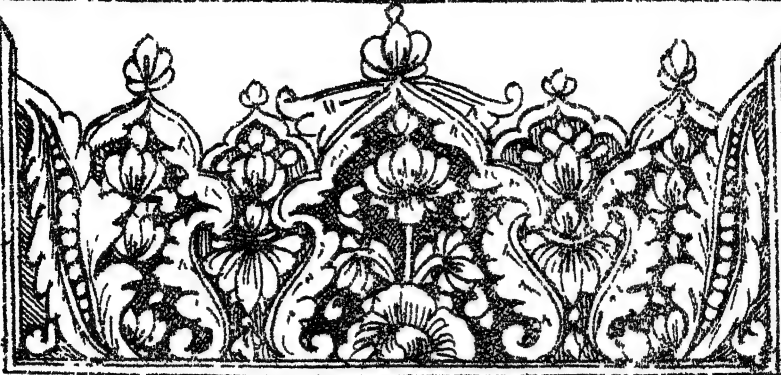
ضمیمہ

فرنگ فرنگ

ناظرین کو یاد ہوگا جو ابھی ابھی سفرنامہ یعنی فرنگ فرنگ جسکی ابتدا
 بزرگ سیری - روم اعلیٰ - و وسط فرنگستان - جرمن وغیرہ
 سی ہوئی تھی - اور انتہا کا علاقہ روس پر خاتمہ ہوا تھا -

اس تمام سفر میں واقعات چشم دیدہ کا التزام رہا - اور مجملہ حال سرحلہ
 کا درج سفرنامہ ہوا -

لیکن شالیقان کو ایف ملک روس - و پرش وغیرہ کو اس سے چندان
 سیری نہ ہوئی ہوگی - اسلی جو جو بنیاد و بلاو کہ ہماری آٹا و راہ
 قریب یا لبیب قرب کے اونکو داوی یا جبال نظر آتے تھے اونکو واسطی
 ملاحظہ ناظرین کے منہ اکثر احوال ملک روس رسالہ مقتدرہ مجملہ
 جہانت جہانت کے بطور ضمیمہ کے - رسالہ جداگانہ مرتب کیا اور
 نام اسکا آہنگ فرنگ رکھا - ناظرین ہی فقط یہ از رو ہی -
 راقم ند و ند و نہ ہی تچہ ند و پ دلو دو



کوئٹہ - مخصوص حالات - مردم شماری چار ہزار - یہ قصبہ
 ناحب لیڈ میں آبنائے بیل ملٹ کے - ایک خلیج میں واقع
 ہے - ارمین ایک قلعہ کے کنڈیرہ اب تک موجود ہیں اور شہر نیا ہے
 مستحکم ہے -

رائٹ بارائین جزیرہ ناحب لیڈ کے مغرب میں بمقام ۳
 میل اتار ماہ رینگ واقع ہے - اگرچہ یہ قصبہ چھوٹا ہے مگر ارمین

عظیم گم جا ہے اور مردم شماری اسکی تین ہزار ہے -

گو برسر - مخصوص حالات - مردم شماری اسکی تین ہزار ہے - اس میں ایک سرے
ایک گودام ستان خمگی جو دفتر حساب سے ملتی ہے - یہ مقام بندر گاہ
جزیرہ زلیٹڈ میں برکنار ابنائو گریٹ ہلیٹ فرمائی بورگ کے مقابل واقع
ہے دارالسلطنت ولندیز کوپن ہیگن تک ریل کی سڑک ہے اور بورگ
روز کلڈ سٹی سو کر گندی ہے - اور جہاز و جائے ٹاسے بورگ اور میونس ویدری
شیا - لعل وغیرہ تک جاری ہے -

مواین - ایک ڈنمارک کا جزیرہ ہے جو سوزر زلیٹڈ کے نام سے مشہور ہے
درمیان زلیٹڈ اور مالطہ کے واقع ہے - اس میں بجانب گوشہ جنوب
و مشرق ایک منارہ روشنی تعمیر کیا گیا ہے اور اسی جانب کو ایک چوٹے کی
کنکروں کی ایک بھاری واقع ہے جو کالس کلرٹ کے نام سے مشہور ہے
اور ایک مقام پر سمندر کے سطح سے پانوفیٹ بلند ہے - اس قصبہ کی
مردم شماری و آبادی تقریباً ۱۲ ہزار ہے اور جزیرہ زلیٹڈ میں قصبہ درواگ
بورگ سے بیکان آمد و رفت ہو سکتی ہے - جہاز و خالی کوپن سٹیج کین علاقہ
جرمن کو جاتے ہوئے قصبہ وروگ بورگ اور جزائر مواین اور ٹاسیٹ

قیام کرتے ہیں۔

نالی بورگ - حالات مخصوص (صفحہ ۲۷۸) مردم شماری - تین ہزار آٹھ سو۔ یہ مستحکم بندرگاہ خبریرہ فیونین کے مشرقی ساحل پر پرکنارے اہناسے گریٹ بلیٹ واقع ہے۔ اس میں ایک قلعہ اور جہاز کے تعمیر کا ایک کارخانہ ہے علاوہ ان کے ایک کل گنپہ اور ایک گرجا گھر ہے۔ اور انگریزی وکیل خباب ڈبلیو کورڈ صاحب کا گاہ بھی ہے۔ اس میں مقام سے قصبہ اوڈین سے تکتی ٹرک ٹیل جابی ہے جہاں سے انارگریٹ بلیٹ سے پار ہو کر جہاز خالی قصبہ کوسیریت روان ہوتا ہے اور وہاں سے ریل کو پینٹنگس تک جاری ہے۔ مایک جونپگ - حالات مخصوص آبادی (۳۳۴) یہ اگرچہ چھوٹا سا قصبہ ہے

مگر خبریرہ فالسٹرین اول مقام ہے اور گولڈ برگ سند کے ایک خوشنام حصہ پر مقابل خبریرہ لالینڈ کے آباد ہے۔ بھان لالینڈ فالسٹر کا عظیم گرجا بنا ہوا ہے اور ملک ڈنمارک کے ملکاون کا ایک قلعہ بھی تعمیر ہے جو لووی لٹینی کا روڈ کے نام سے مشہور ہے۔

اس مقام سے گرون سٹسی ہو کر جو خبریرہ فالسٹرین واقع ہے خبریرہ کو آدھرت ہو سکتی ہے۔ اور وہاں سے بذریعہ جہاز و خالی یہاں سے جہاز و خالی شہر کیل تک روان ہوتا ہے۔

لائسنس دہ دو نون خبریرو میں سے بڑا ہے۔ اس میں مقام سندھ بانی سے جو
مقابل نانیک ہونیک کے واقع ہے شہر میری بونک جو کہ بفریہ کا دارالسلطنہ
ہی ٹرک ریل جاری ہے۔ اور یہاں سے نیک شوکت جو مقابل لینگ لائنڈ
اور راول بانی بک جو مقابل فرمیں سے جاری ہے۔

اوڈین۔ سی آبادی اسکی سنہ ۶ میں (۲۰۸۰۵) تھی۔ یہ خبر
فیونین کا تحت گاہ ہے اور ایک قدیم شہر ہے۔ اور خلیج اوڈین سے
کس کنارہ قصبہ نالی بورگ سے بفاصلہ ۲۸ میل کے واقع ہے۔

سجیان ایک محل قاسم، جسکو فریڈرک چارم نے تعمیر کرایا تھا۔
اسکے سینٹ کوٹ کا گرجا عظیم فائی اوئی کا تعمیر سنہ ۱۸۵۱ء میں
تیار ہوئے اور بارہویں صدی میں ہے ہوئی تھی۔ سنہ ۱۸۵۱ء میں کیوٹ اور
تیسرے دن زمانہ سابق کے قائم ہیں۔ اس میں دو کتب خانہ اور ایک لوان
عالم کا بھی جو وہ ہیں۔

تیسرے دن جو ایک شخص گرجا بیٹا تھا اسی مقام پر متولد ہوا تھا۔
اس میں مقام سے۔ نالی بورگ شل فارت اسٹریٹ اور
سوسائڈ برگ بک لینگ لائنڈ کے جانے کیلئے ریل کی ٹرک جاری

لیکن درمیان میں اسٹرائٹ سے سونیڈ برگ کت ایک میل چوڑائی
سمندر کی طے کرنی ہوتی ہے اور فی لوگ کت جو متقابل ایل سین
کے ہے اور باگین سے کوریل جاری ہے۔

اس مقام میں خواب امی بی۔ میورس۔ صاحب وکیل انگریزی
مقام فرماتے ہیں۔

روز کلڈ۔ مردم شماری (۱۷۶۵۰) نفر ہے۔ یہ مقام زینڈ کے آبی
سے خلیج کے کنارے پر واقع ہے اور ملک ڈٹارک کا قدیم تخت گاہ ہے
یہ عمدہ آماج کا قطعہ زمین پر بلبدہ کوپن ہگین سے ۲۱ میل کے فاصلے پر واقع
ہے یہاں ایک قلعہ اور سیٹ لیوشی۔ اسکا گرجا عظیم۔ جو
نیرانہ شاہ کنیوٹ تعمیر ہوا تھا قائم ہیں۔ یہ گرجا عظیم تین عدد دی
میناروں سے اپنی نشان گاہ ظاہر کرتا ہے۔

یہاں علاوہ ان مقاموں مشہور کے ملکہ مارگریٹ اور دیگر شانہ زمانہ سابق
کے مقبرہ قائم ہیں۔

یہاں سے ٹرانک ریل کوپن ہگین کورسیر اور گالینڈ لوگ کو جو
گریٹ بلیٹ کے ساحل پر واقع ہے۔ اور مسینیڈ لینڈ کو جو متقابل اور

سہوید کے فالسٹین ہے جاری ہے -

سونڈ برگ - آبادی (۵۵۴۰) خبریرہ فیوینن میں مقابل خبرائیرہ -
ٹیسگ اور لینگ لینڈ کے واقع ہے - یہاں آبکاریاں اور جھارکے
کاکا خانہ ہیں - اور ٹیسگ ہٹ قریب نصف میل کے ایک گھاٹ بنا ہوا
جہاں سے مسافر سوار ہو کر پار جاتے ہیں -

ایس لینڈ

معنی ایس لینڈ لفظ کے خبریرہ ہے - نہ کہ برف و ارزین کا قطعہ جیسا کہ مشہور ہے
اور شاید اسی غلطی کی وجہ سے یہ خبریرہ سیاحوں کی نظر میں حقیر و بے توقیر
منصور ہوا ہے -

خبرائیرہ سوسو ہو کر مقام لیٹھ کی (۸۰۰) میل کے فاصلے پر واقع ہے اور خبریرہ
گیرن لینڈ سے (۳۰۰) میل کے فاصلے پر سے یہ خبریرہ درمیان (۶۵)
درجہ عرض شمالی اور (۲۰) درجہ طول مغربی کے واقع ہے - طول اسکا
(۳۲۰) میل اور عرض (۲۲۰) میل ہے - رقبہ چالیس ہزار مربع میل ہے
شہ ۸۶۸۰۰۰ میں تعداد مردم (۷۲۴۴۰) ہے - یہ لوگ نارمن لوگوں کے

نسل میں اسکی سرحد ویرہ قطب شمالی سے ملتی ہے۔ دن وسط موسم گرما میں ۲۳ گھنٹے سے ۲۴ گھنٹہ تک ہوتا ہے۔ دُناک کا سکہ کروں جسکی تعداد ایک صد اورے ہے۔ قریب ایک شلنگ ویرہ پنس کے ہوتا ہے۔ ایک شلنگ قریب نوے اورے کے ہوتا ہے۔ اور ایک پونڈ ۸ اکروتر کے برابر ہوتا ہے۔ تار برقی جزائر قروسو کو جاری ہے۔ جہاز و خالی لیتہ سے جزائر قروسو اور جزیرہ اٹیس لنڈ کو روانہ ہوتے ہیں۔ اور موسم گرما میں ایک ماہ میں دو مرتبہ روانہ ہوتے ہیں۔ جناب ٹرن بل صاحب اور کو سے لیتہ میں قیام پذیر ہیں۔

حال دُناک کے جہاز و خالی کا

لیتہ میں ٹھہرتے ہیں اور وہاں سے جزیرہ اٹیس لنڈ۔ ایک ماہ میں دو بار روانہ ہوتے ہیں اور قریب پندرہ یا سولہ خلیجوں میں مچھلی مارنے کے مقابلوں پر قیام کرتے ہیں۔ دریافت ہو سکے گا۔

اس جزیرہ کا جناب کریٹل براٹن صاحب سیاح نے نقشہ تیار کیا ہے۔ جون جولائے اگست ستمبر یہ ماہ سیاحی کیلئے بہت موافق ہیں آپ وہاں بھان کی خوب صحت بخش ہے۔ شب کو کسی قدر خنکی ہوتی ہے

اگرچہ بارش اکثر ہوا کرتی ہے مگر آفتاب میں طلش ہوتی ہے۔ اور خوب روشن رہا کرتا ہے۔ اسچکے کی ایک قسم کی مچھلی نامی سامن۔ اور پرندوں کا خوب شکار ہوتا ہے۔ وہاں کے سفر کیلئے صرف ایک چھوٹا سا خیمہ ایک زین اور سواری کے بوٹ مہ چید عدد و خندقہ و قح۔ نمک ملایا ہوا گوشت اور شوربا اور ایک تیراب کے چراغ کی اور سی شوگی ضرورت نہیں۔ وہاں سریم سوختنی وغیرہ دستیاب نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں خباب تھارگری مورگہ سندھ سنیڈ صاحب مقام ریک جاوگ پر سب سامان وغیرہ ہم پہنچاتے ہیں اور مچھلی و پرندوں کے شکار و ملک کے اشیاء و دید کی سیر کا بھت عمدہ طور سے بندوبست فرماتے ہیں۔ یہ صاحب زبان انگریزی میں گفتگو کرتے ہیں اور کچھ پڑھ بھی سکتی ہیں اور نہایت معتبر شخص ہیں تہر سبیل خط مشعر تعداد مردان مورگہ تشریف لاکر جہاز و خالی کو مشرف فرماتے ہیں۔

اٹلیس کینڈ۔ اگرچہ کوہ آتش اور اپنی صورت زمینی کی وجہ سے اکثر مشہور ہے مگر سیاح کو بخیر برہنہ میدان و پھاریوں کے کوئی شے نظر نہیں آتی۔ کوہ ماے اس جزیرہ کے جو لوکس کل کے نام سے مشہور ہیں اکثر برف سے ڈھکے رہتے ہیں

اور کچھ خند سطح میدان برف سے پوشان - چھوٹی چھوٹی ندیاں اور آب ہیں -
 قریب بتیس کے خود وکلان کوہ آتش فشان ہیں - اور لاوا کی جو ایک قسم
 رقیق چشمہ آتش فشان سے جاری ہوتا ہے بڑے وسیع میدان ہیں - یہاں
 چشمہ ہی ہیں - جسے کچھ اور گرم پانی روان ہوتا ہے - وہاں نہ درخت وغیرہ
 نہ اناج پیدا ہوتا ہے نہ شکر ہیں نہ سرس - نہ گاریاں میسر آتی ہیں -
 آمدورفت کیلئے صرف بالو بھجھتے ہیں - مگر گوبھی والو کاشت کئے جاتے
 ہیں - اور بھیر اور لوشیون کیلئے معمولی قسم کا گیاس پیدا ہوتا ہے -
 کوہ نہایت بلند چوٹیاں پہاڑوں کی جنوبی و مشرقی ساحلوں کی جانب واقع
 ہیں - ایک چوٹی جو ہیکہ کے نام سے مشہور ہے اور جسکی چاروں طرف برقی میدان
 اور بڑے بڑے شیشے کے پشتے اور نالے ہیں اور آتش فشان کی ایک ہی چوٹی
 جو ۵۸۶۰ فٹ بلندی پر پہنچتی ہے EYJAFIALLA چوٹی جو

JOKULL اور KOTTOGIA کے متصل واقع ہے -

۵۵۰۸۵ فٹ بلند ہے ARAAFA جو انیس لاکھ تین ہزار فٹ بلند ہے

JOKULL میں ہے (۶۴۲۵ فٹ بلند ہے یہ قطعہ قریب

چار سو ملج میل وسعت میں ہے - ایسی ہی پہاڑ کی ایک چوٹی جسکی متصل

جناب WATTS صاحب کا سہ ماہ میں گزرا ہوا تھا (۵۰ ۷۱) فٹ بلند تھا

SNAFELL کے بلندی (۵۱۸۰) فٹ ہے HERDUBREAD.

(۵۴۵۰) فٹ بلند ہے۔ اور آتش فشان رقیق کی ایک ندی کے متصل ہے

طول ۳ میل اور عرض (۲۲) میل ہے اور جوا شکبہ کے نام سے مشہور ہے

مقل AKUREYI اور HUSAVIK کے جانب REINDEER

اور RENYABLID کے روان ہوتی ہے واقع ہے۔ دانہ ASKJ.

۸ میل محیط میں ہے۔ ایک دوسرے SNAFELL جو جانب مغربی سہاں

واقع ہے ۵ ۴۱ م فٹ بلند ہے۔

ایک درہ SPRENGESSANDR کا مہینہ ۱۸۰۰ میں جناب مسٹر

میک صاحب نے با دوا ایک رہبر کے فرمایا تھا۔

اس درہ میں بخت کو ہر اڑتا ہے اور دلدل سے پڑے اور متصل

AMARFELLSJOKULL کے واقع ہے۔

مقام REKJABLID میں تانبہ اور گندک کے کارخانے جاری ہیں۔

گندک یہاں کا عہدہ اور اوسط درجے کھرا اور ایا صاف ہوتا ہے کہ اس کے صاف

کمرینکی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس حالت میں زمین سے کہو داجاتا ہے

اسی ماستائین جہان میں بارکر کے روانہ کیا جاتا ہے۔

شمارک مچھلی کانٹیل - گاڈ لور + تیل کے نام سے فروخت ہوتا ہے۔

ریک جاوک کی آبادی تقریباً سولہ سو یا اٹھارہ سو کے قریب ہے

اور گورنر جنرل خباب فن سین صاحب و لٹپ اور پارلیمنٹ کا قیام گاہ

ہے۔ اس مقام میں ایک عمارت پارلیمنٹ کی طیارہ بندی ہے۔ ایک

مگر جابے عظیم مہ ایک کتب خانہ اور کانچ کے تعمیر ہیں۔

W.G. SPINCE PATERSON.

عام مکانات لکڑی اور مٹی کے بنی ہیں اور وکیل

(صاحب بھی یہاں رولق افروز رہتے ہیں۔

RELYAHLID سے سڑکین قریب (۲۵۰) میل تک براہ

ہیکلہ چشمہ کلان۔ آرتی فیل وغیرہ کے AKUREYI.

مکت جاری ہیں۔ اس مقام کی جانب شمال متصل۔

HANKADAL کے چشمہ کلان واقع ہے۔ اور محیط اسکا

قریب ۱۵۰ فٹ ہے۔

اس چشمہ سے گرم پانی (۱۵۰) فٹ بلند اٹھتا ہے۔

GULLFASS کا آب رجو جانب مشرق ہے HITVA ۱۰۰ فٹ

لشیب کی جانب واقع ہے

لیپ لینڈ

ملک لیپ لینڈ جس کا کچھ حصہ زیر حکومت سویڈن اور ناروی اور اکثر حصہ مات سلطنت روس ہے۔ عرض شمالی کے ۶۴ درجے سے دائرہ قطبی شمالی تک۔ اور بحر اطلانتک کے سیاحل سے بحر ابيض تک وسیع ہے۔ رقبہ اوسے لیپ لینڈ کا ایک لاکھ مربع میل ہے۔ اور اوس حصہ ماتحت سویڈن کا رقبہ (۵۰۰۰۰) میل مربع ہے۔ آبادی صرف تیس ہزار نفر مگولین نسل کے ہیں۔

اس ملک میں ایک بھٹ بڑا سلسلہ کوہستان کا ہے۔ جو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلا گیا ہے۔ ان پھاڑوں میں سے بھٹ سے ندی ونا لے جاری ہیں۔ اور بحر شمالی اوخلج با تھہ نیسا میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض بعض چوٹیاں اس پھاڑی چھ ہزار فٹ سے زیادہ بلند ہیں۔ اکثر حصہ جنگل سے پر ہیں جس کے درمیان بڑے بڑے دریا اور جہلیں ہیں۔ ہر قسم کے شکار یہاں پیش آتے ہیں۔ اور گنجان جنگل میں ریچھ سمیڑے بارہ سنگے وغیرہ افراط سے ہوتے ہیں۔ اور ندیاں ہر قسم کی مچھلیوں سے پر ہیں۔ زراعت کم ہوتی ہے۔

باشندگان جمہلی اور بارہ سنگی سے اوقات لبری کرتے ہیں۔ مگر بعض اوقات بارہ سنگی کے دودھ گبی وغیرہ کے عیوض میں کوودون وغیرہ ہی حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ لوگ کچھ اور پائین درخت کی چھال کھڑوٹیاں کھاتے ہیں۔

زبان پہلے باشندون کی براعظم ایشیا کی شاخ ہے۔ یہاں کا موسم (۹) ماہ تک رہتا ہے۔ بھت سخت ہوتا ہے۔ مگر موسم گرما میں خوب اور عمدہ گرمی ہوتی ہے۔ یہاں پر سکہ اوسی ملک کا راج ہے۔ جسکی سلطنت کا اس ملک سے تعلق ہے۔ آمدورفت بذریعہ جہاز دھانی کے ہم برگ برجین ڈران تھیم وغیرہ مقبوضہ سر ٹرام لو سمیرٹ۔ اور اس شمالی تک موسم گرما میں جاری رہتی ہے۔

ہیمیرٹ بحر شمالی میں اس شمالی کے گوشہ جنوب و مغرب میں ساحل کے فاصلے پر خبریرہ HVALOS کے شمال میں واقع ہے۔ وسعت اسکی درمیان ۴۰ + ۵۰ عرض شمالی اور (۲۳) درجے چالیس دقیقہ طول مشرقی کے ہے۔ یہ قصبہ یورپ کے نہایت شمالی شہروں میں متصور کیا گیا ہے آبادی دو ہزار لغز ہے۔ اور ایک لہراے۔ این سین نامی۔ سطحی رفع تکلیف مسافران۔ تعمیر کی گئی ہے۔ بارہ سنگی اور غائب

کا شکار جنوب ہوتا ہے۔

سراگائے اور سیل جالور بحر شمالی کے پرند اور سفید بچھ وغیرہ کا بھی شکار ہوتا ہے۔
کوہ المائی فین (۱۲۲۰) فٹ بلندی - راس شمالی ۱۵ - ۱۰۔

۱۶ - طول پر واقع ہے - اس سے ایک ہزار گز کے فاصلے پر ایک نہایت
 شمالی راس **KUIVSKJAERADDEN** نامی واقع ہے - اس کا مقام

پر وسط موسم گرما میں دس ہفتے کا ایک دن اور موسم سرما میں دس
 ہفتے کی ایک رات ہوتی ہے - یہاں سے - وارڈ سواور وادو لوٹ آمد و رفت
 جاری ہے - اور موسم گرما میں جہاز دہانی تمام لو ڈران پیچ اور کرکسیٹ اینا
 بہت روان ہوتے ہیں -

لولیا + لپ لینڈ کے ساحل پر لورینا سے ۴۲ میل جنوب جنوب و جنوب
 خلیج ہاتھ یا دریا لولیا کے دماغ پر واقع ہے - یہ دریا دو سو میل طول
 میں ہے - ایک عمدہ ذخیرہ لکٹ میں واقع ہے آبادی اس کی (۴۰۰) ۳۰
 نفرین - شہر اور ڈمبر کی تجارت خوب جاری ہے -

نائب وکیل نکولس صاحب کا قیام گاہ ہے - موسم گرما میں جہاز دہانی
 ہفتے میں دو بار - اسٹاک ہوم کو روان ہوتی ہیں - اور آٹا راہ میں کی

مقاموں پر قیام کرتے ہیں۔

پٹیا۔ لویہ کے گوشہ جنوب و مغرب تیس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آبادی دو ہزار نفر ہیں۔ یہ محلہ بندرگاہ ہے۔

لوٹینا۔ اسی لب لیڈین دریا کے لورینا کے دانے پر آبوی (۷۷۷ میل) کے فاصلے پر واقع ہے۔ پھلیان پشینہ لونا شہر ڈمبر سن وغیرہ کی تجارت کثرت سے ہوتی ہے۔ آبادی (۹۰۰) نفر۔ قصبہ HAPARANDA جو اس کے مقابل واقع ہے۔ ماتحت ملک سویڈن ہے۔

ٹرام لو۔ آبادی اسکی (۷۰۰) نفر۔ یہاں ایک سرائی اور ملک ناری میں یہ ایک بڑا کاروبار کا مقام ہے۔ اور خوشا بندرگاہ ہے۔ آب دھوا اسکی معتدل ہے۔ اور خیرہ دالو کے جنوب میں واقع ہے۔

خیرہ دالو لافوڈین کے پرے درمیان خط عرضی شمالی ۴۰ درجہ ۶۹ اور خط طولانی مشرقی کے ۵۰ درجہ ۱۸۔ واقع ہے۔ یہاں ایک عظیم گرجا دیوان عام ایک عجائب خانہ۔ اور پشینہ وچرم کی خرید و فروخت کی دو کمالات بھی ہیں یہاں سے قصبہ۔ ٹراس ڈیل کی چھائی کو اور ٹراس ڈیل اسٹینڈ کو۔ (۲۶۳۰) فٹ بلندی۔ آمد و رفت جاری ہے۔ ساحلوں پر جہاز خالی

آتے جاتے ہیں۔ انگریزی نائب وکیل T. B. HALTY. صاحب کا۔
 یہاں قیام گاہ ہے۔ دریائی گھوڑا۔ بارہ منگا۔ اور سیل جانور کا بھان شکار
 ہوتا ہے۔ بھان سے جناب نارڈین سیک جولد صاحب اور جولد
 شہدائے عین اپنی یادگار شمالی و مشرقی سفر دریا کے واسطے روانہ ہوئے تھے۔

فین لینڈ

یہ ملک روس کا صوبہ ہے اور شہدائے عین دستیاب ہوا تھا۔ خلیج بائوٹھ نیا
 اور فین لینڈ کے درمیان واقع ہے۔ اس ملک کے آٹھ ضلع ہیں اور سب ایک
 گورنر جنرل کے ماتحت ہے۔ جبکہ صدر مقام ہیل سنیک فورس ہے علاوہ آٹھ
 ضلعوں کے تین اور ضلع ہیں جو ایک سردار پادری کے ماتحت ہیں جبکہ صدر
 مقام آلو ہے۔ شہدائے عین آبادی اسکی بیس لاکھ کسٹھ ہزار نفرتھی۔ یہ لوگ
 خصوصاً گاتھک نسل کے ہیں اور سب علاوہ فقیر اور پیش کے تو تھکر کے
 پروین۔ رقبہ (۱۴۹۰۰۰) میل مربع ہے۔ وسط میں اکثر جنگل اور جبلین
 اور سب حل کے سمت سنگ مرمر کے جزیروں کا ایک سلسلہ ہے۔ جو بالکل
 جنگل سے پھرے۔ سنگ مرمر کی اکثر کانیں ہیں۔ آب و ہوا بارشی ہے۔ ریل

کی شرکین یہاں پر سرکاری ہیں۔ اور طول میں (۱۰۲۰) میل ہیں۔ سکہ ۳۸۳
 میں تعداد و آنکھ نجات (۱۸۸) تھی۔ جہاز تجارتی کی تعداد (۵۵) ۱۶ جنہیں
 ہر ایک میں دس ہزار آدمی سوار ہوتے ہیں۔ دنیا نام کا ایک سکہ یہاں
 رائج ہے جسکی ایک سو ۱۰۰ پیسے کے برابر ہوتے ہیں۔ کاغذ کے سکہ بھی
 رائج ہیں علاوہ اس کے سونے چاندی کے بھی سکہ مستعمل ہیں۔

یہاں جہاز دخانی بھی جاری ہیں علاوہ جہاز دخانی کے کشتیاں بھی مہیا ہتی
 ہیں اور اسٹاک ہوم سے آلوٹ سنیت پیٹر برگ کے ۲ گنٹہ میں اور

بذریعہ دریا براہ ہیل سینگ فورس ۳۶ گنٹہ میں داخل ہوتے ہیں۔

آلو سے جہاز دخانی خلیج ہاتھ نیا کے شمالی قبضوں کو ہفتے میں دو تین بار روان
 ہوتے ہیں۔ وہ قبضہ جس کے ساتھ آمد و رفت جاری ہے مندرجہ ذیل ہیں

نسٹ جونی بورگ کرسٹین اسٹڈ والناسخری بالی۔

جیکوب اسٹڈ کیم لاکری بالی الیا بورگ اور ٹوینا۔ پسافر لوگ

اسٹاک ہوم سے سنیت پیٹر برگ کو جاتے ہوئے اٹار راہ میں فن لینڈ

اور ہیل برگ وغیرہ کی سیر کرتے ہیں۔ جب سیاح لوگ سیر کر چکے ہوں

اور کرایہ جہاز وغیرہ ادا کرتے ہیں اور سوقت ان سے سندرا ہداری علاقہ

غیر کی واپس لیجاتی ہے۔

آلو۔ کی آبادی (۲۴۶۲۰۰) نفرین۔ سرای اور گرین لوکون کے گرجا تعمیر
یقضہ صدر مقام سابق دارالخلافہ نین لینڈ کا تھا خلیج ہاتھ نیا کے شرقی
ساحل پر آباد ہے۔ تجارت کا مرکز اور جزائر لائیڈ کے مقابل واقع ہے۔ یہاں کے
مکانات رنگین لٹری کے بنی بن اور ٹرکین خوب کشادہ اور چوڑے ہیں موسم
سرمایہ متوسط حرارت ۲۱ درجہ کی رہتی ہے۔

سرفاپوری کا قدیم گرجا عظیم حشت تعمیر ہے۔ اسبلین ایک بڑا باجا۔
ارمن ہے۔ اور چھوٹے چھوٹے عبادت خانے جنہیں عمدہ آہنی جھنجھری اور دیواریں
رنگ سی رنگی ہوئی ہیں۔ یہاں پر مکان سرکاری تماشا گاہ اور معلم پر تھیں
صاحب کے ایک بت بھی بنی ہے۔ چار کے باغات اور دیا کے دھانے پر
ایک قلعہ بھی تعمیر ہے۔

خسرہ ان سالہ میں جو فن لینڈ کے بہشت کو نام سے مشہور ہے بے نظیر۔
شاہ بلوط کے درخت۔ اور دیہاتی محل ہیں۔ اس کے ساتھ ہر قوت بڑی جہاد
یا چارپائی کی گاڑی کے آمد و رفت ہو سکتی ہے۔ یہاں انگریزی وکیل جناب
فریکیل صاحب کا صدر مقام ہے۔

جورنی بورگ - بندرگاہ ہے۔ اور آبو سے قریب ایک سو میل کے فاصلے پر دریا
لیو مو کے دہانے پر آباد ہے۔ مردم شماری اسکی (۷۵۰۰) نفری - تجارت
شعیر و مال وغیرہ کی ہوتی ہے۔ بھان انگریزی وکیل خباب روس لیسٹ
صاحب کا قیام رہتا ہے۔

یورگا - آبادی اسکی (۳۵۰۰) ریل کی ٹرک اور سرائے واسطی سائش
مسافران - یہ قدیم قصبہ خلیج فن لینڈ کے ساحل پر آباد ہے۔ اور اس میں
ایک گرجائے عظیم بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ جسکی بنارس ۱۷۶۱ء میں ڈالی گئی تھی
تمباکو پنی کے لکڑی کے پائے خوب طیار ہوتے ہیں۔

بریس ٹیڈ - یہ ایک بندرگاہ ہے اور آبو سے ۲۱۲ میل کے فاصلے پر واقع
ہے مردم شماری (۳۵۰۰) نفریں۔

ایچی ناس - یہ بھی ایک چھوٹا سا بندر ہے اور ہنگو سے ۲۰ میل کے فاصلے
پر درمیان آبو اور ہسل لینگ بورگ واقع ہے۔ آبادی (۱۵۵۰) نفری
کے ہے۔ ہنگو ایک نیا قصبہ اور بندرگاہ ہے۔ تمام موسم سرما میں آمد و رفت
جاری رہتی ہے۔ اس مقام پر آباد ہے۔ جہاں خلیج ہاتھ نیا اور فن لینڈ کا
انفصال ہوتا ہے۔ جہاں سے سرکاری جہاز دفانی ڈاک کے جو خصوصیات ہیں

مین روان ہونے کی غرض سے تعمیر کئے گئے ہیں ہر روز جاری رہتی ہیں۔ بشرطیکہ
 موسم موافق ہو اور اسٹاک ہوم کو ۲۴ گھنٹے کے عرصے میں پہنچتی ہیں۔
 اسی مقام پر ^{۱۷}الہ امین باشندگان سوڈن کو شکست فاش دی گئی
 تھی۔ **ہیل سنگ فورس** آبادی اسکی (۲۷۳۱۵) نفر ہیں
 گھاٹ پر سرائے اور نجائی مکان تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس میں کئی چار کے باغ ہیں
 خصوصاً **برنس پارک** نام کا باغ بہت نامی ہے اور اس میں باجا بجا جاتا
 ہے یہ قصبہ فن لینڈ کا دار الخلافہ گورنر جنرل کا صدر مقام نہایت خوشنما اور
 موسم گرما کا جگہ پناہ ہے۔ سینٹ پیٹریک ۲۵ میل کے فاصلے
 پر خلیج فن لینڈ کے ساحل پر بنیاء ڈالگیا ہے۔ اس میں گریب لوگون کا گرجا
 بھی ہے جبکہ نیلا گنبد اور عمدہ ستارے اور ستون ہیں اور نف صاحب کی تعمیر
 کی ہوئی قربان گاہ ہے۔ اس نیلا گنبد کے چرخی سے ملک کی خوب کیفیت
 نظر آتی ہے۔ اس عمارت کے اطرافوں میں ایک مدرسہ عظیم اور قانون کی
 مجلس کیلئے مکان بنائے گئے ہیں۔ اس مدرسہ میں استادوں کے پانچ
 گروہ اور ۳۴ معلم ایک عجائب خانہ معدنی اشیاء کا بڑا ذخیرہ اور ایک
 کتب خانہ ہے جس میں اسٹی ہزار جلد کتابوں کی ہیں۔ حجاز و مغربی مستحکم قلعہ

سوئی بورگ نام کے نیچے بندرگاہ کے جنگی جہاز کے سامنے سے گزرتا ہی یہ بندرگاہ
 شہر ۱۴ مین سوئیڈن کے باشندوں سے ہاتھ لگا تھا اور مالیان پرہ نے
 اسکو لوپ سے اڑا دیا تھا۔ خلیج کے اوپری جانب کو قلعہ جات بورگا بوی کوزا
 اور فرٹیک شان آباد ہیں۔ اخیر قصبہ کی مردم شماری (۲۲۰۰) نفرین
 اسی مقام پر سوئیڈن کے باشندوں نے سنہ ۱۶۸۰ مین فن لینڈ انگریزوں کو
 تفویض کیا تھا۔ دکلار گٹ صاحب و ڈونر صاحب کا بھی قیام گاہ
 کوٹکا۔ ایک جدید قصبہ۔ اور شہر کی تجارت کا مرکز ہے۔ ہیل سنگ فوس
 سے قریب ایکھد میل کے فاصلے پر دریا سے کمپنی کے دنانے پر آبادی اس
 مین بندریہ جہاز و خالی یا ڈاک کے بالونے آند و رفت جاری ہے۔
 کیوپی او۔ آبادی اسکی (۵۶۰۰) نفر۔ دار الخلافت۔ مومہ ایک
 گرجائے عظیم کے کالیو جہیل کے کنارے پر آباد ہے۔ اس ملک مین صد تالار
 مین۔ کمی لکڑی چیز کے کی کلین مچھلی مارنے کی عمدہ جگہ ہے۔ یہاں کے گہورے
 صحت مشہور ہیں۔ جہاز و خالی یہاں سے دے ماحیل کی راہ سے قصبہ
 وائی بورگ کو روان ہوتا ہے۔ میری سیم۔ مجمع الجزائر لائیڈ کے بیرون جاب
 کو ایک چھوٹا سا بندرگاہ ہے۔ آبادی اسکی (۳۶۰) نفرین۔

لوبرسند - اسکے مشرق جانب کو آبادی ہے۔ یہ قصبہ ۱۶۰۴ء میں دستیا سے ہوا تھا۔

ٹیمبر فورس - آبادی اسکی سنہ ۱۸۵۳ء میں (۱۵۰۲۰) نفر تھی۔ اس میں مسافر خانہ اور ایک مکان خاص و عام کے نشت کیلئے تعمیر کیا گیا ہے۔ یہ قصبہ ایک دوسری جھوٹی میں چیسٹر کے مثل ہے۔ اور آلہ کی ریل کے سڑک کے اخیر پر ایک عمدہ دلچپ موقع پر آباد ہے۔ اس مقام پر صدائے لکڑی چرنے کی کلین اکثر حصہ روس کا براعظم ایشیا میں واقع ہے۔ جہاں سائی پرنا وسط ایشیا کرغی کا میدان اور ترکستان شامل ہیں۔ اسکی آبادی نسبت اوس حصے کی جو یورپ میں ہے بہت ہی کم ہے۔ یعنی رقبہ ایشیا روس کا یورپی روس سے وہ نسبت رکھتا جو پانچ گونین کے ساتھ ہے۔ اور آبادی کی نسبت وہ ہے جو نو کو سٹریٹ لوانسی کے ساتھ ہوتی ہے۔

یورپی روس میں فن لینڈ اور کوہ قاف کی آبادی مشمول ہے۔ یہ حصہ عرض شمالی کے (۴۳) اور (۷) درجے اور طول مشرقی کے (۱۸) اور (۶۵) درجے کے درمیان واقع ہے۔ زیادہ سے زیادہ طول کوہ قاف کے نہایت جنوبی سر سے لیسپ لینڈ کے شمالی ساحل تک - ۲۲۰۰ میل ہے۔

اور عرض پولینڈ کے مغربی ساحل سیلورل کوہ تک (۱۰۰۰ میل) سیلورل - لخی
 کل یورپ کے عرض سے نصف ہے رقبہ اسکا بیس لاکھ مربع میل ہے۔ دس لاکھ
 مربع میل رقبہ لایچ - ہرج - الیش - دیوداز اور شاہ بلوط کے درختوں سے
 چھری - چھ کل رقبہ صحرا عظیم کا جز ہے۔ جو وسط یورپ میں بحر شمالی سے بحر اسین
 اور کوہ یورل تک وسیع ہے۔ چھ ملک ویران ہے اور دیہات و قعات سب گیان
 ہیں صرف چند باج جات مثل سنیت پٹری برگ - ماسکو - کیو - وغیرہ - یہ
 نسبت دیگر قبضوں کے بھتر میں۔ اس حصہ میں سب سے بلند بھاڑ کیری مٹی شیں
 ہے۔ جسکی بلندی سمندر کے سطح (۱۳۰۰) فٹ بلندی - بعد اسکے ایک دوسرا
 بھاڑ جو دریا ٹائی والگا اور ڈولائی ناس کے چشمہ کے قریب ہے۔ اور (۱۱۲۰)
 فٹ بلند ہے کوہ یورل (۵۴۰۰) فٹ بلندی - جزیرہ نما کیری میا کا کوہ
 چھری داغ (۵۱۴۰) فٹ بلندی - اور کوہ البرز (۱۸۴۹۰) فٹ بلند ہے
 آب و ہوا موسم سرما میں نہایت سرد اور موسم گرما میں نہایت گرم ہے نسبت
 اور کسی حصہ یورپ کے جو موسم عرض طول میں واقع ہے مٹی ہے۔ جنوبی حصہ
 میں موسم بھار خوش گوار و معتدل ہوتا ہے۔ اگر موسم گرما زیادہ طویل ہوتا ہے
 اور سخت گرمی پڑتی ہے اور مینہ کم برساتا ہے۔ موسم خزان بعد میں ہوتا ہے

اور موسم سرما کی مدت قلیل ہوتی ہے اور برف بھی کم پڑتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات
 نہایت سرد اور سخت ہوتا ہے۔ وسطی قطعہ میں جو درمیان ۵۴ اور ۶۷ درجے
 کے واقع ہے سخت سردی ہوتی ہے۔ اور شمالی حصہ میں موسم سرما دیر پا اور
 بھت شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بوجھ برف کے لوگ بیج
 گاڑی کے دیوے سے مسافرت کرتے ہیں۔ اور سینٹ پیٹریک کے قریب جہاں
 گندم کی زراعت حد انتہا ہے۔ موسم سرما ماہ ستمبر کے اخیر سے ماہ مئی کے شروع
 تک رہتا ہے اور بعد ایک دم موقوف ہو جاتا ہے۔

اوسط تعداد برف گرنے کی کل (۷۷) یوم ہے۔ اور ملکوں میں جو دوائر
 قطبی کے درمیان ۶۷ درجے سے ۷۴ درجے تک واقع ہیں۔
 موسم سرما میں نہایت سخت سردی پڑتی ہے۔ اور گرم موسم میں خوب گرمی
 ہوتی ہے۔ شمال میں دائرہ قطبی کے ساحل کے قریب تک درخت پیدا ہوتے ہیں
 مگر اسکی پرے سمندر عام بیخ کی صورت کے رہتے ہیں۔

اس سمندر کو ناروین جولڈ صاحب نے طے کیا تھا۔ جب کہ صاحب
 مذکور نے اپنا مشہور شمالی مشرقی سفر کیا تھا۔

یہاں جالوزان صحرائی کا مثل گرگ۔ خرس۔ بارہ سنگا۔ ایک۔ اور

جنگلی بہنیر وغیرہ کا خوب شکار ہوتا ہے۔

ترکیب زمینی اور مٹی اشیاء و ان کا بیان

ترکیب زمینی اکثر چٹانوں کی ہے۔ جنگل درمیان ایک قسم کی قدیم سڑج ریتی کی تھ اور اوپر پامات جھیلین ہیں۔ کوہ یورل کے بلوری اور سیٹ کے چٹانوں کے درمیان سونا۔ چاندی۔ پلاسٹیم۔ تانبا۔ لوہا۔ اور چینی مٹی پائی جاتی ہے۔ دریائے ڈونٹس کے کنارے پر کھر کاف تانبی قصبہ کے گرد و نواح میں کوئلے کی کانیں ہیں۔ ناؤ گوروڈ۔ ویر ماسکو ریتن کلوگا۔ ٹولار کیو اور کھر کاف کے وسطی زمین ہی کوئلہ میسر آتا ہے۔ اور فن لینڈ میں سنگ مرمر کی کانیں ہیں۔

دریائے روس۔ ملک روس میں والکا نیپر نیسٹر ڈان اور ڈوالی ناٹری بڑی ندیاں ہیں۔ دریا والکا جو بحر کاسپین میں داخل ہوتی ہے ۲۴۰۰ میل طویل ہے۔ اور یہ دریائے سیل زیاوہ طویل ہے۔ شہر کے کارخانے کاغذ روئی سن وغیرہ کے کارخانے ہیں۔ پہلی کے شکار کی عمدہ جگہ ہے۔ بعض بعض ندیوں پر ایک ایک میل طویل کے پل

لتیبر کئے گئے ہیں۔

لی ویسٹی ٹائس:- آبادی اسکی (۶۲۸۸) نفرین۔ نورٹین۔ اور ٹیمرور
کی سرکٹ ہیں۔ یہ ایک عمدہ دارالسلطنت ہے اور چاروں طرف سے جیلنگس گھرا
ہے۔ اور بھت خوش منظر ہے۔ یہاں سے سینٹ پٹرس برگ ریل
ریل کی سڑک جاری ہے۔

یولیا لوگ آبادی اسکی (۱۰۶۶۵) نفرین۔ اس جگہ سرائے اور مجلس خاص
و عام کے مکان موجود ہیں۔ فن لید کا اول بندر گاہ ہے۔ اسی مقام پر دارالریاست
ہے۔ اور مکانات یہاں کے بھت عمدہ ترتیب کے ساتھ بنائے گئے ہیں یہاں
شہتیر پھلی اور رالی کے روغن کی تجارت کثرت سے جاری ہے۔

جہاز خانہ۔ اور آبو۔ اور اسٹاک ہوم۔ کو بھائی روان ہوتا ہے۔
انگریزی نائب وکیل لیا برگ کا قیام گاہ ہے۔

واسا۔ آبو سے ۲۵ میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ مردم شماری (۵۰۰۰) نفر
ہیں۔ دارالریاست کی اس جگہ ۱۶۶۱ء میں بارہویں چارلس نے بنیاد
ڈالی تھی۔

وای لوگ۔ آبادی سنہ ۱۶۰۰ء میں (۱۲۶۶) نفر تھی۔ سرائے اور مجلس

خاص و عام کامکان تعمیر ہیں۔ یہ بندرگاہ سینٹ پیٹرس برگ سے آٹھ سو اسی میل کے فاصلے پر ایک عمدہ خوش منظر جگہ میں واقع ہے۔ مہارشدہ قلعہ کے نشانات اب تک اس جگہ موجود ہیں۔ جہاں کہ قدیم شہر آباد تھا۔

امپراتوری آسٹریا نے لینڈ میں نہایت عمدہ اور قریب ۲۴۳۰ فٹ بلند ہے اور ۲۲ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ انگریزی وکیل ولف صاحب اور اسپرو صاحب کا قیام گاہ ہے۔

یورپی روس مع لونیڈ

روس ایک بھت بڑی سلطنت ہے جس کا کچھ حصہ براعظم یورپ میں واقع ہے اور کچھ براعظم ایشیا میں۔ روس کے دیبا سب عمیق نہریں ہیں اور نہ او سمین کسی جگہ آٹھ سو ہیں۔ اسی وجہ سے او سمین کھلی بات دلچسپی کی ہیں۔ انہیں سے اکثر ٹھہرنے والی لگی ہیں۔ جہاز و خالی صرف موسم گرما میں روانہ ہو سکتا ہے۔ اس ملک میں جہیلین کرپشن۔ سب سے بڑی

جہیل لید و گا ہی۔ اس میں سی دریائی نیو نکلا ہے۔ بعدہ اس سے چھوٹی
اونگا جہیل ہے۔ دریائے والگا کی ایک شاخ نامی ہے۔ ویزا اور مٹا
کے درمیان ایک نھر آٹھ یا دس میل طول میں بنائی گئی ہے۔ اور اسی نھر سے
ملحق کئی چھیلیں یکے بعد دیگرے ہیں۔ اور اسی وجہ سے سینٹ پیٹرس برگ
سوا ستر اخان تک کہ (۳۲۰۰) میل کا فاصلہ ہر موسم گرا براہ نثری سفر
ممکن ہے۔

روس کا نصف حصہ جو ۵۵ درجہ شمال کو واقع ہے بالکل ویران اور دلدلی
ہے۔ اور باقی نصف جنوب کی جانب ممکن الزراعة ص ۶۹۶۰۰۰
مربع میل زمین ایک عجیب قسم کی جو نباتاتی چیزوں کی قسم ہے اور اس کی کتب
میں کھین کھین تین تین اور کھین کھین پانچ پانچ فٹ اس ٹھہ کی گھرائی
ہے۔ مغربی روس کا اکثر حصہ ریگستان ہے۔ بعض بعض جا دلدلی ہی
ہے۔ اس ملک کا وسطی حصہ نہایت دولت مند اور بھت ہی گنجان آباد
ہے۔ اور اکثر بھوار میدان ہے۔ اگرچہ بعض بعض جگہ کیقد بلند ہے دریا
والگا کے پرے ایک بھت بڑا میدان اس زمین کا ہے جسے اوسمی زبان
میں اسٹیپ کہتے ہیں۔ وارسا اور وین برگ کے درمیان ۴۵ درجہ کا

تفاوت سم - یعنی $\frac{1}{4}$ گھنٹے کا - اور اتنا ہی تفاوت سنیت ٹرس بر
 اور لندن کے درمیان ہے - مگر بذریعہ ریل کے انکی درمیان - ۱۶۵۰ میل کا
 فاصلہ ہے - بحر اسود سے بحر شمالی تک طول ۲۱۰۰ میل ہے - اوسکی جنگلی
 پیداوار سی شہتیر رال ڈمٹر پوٹاس گنڈا بروزا اور عینم -
 سوختنی وغیرہ ہیں - اور یہ بھی تجارتی اشیاء ان میں سے خاص خاص ہیں -
 آبادی ۸ کروڑ ۵۰ لاکھ نفر ہیں - اس میں سے آدھے سے زیادہ تو مسلمان
 مت غلام رہے - اور ۵ کروڑ پچاس لاکھ گریک چرچ کے عیسائی - اور ۳
 لاکھ رومن کیتھولک عیسائی ہیں $\frac{1}{4}$ ۲۲ لاکھ پروسٹنٹ $\frac{1}{4}$ ۲۲ لاکھ
 مسلمان اور ۲ لاکھ یہودی ہیں - اس آبادی میں سے $\frac{1}{4}$ ۵۴ لاکھ
 آدمی اہل علم ہیں - اور ۵ لاکھ امیر خاندانی شریف ہیں -
 سیریا اور وسط ایشیا کے شمول سے روس کی کل آبادی ۹ کروڑ ۲۵
 لاکھ ہے - چالیس تعلقہ پادریوں کی ہیں - ان میں صرف (۴۲) ماتحت
 حکومت سلطنت روس ہیں - اور باقی سولہ ماتحت سر دار مادی ہیں
 سنیت ٹرس برگ ڈاریٹ ماسکو کھگاف کیو اوڈیسہ
 اور وارسا میں مدرسہ عظیم ہیں - انتظام سلطنت - یورپی روس میں

پولینڈ کے ساٹھ صوبوں پر منقسم ہے۔ علاوہ آٹھ صوبہ فن لینڈ اور بارہ آباد
کوہ قاف کے۔ زمانہ صلح میں قریب آٹھ لاکھ فوج کے رشتی ہیں۔
اور زمانے جنگ میں دو کروڑ ایک لاکھ اکیاون ہزار قواعد دان۔

فوج بحری کی ۲۶۸ جہاز و خالی ہیں۔ جنہیں سے ۳۲۔ انہں پوش ہیں۔ اور یہ
جہاز کچھ بحر الکاہل میں۔ کچھ بحر اسود اور کچھ بحر اخضر میں رشتی ہیں۔
آدنی تجارتی زمین ۱۳ کروڑ ۹ لاکھ پولینڈ ہے۔ اور قرض (۷۴) کروڑ ۳ لاکھ
پولینڈ ہے۔ اور یہ تعداد سے ۱۸ و ۸۷ عیسوی میں بوجہ جنگ ترکستان کے
بڑھ گئی ہے۔ آدنی محصول شراب کل ریاست کی ایک تہ کے قریب ہے
صرف حسب ذیل ہے۔

فوج تبری کا صرف ۲ کروڑ ۴ لاکھ۔ فوج بحری ۴۰ لاکھ۔ سو قرضہ ۴ کروڑ
سپدرہ لاکھ پولینڈ ہیں۔ تجارت اشیاء آدنی انگلستان کے قریب ۶۵
لاکھ۔ اور اشیاء روانگی انگلستان قریب ایک کروڑ تین لاکھ کے ہیں۔
گندم کو دون سن چھٹے سن نری چڑا چربی رال پشین
اشتر جن محلی وغیرہ خاص اشیاء روانگی ہیں۔ رولی۔ اور دات
کی چیزیں چین کو بھی جاتی ہیں۔ رولی ریشم۔ اور اولی کیرون کی

استقامی ماسکومین خوب مولیٰ کر۔

تجارتی حجاز خلیجی (۲۲۸۹) چھ لاکھ پچیس ہزار چھ سوٹن وزن کے ہیں۔

شرک ریل کی (۱۸۱۳۰) مکت جاری ہے۔ تار برقی (۶۸۱۸۰)

میل مکت۔ محصول تار برقی ماتحتہ ریاستوں کی تعداد فی لفظ ۶۱

پنیس ہے۔ محصول ڈاک انگلینڈ کو ۲۱ پنیس۔ تعداد ڈاک تجارت

۴۸۲۶۴۔ مسافرت کا وقت نہایت عمدہ ماہ مئی سے جون مکت

یاگت سے اکتوبر مکت۔

موسم گرما میں لجوس راہ خشکی کے راہ تری سے بذریعہ جہانہ داخلی سفر کرنا زیادہ

تر و خوب خاطر ہوتا ہے۔

موسم سرما میں سفر کرنا اون لوگوں کو بھتر معلوم ہوتا ہے۔ جو سردی برداشت

کر سکتے ہیں۔ اور جب کو صاف ہوا برف پر گاڑی میں چلنا اور کئی طرح کے

دل بھلاؤ پسند ہوتے ہیں۔

سرامن اکثر صاف اور اوسط صرفہ اور درجے کی ہیں۔ ریل کی شرک اکثر

ہموار اور مستقیم ہیں۔ اگرچہ بعض بعض جاگن اور اونچے اونچے کنارے ہیں۔

کرایہ ریل ایک درست۔ یعنی ۲۱ میل کا۔ تین ٹو پک یعنی ۱۱

درجہ اول کا ہوتا ہے۔ خاص خاص اسٹیشنوں پر سامان خوردنی افرام ہوتا ہے۔
 آتا ہے۔ گاڑیاں عمدہ اور بوجہ دوسری دروازہ اور کمر کیوں کے گرم رہتی ہیں
 گاڑیوں کی رفتار اکثر تیز رہتی ہے۔ فی گھنٹہ پندرہ میل سے ۲۵ میل تک ہوتی
 ہے۔ اور اسٹیشن پر اکثر میدان ہوتے ہیں۔

دکان کی سواری بذلیہ گھوڑوں کے ہوتی ہے۔ جسکا محصول فی ورٹ ۱۲
 اکونک ہے۔ پانچ کونک ہوتا ہے۔ چال فی گھنٹہ قریب آٹھ میل کے ہوتی ہے
 ٹیرین ٹالس۔ ایک قسم کی فٹن بغیر کمانی کے ہوتی ہے اس میں دو یا تین
 گھوڑے جوڑے جاتی ہیں اور سر پر ایک گھنٹہ لٹکا رہتا ہے۔

گادی بان۔ ایم چک کہلاتا ہے۔ سرائون میں جو اکثر شہر سے باہر ہوتی
 ہیں مسافروں اور کرایہ والوں میں شرط ہو جاتی ہے۔ کہ وہی لوگ اپنی بستر
 کہانا وغیرہ لاتے ہیں۔ چار ہمیشہ میسر آتی ہے۔ اور ایک قسم کی شراب
 بیچو دالہ میں ترش ہوتی ہے اکثر طیارہ لیتی ہے۔

سیاحوں کو آگاہی

جو سیاح کہ ملک روس میں سفر کریں ان کو مناسب ہے کہ اپنی

راہداری کے پروانے پر اسی وکیل عام کے جو خاص شہر لندن میں بسترہ میں و لچہ ٹرگلی میں قیام پذیر ہیں دستخط کراہیں۔
وچھہ پچھہ کہ دیگر عملگان روس جو ملک میں فروش میں زبان انگریزی کی تحریر و تقریر سے بے بھرہ ہیں۔

اسی سبب سے روسی وکیل کی مھر اور دستخط جو انگریزی میں ہوتے ہیں باسالی پچان میں آسکتے ہیں۔

حامل پروانہ راہداری کو دستخط وکیل کے حاصل کرنے کی غرض سے بذات حاض و مان جانیکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ پروانے کو مٹے اپنی دستخط کے ساتھ جب ٹرگرا وکیل کے پاس روانہ کر دے اور اس کے دستخط دو شلنگ ہڈرلہ ملٹ یا اور کسی وسیلہ سے۔

ایک لفافہ ملٹ چسپان اپنی خاص نام و پتر کا بھی واسطی واسطی کے روانہ کر دے۔

اور جو سند کہ دیدہ اور اسی ہو کہ صاف پڑھی نہ جائے یا پانچ سال زیادہ کتنہ ہو وہ بدلو الینا چاہیے۔

پروسی لوگ جنہیں ملک انگلستان کے ساری حقوق حاصل ہو چکے ہیں
اپنی سذرانہ داری کے ساتھ اپنی اپنی حقوق کی سند بھی وکیل کے
پاس بھیجیں مگر وہ لوگ جنہیں کوئی حق عطا نہیں ہوا ہے۔ وہ صرف
اپنی اپنی وکیل ملک کے دستخط حاصل کر کے اپنی پروانے وکیل روس کے
پاس روانہ کریں۔

وہ سیاح جو ملک روس میں آباد ہونا چاہتی ہیں ملکی حاکم سے اجازت
نامہ سکونت حاصل کریں۔ اس سند کے حاصل کرنے میں صرف چار پانچ روز
کا صرفہ پڑتا ہے۔

ماسکو اور سنٹ پیٹرس برگ و ولون مقام سے بھی نامہ تصدیق
عطا ہونا چاہیے۔

سند روانگی جو حاکم سرحدات سے عطا ہوتی ہے صرف تین ماہ کا آمد
ہوتی ہے۔ مگر وہ سند جو وسطی ملک کے حاکم کی عدالت سے حاصل ہوتی
ہے تین ماہ تک مضبوط مقصور ہے۔

غیر ملک کی کتابیں بدون جانچی ہوئی کمیٹی محتبان کے اور بدون اون کی پسند
کے داخل و رائج نہیں ہو سکتیں ہیں۔

کوئی شیاخ اپنی ساتھ شکار کہلینی کت کی مبدوق بلا خاص اجازت و گران محصول کے نہیں لیجا سکتا۔

اخبارات بھی معمولی طور پر یعنی دو طرفہ کہلے ہوئے ملک روس کو نہیں روانہ ہو سکتی۔ اون پر ڈانک خانہ جات کے دستخط ہونا چاہیے۔ یا معرفت کسی کتب فروش کے حاصل ہونا چاہیے۔ مسافر لوگ بروقت داخلہ ہونے روس کے اخبارات کو اپنی پاس سے جدا کر دیتی ہیں۔ اور سرحدی کتلے ہیں۔

طیب لہگ بدون حاصل کرنے ڈپلوما یعنی سند سرکاری کے۔
س برگ کسی قسم کی طبابت نہیں کر سکتی۔
لڈن میں روسی وکیل سے لحدیق لیاقت کی حاصل کرتی ہیں
یہ دقت آمدہ اونھیں بروقت پیش کرنے سٹیفکٹ اپنی حال
چلن اور لیاقت کے اور ادا کرنے فیس (۳) شلنگ اور (۳) پینس
کے فوراً دیا جاتا ہے۔

حار کا استعمال بروقت ہوتا ہے اور ایک بھت مزہ دار شراب سے حب
شکر اور نیپو کی فائش کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ روسی تاریخ اور

قوتمون یورپ سے ماہ میں ماہ دن چھی رہتی ہے۔ یعنی جب کہ ۲۲ تاریخ کسی ماہ کی ہوتی ہے تو اون لوگوں میں تھس تاریخ ہوتی ہے۔ روسی زبان میں (۳۶) حرف ہوتے ہیں۔ اور تلفظ الفاظ غمغیر الیہا ہی بلے قاعدہ ہے جیسا زبان انگریزی میں۔

شہنشاہ حال اسکندر سوم ۱۰ تاریخ پانچ یعنی بحباب روسی تاریخ فروری ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئے تھے۔ اور بعد ملاکت اپنے والد اسکندر دوم کے ۱۳۔ پانچ ۱۸۶۸ء کو تخت نشین ہوئے ۱۸۶۳ء میں تاج شاہی سر پر رکھا۔ ۹۔ تاریخ نومبر ۱۸۶۶ء کو انکا بیاہ ویلنر کی شاہزادی کی بھن ڈاک مار کے ساتھ انکا ولیعهد شاہزادہ نکلس ہے جو ۱۸۶۸ء میں متولد ہوا۔ غلامی کا صیغہ ۱۸۶۳ء میں موقوف کیا گیا تھا۔

پٹر اعظم کے دوستوں میں سالگرہ کا جلسہ ۱۲۔ جون ۱۸۶۲ء کو ہوا تھا۔ اور اسی شہنشاہ نے سلطنت روس کی بنا ڈالی تھی۔ اور اسی کے زمانے حکومت میں مجلس قانونی اور کونسل واسطی امداد شہنشاہ کے قائم ہوئی تھی۔ یہ شخص کل ملک روس کا۔

تقریب

نواب صاحب والا جناب نواب محمد کمال خان بھادر جیسے کہ علم و دست ہونے میں فرد فرید
ہیں اوسکا اظہار ایسا نہیں جو میرا محتاج بیان ہو بلکہ شہرہ آفاق ہے۔

بالخصوص علم تاریخ میں جیسا کہ مدوح اشراف کو مدعوئے مذاق ہے کسی کو کم ہوگا۔

ترجمہ سوانح عمری منشی ارادت خان ولفح دو جسکو ابو الشریف مولوی سید اشرف صاحب
شمسی نے کہ جو اچھوتی زبان میں ترجمہ کر کے ایک ہی کلمے مطلب کو دوسرے رنگ و بو میں
ظاہر کیا ہے اور بوجھ اپنی بے نظیر ہوئی کہ قدر دان ہاتھ میں لکھ پانے کا جائز توقع ہے
میرے اوس بیان مبدوق الذکر کی ایک ادنیٰ دلیل ہے۔

نواب صاحب محترم الیہ کو بلحاظ اس شوق اتم کے تاریخی دنیا کا خدا بھی کہنا نانیسا ہوگا
یوں تو حضرات تاریخ دوست کی انصاف پسند نظروں سے کسی ایک ترجمہ گزرے ہونگے
جو یہ حیثیت اپنے دو لیس کشتہ کا دعویٰ رکھتے ہوں۔ مگر یہ بھی اوس ناظر و طائر سے
کم نہیں جسکے نظارہ کے لئے زمانہ کی شایق اور اردو بھری لکھا میں متلاشی رہتی ہیں۔

مولوی صاحب نے جس لطافت سے کہ اسکی فارسی زبان کو اردو کا انوکھا لباس چھپایا

وہ ایسا ہے کہ تاریخی تصاویر بے بجا مضامین سے مزین ہو کر زندہ شکلیں نظر آنے لگیں۔
 زبان کی شستگی بیان کا تسلسل محاورہ کی درستگی الفاظ کی بندش دل بہانے والی
 عبارت جس خوبی سے کہ ضبط تحریر کی گئی ہے اور اس کی گمانی یعنی تعریف کے لئے میری ہاں
 الفاظ نہیں ہیں۔ ہاں سوا اسکے اور کیا کھ سکتا ہوں کہ مترجم صاحب نے اس شراب
 کھنہ کو دو آتشہ بنا کے علاوہ ہمارے مہجر خٹکون کے اون آئندہ نسلون کو بھی
 جو اس وقت ہماری نظروں سے چھپی ہوئی ہیں اس کی نشہ سے سرد رہنے کا یو را
 متوقع دیا ہے۔

میں اپنی معلومات تک یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کی یہ محنت شائقہ
 کہ تاریخی عمارتوں میں نامعلوم زمانہ تک یادگار رہیگی (ایسی نہیں ہے جو قدر دان
 طبعیتیں بغیر قدر کئے رہ سکیں۔

اور معزز حضرات جو تاریخ کو اپنا سچا دوست جاننے والے ہیں ضرور اس کی ہمنشینی سے



مترجم صاحب کی داد دینے کے فقط
 محمد اویس
 منتظم

{ افروز میمن